بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلنَّجَاۃُ الْکَامِلَہ

حصہ سوم

مؤلفہ

پاسبان حق
pasbanehaq

حضرت الحاج الحافظ علامہ مولانا نبیاز محمد صاحب زید معالیہ

شیخ الحدیث و مہتمم مدرسہ قاسم العلوم قصبہ نوح، میوات

شائع کردہ

شعبہ نشر و اشاعت:

جامعہ قاسم العلوم، مسجد بنگلہ والی، قصبہ نوح

ضلع گوڑگانوہ، صوبہ ہریانہ، میوات

طبع اول، ۱۹۹۰ء

LIBRARY
JAMIA HAMDARD
U24623
297.7
N52N
v.3

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

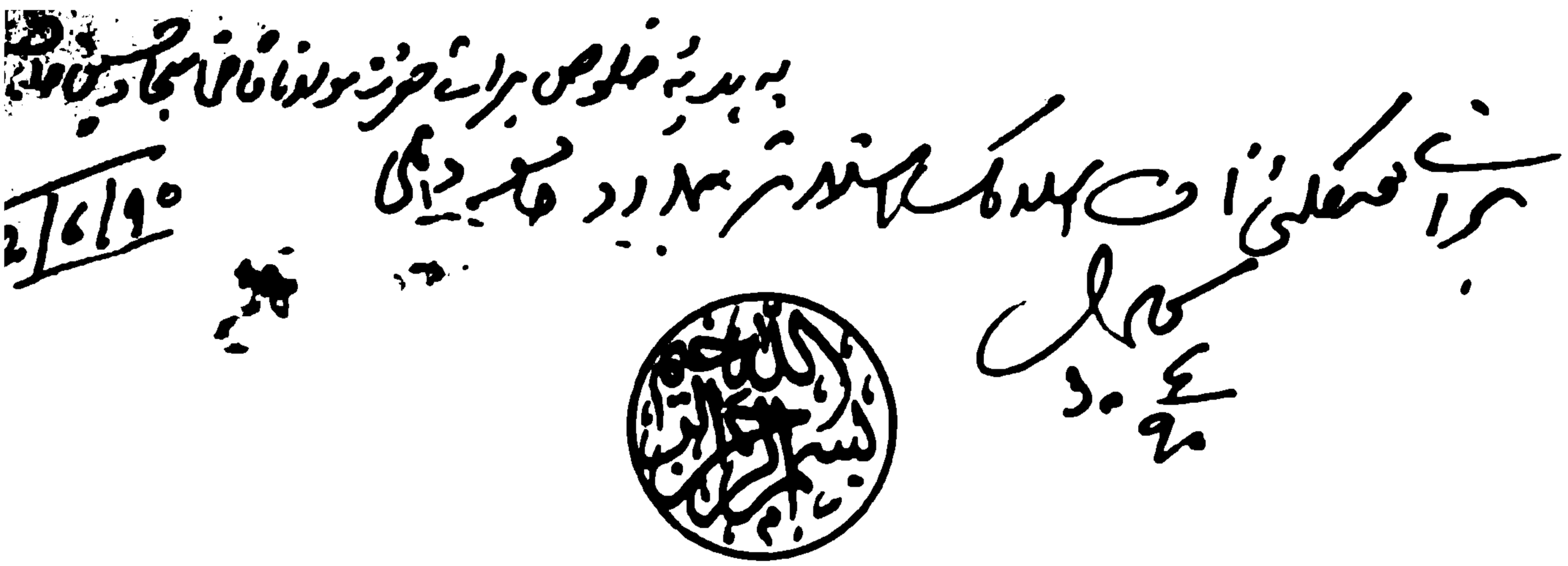

النجاة الكاملة

فی التحرز عن الشذوذ والتفردات الخامله

حصه سوم

از

حضرت الحاج الحافظ علامہ مولانا نیاز محمد صاحب زیدت معالیہ

شیخ الحدیث ومہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم قصبہ نوح میوات

شائع کردہ:

شعبہ نشر واشاعت

مدرسہ اسلامیہ عربیہ قاسم العلوم مسجد بنگلہ والی

قصبہ نوح، ضلع گوڑگانوہ، صوبہ ہریانہ، میوات

سنہ طبع المؤلف ——— قیمت: ۲۵ روپے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

LIBRARY
JAMIA HAMDARD

سلسلہ اشاعت ۵

کتاب کا نام : — "النجاۃ الکاملہ" حصہ سوم
مؤلف : حضرت الحاج الحافظ علامہ مولانا نیاز محمد خان نیازؔ مدظلہ العالی
اشاعت : فروری ۱۹۹۰ء
تصحیح : محمد خالد قاسمی
سرِورق : محمد شریف
قیمت : ۲۵/-
ناشر : شعبہ نشر و اشاعت مدرسہ "قاسم العلوم" قصبہ نوح، میوات
مطبوعہ : کلاسک آرٹس

1 SEP 1990
2912
N52

ملنے کے پتے

مدرسہ "قاسم العلوم"، مسجد بنگلہ والی، قصبہ نوح، ضلع گوڑگانوہ، ہریانہ، میوات

کلاسک آرٹس ۹۷/۲ شیش محل، آزاد مارکیٹ، دہلی ۶

کتب خانہ انجمن ترقی اردو، جامع مسجد، دہلی ۶

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فہرست

خطبہ	۷
اکابر دیوبند	۹
کلام ابن تیمیہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کی نظر میں	۱۲
وہابی اور اہل حدیث	۱۳
حضرت مولانا عبدالربؒ بانی مدرسہ عبدالرب دہلی کا ارشاد گرامی!	۲۰
غیر مقلدوں کا عیسائی پادریوں کے ساتھ اتحاد	۳۶
حضرت مولانا قاری عبدالرحمان صاحب پانی پتی قدس سرہٗ کا لامذہبوں پر تبصرہ	۳۸
اکابر دیوبند حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ نانوتوی وغیرھما کا تبصرہ	۳۸
حضرت مولانا ابو محمد عبدالحق دہلوی مدرس مدرسہ عالیہ مسجد فتحپوریؒ کا تبصرہ	۳۹
حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی قدس سرہٗ کی تصانیف کی اشاعت	۴۲
غیر مقلدوں کے بے اصولے پن سے ان کو مردار خوار تک ہونا پڑا	۵۰
علماء احناف کو غیر مقلدوں کا چیلنج	۶۶
علماء احناف کی طرف سے غیر مقلدوں کے چیلنج کا جواب	۶۷
ایضاح الادلہ	۷۱
مصنف مصباح الادلہ کی بدزبانی پر احتجاج	۷۴
مصنف مصباح الادلہ کا انجام اور حضرت کی کرامت	۷۹

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مصنف مصباح کی تذلیل	۷۹
مزید ایک عبرت	۸۱
فتنہ عدم تقلید اور علامہ کوثریؒ	۸۱
علماء اہلحدیث وغیر مقلدین کا تعصب	۸۴
ہر غیر مقلد عالم کا مذہب الگ ہے۔	۸۵
اتباع صحابہ وسلف صالحین بھی ضروری ہے	۹۷
بعض ناواقف غیر مقلد اور اہل حدیث کا جواب	۹۸
ضمیمہ اولیٰ	۱۰۳
حافظ ابن تیمیہؒ اور حضرت شاہ ولی اللہؒ	۱۱۵
تفردات ابن تیمیہؒ	۱۱۶
سیرت النبی اور فناء جہنم کی بحث	۱۲۶
علماء نجد وحجاز کو مبارکباد	۱۳۱
مولانا بنوریؒ کی یاد	۱۳۱
علامہ ابن تیمیہؒ کے فتاویٰ کا ذکر	۱۳۲
علماء نجد وحجاز کی خدمت میں ضروری گذارش	۱۳۲
مسلک علماء دیوبند	۱۳۴
علامہ ابن تیمیہؒ کے قاعدہ نافعہ پر ایک نظر	۱۳۶
اسلام میں ایک نیا فرقہ عمل بالحدیث کا دعویٰ کر کے انکار حدیث و قرآن کا کام انجام دے رہا ہے۔	۱۴۸
حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے خاندان پر افتراء اور بہتان باندھنے سے بھی اپنے ..... باز نہیں آتے۔	۱۴۲

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

غیر مقلدوں کی افتراء پردازی وجعل سازی کا نمونہ ۱۴۴

حضرت مولانا مشتاق احمد صاحبؒ چرتھاولی کا تبصرہ غیر مقلدین وہابیہ پر ۱۶۱

اندرونی دشمن کس ترتیب سے اسلام کو مٹانا چاہتے ہیں۔ ۱۶۴

اہل سنت والجماعت کے اختلاف کو فرقہ بندی بتلانا سخت غلطی ہے۔ ۱۶۶

ایک غلطی کا ازالہ ۱۶۷

بہتر فرقوں کا ذکر ۱۶۸

علماء کو تنگ خیال کہنا غلط ہے ۱۷۰

علامہ ابن تیمیہؒ اور انکار حدیث ۱۷۲

امام اعظمؒ اور خطیب بغدادیؒ ۱۷۳

امام اعظمؒ اور ابونعیم اصفہانیؒ ۱۷۴

مؤرخ خطیب بغدادیؒ نے اپنی تاریخ کی تیرھویں جلد میں جو کچھ نقل کیا ہے اس کے متعلق ابن حجر شافعی مکی کی رائے اور اس پر تبصرہ ۱۷۵

السہم المصیب فی الرد علی الخطیب میں صـ۴ پر خطیب کی معذرت اور اس کا جواب ۱۸۹

جماعت اہلحدیث کے مخلص صاحبان کی تحریر ۲۰۴

غیر مسلموں کی شہادتیں ۲۰۸

مسلمانوں کا ناز خاک میں مل جائے گا ۲۰۸

مسلمانانِ سلف پر سخت حملہ ۲۱۰

منکرین حدیث کا یہ اقدام نہایت خطرناک ہے۔ ۲۱۲

انکار حدیث انکار قرآن پر منتج ہوگا ۲۱۴

دشمنانِ اسلام کی بدگوئیوں کی صدائے بازگشت ۲۲۱

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حق گو اپنی اصلی شکل میں ۲۲۲

حق گو کو چیلنج ۲۲۲

گستاخانہ اعتراضات کا دندان شکن جواب ۲۲۳

اوائل صدی ہجری کے مسلمانوں پر کافرانہ حملہ ۲۲۸

حق گو دراصل قرآن کا بھی منکر ہے ۲۳۰

علامہ انور شاہ کشمیری رح کا استقبالیہ علامہ شیخ رضا مصری شافعی کی دارالعلوم تشریف آوری پر ۲۴۸

علامہ شیخ رضا مصری شافعی کی جوابی تقریر ۲۵۰

علامہ علی یمنی ثم المصری حنبلی کی دارالعلوم تشریف آوری اور تاثرات ۲۵۲

غیر مقلدیت اور عدم تقلید شخصی کی خطرناکی ۲۵۵

ضمیمہ ثانیہ (ابو حنیفہ) ۲۶۱

حضرت مولانا الحافظ الحاج الموی رشید احمد محدث گنگوہی قدس سرہٗ کا فتویٰ لامذہبوں کے متعلق ۲۸۲

ضمیمہ ثالثہ ۲۸۵

فقہی اختلافات میں نقطۂ عدل ۲۹۵

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على سيد المرسلين وعلىٰ آله واصحابه المهتدين واحبابه وانصاره المقتدين امّا بعد فلمّا كان مذهب السلف والاخيار منع اخذ الدين من اهل البدعِ والاشرار كما قال محمد بن سيرين وهو من ائمة المحدثين واجلة التابعين الكبار لم يكونوا يسئالون عن الاسناد فلمّا وقعت الفتنة قالوا سمّوا لنا رجالكم فينظر الىٰ اهل السنة فيوخذ حديثهم وينظر الىٰ اهل البدعة فلا يوخذ حديثهم رواه مسلم فى صدر كتابه صحيح مسلم كان لابد من ان يبين من عقائد مصنف المعيار (وامثالهم) التى لزمت من كلامه لان تنبّه اهل السنة والجماعة علىٰ حاله واعتقاده فاجتنبوا عن عقائده و قواعده واحترزوا عن مسائله واقواله فا قول مستعينا بالله ومتوكّلاً عليه فى الابتداء والانتهاء۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہم[1] نے مقدمہ انوار الباری کی ہر دو جلدوں میں چھ سو سے زیادہ اکابر محدثین کے حالات و علمی و حدیثی خدمات کا تذکرہ کیا ہے جن میں بڑی تعداد متبعین ائمہ اربعہ کی ہے اور چند علماء اہل حدیث (غیر مقلدین) کا ذکر بھی آیا ہے یہاں یہ امر اہم اور قابل ذکر ہے کہ ائمہ اربعہ کے مابین اصول و عقائد میں کوئی اختلاف نہیں ہے اور فروعی مسائل میں بھی دو ثلث میں اتفاق ہے ایک ثلث میں زیادہ تر اختلاف بمقتضائے تقویٰ و فتویٰ یا احوط و ایسر افضل و غیر افضل کا ہے اور حلال و حرام کا بڑا اختلاف بہت تھوڑے مسائل میں ہے برخلاف اس کے کہ غیر مقلدین کا اختلاف چاروں مذاہب سے نہ صرف فروع کا ہے بلکہ اصول و عقائد کا بھی ہے اوّل تو وہ تقلید ائمہ اربعہ کو بھی شرک کہتے ہیں خدا تعالیٰ کے لئے جہت فوق و جسم ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ خدا عرش کے اوپر بیٹھا ہے اور وہیں سے بیٹھے ہوئے سارے عالم کی چیزوں کو دیکھتا ہے وہ سب جگہ حاضر و ناظر نہیں ہے اگر کسی نبی یا ولی کے توسّل سے دعا مانگی جائے تو اس کو بھی شرک کہتے ہیں، زیارۃ نبویہ کے لئے سفر کو حرام قرار دیتے ہیں امام کے پیچھے قرأۃ فاتحہ نہ کی جائے تو اس نماز کو باطل کہتے ہیں جبکہ چاروں اماموں کے مذاہب میں نماز ہو جاتی ہے اور امام احمدؒ نے فرمایا تھا کہ اسلام میں کوئی بھی اس امر کا قائل نہیں ہوا کہ امام کے پیچھے قرأۃ فاتحہ نہ کرنے سے نماز نہیں ہوتی. مگر ہند و پاک کے غیر مقلدین امام احمد کے خلاف کرتے ہوئے بھی حکومت سعودیہ سے اپنے کو ان کا موافق ظاہر کر کے لاکھوں کروڑوں روپے

---

[1] یعنی احمد رضا بجنوری مؤلف انوار الباری۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حاصل کر رہے ہیں یہ لوگ کہتے ہیں کہ جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاق ایک دفعہ میں ہی دیدے تو وہ پھر بھی حلال رہتی ہے بائن نہیں ہوتی حالانکہ یہ بات چاروں مذاہب کے خلاف ہے اور حکومت سعودیہ کے علماء نے بھی اس بات کو مان لیا ہے کہ اس مسئلہ میں علامہ ابن تیمیہ سے غلطی ہوئی اور نجد اور حجاز کے سب قضاۃ وحکام کو حکم دے دیا گیا ہے کہ ایسے شخص کی بیوی کو مطلقہ مغلظہ قرار دے کر جدا کر دیا جائے لیکن ہندو پاک کے غیر مقلدین ابھی تک اپنی غلط روش سے باز نہیں آئے بلکہ وہ ناواقف حنفی مسلمانوں کو بھی غلط مسئلہ بتلا کر ان کی تین طلاق والی بیویوں کو حلال بتلا کر گمراہ کر رہے ہیں۔ یہ حال ان کی دیانت کا ہے۔ ہندو پاک کے غیر مقلدین نہ صرف جاہل قبر پرستوں کے خلاف ہیں بلکہ وہ صحیح عقیدہ والے مسلمانوں اور علماء دیوبند کے متبعین کو بھی قبوری (قبر پرست) کہتے ہیں اس لئے کہ وہ زیارت قبور اور قبر نبوی کے لئے سفر کو جائز بتلاتے ہیں حالانکہ چاروں ائمہ اور ساری امت محمدیہ کے علماء و محدثین و مفسرین کا یہی فیصلہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، ان شاء اللہ۔

اکابرِ دیوبند: ہمارے اکابر حضرت نانوتوی، حضرت گنگوہی، حضرت شیخ الہند حضرت علامہ کشمیری، حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمہم اللہ تعالیٰ نے غیر مقلدین کے رد میں کتابیں لکھی ہیں اور حضرت مدنی رح کی نہایت محققانہ اور بصیرت افروز کتاب الشہاب الثاقب ہندو پاک میں شائع شدہ ہے جس میں فرقہ اہلِ بدعت اور فرقہ غیر مقلدین و نجدیہ کے عقائد و مسائل کی پوری نشاندہی فرما کر مکمل و مدلل رد کیا ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت تھانویؒ نے امداد الفتاویٰ ج ۳ ص ۱۵ میں تحریر فرمایا ہے کہ ہمارا نزاع غیر مقلدوں سے فقط بوجہ اختلاف فروع و جزئیات کے نہیں ہے بلکہ نزاع ان سے اصول میں ہو گیا ہے کیونکہ وہ سلف صالح خصوصاً امام اعظم ابو حنیفہ پر لعن طعن و تشنیع کرتے ہیں اور چار نکاحوں سے زیادہ جائز رکھتے ہیں اور حضرت عمرؓ کو دربارہ تراویح بدعتی بتلاتے ہیں اور مقلدوں کو مشرک سمجھ کر مقابلہ میں اپنا لقب موحدین رکھتے ہیں اور تقلید ائمہ کو مثل رسوم جاہلان عرب قرار دیتے ہیں۔ کتب فقہ کو اسباب گمراہی بتلاتے ہیں۔ فقہاء کرامؒ کو مخالف سنت ٹھہراتے ہیں اور ہمیشہ جویائے فتنہ و فساد رہتے ہیں علیٰ ھذا القیاس بہت سے عقائد فاسدہ و باطلہ رکھتے ہیں کہ ان کی تفصیل اور تشریح طویل ہے پھر ان کی عادت تقیہ کی ہے موقع پر چھپ جاتے ہیں اور اکثر باتوں سے مکر جاتے ہیں اور منکر ہو جاتے ہیں الخ:

حضرت تھانویؒ نے اشرف الجواب ج ۲ ص ۱۲۰ تا ص ۱۴۸ میں غیر مقلدین کے مسائل کا رد مفصل کیا ہے۔ بوادر النوادر ص ۵۱ تا ۶۵ میں توسل کے مسئلہ کی پوری تحقیق اور رد باطل کیا ہے۔ بوادر میں مسئلہ جہت و استواء پر بھی کئی جگہ لاثانی تحقیق ہے اور بوادر ص ۶۲ میں اہل نجد کے بارے میں لکھا ہے کہ مجھے ان کے خیالات کی پوری تحقیق نہیں ہو سکی تاہم جو مسائل مجھکو معلوم ہیں ان میں سے بعض میں ان کے ساتھ مجھ کو سخت اختلاف ہے جیسے مفہوم شرک میں غلو توسل یا شد رحال میں تشدد یا طلقات ثلاث کا ایک ہونا مگر میں ان کے رد میں سخت الفاظ استعمال نہیں کرتا پہلے علماء نجد میں بہت درشتی تھی اور وہ طلاق ثلاث بدفعۃ واحدۃ کو علامہ ابن تیمیہ کے اتباع میں ایک ہی طلاق قرار دیتے تھے اور علامہ ابن تیمیہؒ کے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کسی فیصلہ کے خلاف ہر بات کو مردود یقین کرتے تھے مگر خدا کا شکر ہے اب وہ ائمہ مجتہدین و جمہور سلف کے فیصلوں کی ترجیح میں یقین کرنے لگے ہیں خدا کرے زیارۃ و توسل نبوی کے مسئلہ میں بھی جمہور سلف اور ائمہ کے فیصلے کو مان لیں تو ایک بہت بڑی خلیج جو ان کے اور جمہور علماء و اسلام و عامۂ امت محمدیہ کے درمیان حائل ہے وہ ختم ہو کر عالمی مرکز اسلام سے سب ہی کا رابطہ مستحکم و استوار ہو اور وہاں بجائے تیمیت کے صحیح معنیٰ میں حنبلیت کا بول بالا ہو، وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔

ہمارے اکابر حضرت مولانا خلیل احمد صاحبؒ، حضرت تھانویؒ، حضرت علامہ کشمیریؒ، حضرت مدنیؒ، حضرت علامہ عثمانیؒ وغیرہ سب ہی حکومت سعودیہ کے بے نظیر انتظام و انصرام اور اعلیٰ خدمات حرمین شریفین کے مدّاح اور قدردان رہے ہیں لیکن ساتھ ہی ساتھ وہ جرأت مندانہ اظہار حق بھی کرتے تھے جس کے بہتر نتائج سامنے آتے ہیں مگر افسوس ہے کہ اب جو حضرات اہل علم ہیں اور وہ اپنے رابطہ کی وجہ سے وہاں اثر انداز بھی ہو سکتے ہیں ان میں علمی تبحر و وسعت مطالعہ کی کمی اور جرأت مندانہ اظہار حق کے مقابلے میں مصلحت پسندی کا غلبہ ہے بلکہ بعض تو یہ بھی کہہ بیٹھتے ہیں کہ ہمارے اور ان کے درمیان کوئی اختلاف ہی نہیں ہے۔ یَا لَلْعَجَبْ امید ہے کہ ہماری مندرجہ بالا تصریحات و نقول اکابر کی روشنی میں ایسے غلط ادعا کی حقیقت واضح ہو جائے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ و بہ نہتدی۔

اشرف الجواب ج ۲ ص ۳ میں فرمایا کہ اہل بدعت ہم (دیوبندیوں) کو وہابی کہتے ہیں حالانکہ وہابی وہ لوگ ہیں جو ابن عبدالوہاب کی اولاد

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

میں ہیں یا ان کے متبع ہیں اور ان کے حالات مدون ہیں ہر شخص دیکھ کر معلوم کرسکتا ہے کہ وہ نہ اتباع کی رو سے ہمارے بزرگوں میں ہیں نہ نسب کی رو سے البتہ آج کل جن لوگوں نے تقلید کو ترک کر دیا ہے ان کو ایک اعتبار سے وہابی کہنا درست ہو سکتا ہے کیونکہ ان کے اکثر خیالات ابن عبدالوہاب سے ملتے جلتے ہیں ہم لوگ وہابی کے لقب سے برا نہیں مانتے لیکن اتنا ضرور کہے دیتے ہیں کہ کہ قیامت میں اس بہتان کی باز پرس ضرور ہوگی [1]

کلام ابنِ تیمیہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کی نظر میں

کلام ابن تیمیة فی منهج السنة وغیره من الکتب موحش جدا فی بعض المواضع لاسیما فی تفریط حق اهل البیت و فی منع زیارة النبی علیه السلام و فی انکار الغوث والقطب والابدال وتحقیر الصوفیة وامثال ذالك وهٰذه المواضع منقولة موجودة عندی وقد تصدی لرد کلامه فی زمانه جهابذة علماء الشام والمغرب والمصر ثم ان ابن القیم تلمیذه الرشید قد بالغ فی توجیه کلامه لکن لم یقبله العلماء حتی ان المخدوم معین الدین السندهی فی عصر سیدی الوالد

---

[1] مقدمہ انوار الباری شرح اردو صحیح البخاری حصہ دوم ص ۲۹۸-۲۹۹، مؤلفہ مولانا سید احمد رضا صاحب بجنوری، فاضل دیوبند۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اطال رسالة فی ردہ واذا کان کلامہ مردودا عند علماء اھل السنۃ فای طعن یلحقھم فی ذالک فقط[1]

اس مذکورہ عبارت کا حاصل یہ ہے کہ ابنِ تیمیہ کا کلام منہج السنہ وغیرہ کتابوں میں بعض جگہوں میں تو انتہائی وحشتناک ہے بالخصوص اہلِ بیت کی حق تلفی میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے منع کرنے میں اور غوث اور قطب اور ابدال کے انکار کرنے میں اور صوفیہ کی تحقیر میں اور اسی قسم کی اور چیزوں میں اور یہ سب مواضع میرے پاس منقول اور موجود ہیں اور ابن تیمیہؒ کے اس قسم کے کلام کا رد اس کے زمانہ میں ہی علماء شام اور مغرب اور مصر کے ماہروں نے کر دیا تھا پھر ابنِ قیمؒ ان کے تلمیذ رشید نے اس کے کلام کی توجیہہ کرنے میں خوب مبالغہ سے کام لیا لیکن علماء اہلِ سنّت نے اس کی توجیہات کو قبول نہیں کیا یہاں تک کہ مخدوم معین الدین سندھی نے والد صاحب کے زمانہ میں اس کے رد میں ایک طویل رسالہ لکھدیا اور جب ابنِ تیمیہ کا کلام علماء اہلِ سنۃ کے نزدیک مردود ہے تو اُن پر اس کے رد کرنے میں کوئی طعن نہیں ہو سکتا فقط یہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب دہلویؒ کے فتاویٰ عزیزی جلد دوم سے ہم نے نقل کیا ہے جو ۱۳۱۱ھ میں مولانا عبدالاحد کے اہتمام سے مطبع مجتبائی واقع دہلی میں طبع ہوا ہے۔

(۱) ایک غلط فہمی کا ازالہ مناسب

وہابی اور اہلِ حدیث: معلوم ہوتا ہے، ہندوستان میں

---

[1] فتاویٰ عزیزی ج ۲ ص ۷۷-۸۷ مطبوعہ ۱۳۱۱ھ مطبع مجتبائی واقع دہلی۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت سید احمد صاحبؒ بریلوی کی دعوت و تجدید و جہاد کے ساتھ ساتھ اتباع سنت اور عمل بالحدیث کا چرچہ بھی شروع ہوا خود سید صاحبؒ اور ان کے خاص ماننے والے یعنی اہل صادق پور تو اپنے کو حنفی مع القول باترجیح کہتے تھے مگر خود سید صاحبؒ کی جماعت میں مولانا اسماعیل شہیدؒ ش ۱۲۴۶ھ کے اثر سے خالص عاملین بالحدیث کا بھی ایک طبقہ پیدا ہو گیا تھا شروع شروع میں یہ دونوں طبقے یعنی حنفی اور اہل حدیث ساتھ مل کر کام کرتے رہے دونوں کا زور جہاد پر تھا اور ان فروعی مسئلوں میں وہ روادار تھے مگر آگے چل کر جب مجاہدین کی دار و گیر شروع ہوئی اور ہر آمین بالجہر کہنے والے پر وہابی کا شبہ کیا گیا اور وہابی کے معنیٰ سرکاری زبان میں باغی کے ہو گئے تو ہندوستان کی جماعت اہل حدیث موجودہ شکل میں نمایاں ہوئی اور ان کے سرگروہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ۱۲۵۶ — ۱۳۳۸ نے سرکار انگریزی کی اطاعت کو واجب[1] قرار دیا اور حد یہ کہ وقت کے بعض مشہور[2] حنفی علماء کو سرکار سے بغاوت کے طعنے[3] دیئے ان بیچاروں کو یہ ہوش بھی نہ رہا

---

[1] مولوی محمد حسین بٹالوی ۱۳۳۸ھ نے جہاد کی منسوخی پر ایک رسالہ "الاقتصاد فی مسائل الجہاد" فارسی زبان میں تصنیف فرمایا تھا اور مختلف زبانوں میں اس کے ترجمے شائع کرائے تھے معتبر اور ثقہ راویوں کا بیان ہیکہ اسکے معاوضے میں سرکار انگریزی سے انہیں جاگیر بھی ملی تھی اس رسالہ کا پہلا حصہ ہمارے پیش نظر ہے پوری کتاب تحریف و تدلیس کا عجیب و غریب نمونہ ہے نمونہ کیلئے مندرجہ ذیل اقتباس کافی ہوگا نتیجہ مسئلہ اولیٰ ازیں مسئلہ ثابت و محقق شد کہ کمال اسلام و ایمان و نجات اہل اسلام بر جہاد موقوف و منحصر نیست اگر مسلماناں را از فرائض دینی باز ندارند مجرد عبادت برائے نجات و کمال ایمان کافی است پس آنکہ الخ ص۸۔ [2] مولانا فضل حق خیر آبادی اسیر انڈمان ف ۱۳۰۸ھ اور حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکہ ف ۱۳۱۷ھ وغیرہم [3] رسالہ اشاعت السنۃ

کہ وہ اپنے کو سرکار کی زد سے بچانے کی فکر میں کیا کر رہے ہیں اور اپنے ماننے
والوں کو کس پستی کی طرف لے جا رہے ہیں مولوی محمد حسین صاحب اور
ان ہی جیسے بعض علماء اہل حدیث کی روش کا یہ نتیجہ ہوا کہ موجودہ
جماعت کا عام رجحان فروعی مسئلوں تک محدود ہو کر رہ گیا ہے لیکن اس کے
معنی یہ نہیں ہیں کہ پوری جماعت اہل حدیث ایسی ہی ہے حاشا وکلا ان
ہی میں اہل صادق پور بھی ہیں جو سید صاحب کے عشق و محبت میں خود ان کے
اہل خاندان سے بھی بڑھ چڑھ کر ہیں نیز ہندوستان کے طول و عرض میں
سینکڑوں اہل حدیث ایسے ملیں گے جن کے دل اب بھی جذبہ جہاد سے
معمور ہیں اور وہ اپنے اسلاف کی روش پر سختی سے قائم ہیں اس کے
علاوہ سید صاحبؒ کے ماننے والے اور ان کے مسلک کے مطابق جہاد
اور اصلاح کا ولولہ رکھنے والے اہل حدیث طبقہ کے اندر محدود نہیں ہیں
اہل دیوبند جو پکے حنفی ہیں، کا ایک اچھا خاصہ طبقہ سید شہیدؒ کے مشرب و
مسلک پر چلنا اپنے لئے سرمایہ سعادت سمجھتا ہے اہل دیوبند اور
جماعت اہل حدیث کے علاوہ بھی سمجھدار مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد
سید صاحبؒ اور مولانا شہیدؒ کے مشرب اور مسلک کو عین اسلام تصور کرتی
ہے۔ تمام طبقے عرف عام کے مطابق وہابی کی فہرست میں آتے ہیں مگر
انہیں اہل حدیث نہیں کہا جا سکتا۔ اہل حدیث ایک بالکل دوسری جماعت
ہے، جو باطنیوں اور شیعوں کے توڑ کے لئے پیدا ہوئی تھی اور یہ کوئی
نئی جماعت نہیں بنو عباس کے اوائل عہد دوسری صدی ہجری ہی میں
محدثین اور اہل حدیث کا گروہ ممتاز اور مشہور تھا یہ اور بات ہے کہ
موجودہ جماعت اہل حدیث آمین و رفع یدین اور اسی قسم کے دو چار

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فروعی مسئلوں پر قانع ہوکر رہ گئی ہے بلکہ اب اس کی حیثیت جماعت سے زیادہ فرقہ کی ہوگئی ہے خلاصہ کلام یہ ہے کہ ہندوستان کے اصطلاحی وہابی اور ہیں اور اہل حدیث اور اور راقم ان دونوں لفظوں کے استعمال میں اس فرق کو ملحوظ رکھتا ہے گو سچ پوچھئے تو لفظ وہابی کا اطلاق کسی گروہ پر صحیح نہیں۔

راقم مسعود[1] عالم ندوی کو اگر کوئی طنز سے وہابی کہتا ہے تو تردید کی ضرورت نہیں سمجھتا لیکن اگر کوئی اہل حدیث کے نام سے یاد کرے تو اس سے برأۃ کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے، لفظ اہل حدیث سے تحزب اور گروہ بندی کی بو آتی ہے بالکل ویسے ہی جیسے موجودہ دور میں (بہت سے لوگوں کو) حنفیت اور شافعیت وغیرہ فقہی مذاہب ہونے کی جگہ (بعض لوگوں کے نزدیک) مستقل دین بن کر رہ گئی ہیں ہر طرف تحزب اور فرقہ

---

[1] ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک تالیف مولانا مسعود عالم ندوی ص ۲۸-۲۹-۳۰ مسعود عالم صاحب کتابیات میں ص ۲۱۱ پر فرماتے ہیں نمبر ۷ الاقتصاد فی مسائل الجہاد مصنفہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ف ۱۳۳۸ھ اس زمانے میں جہاد کو منسوخ ثابت کرنیکی کوشش کی گئی ہے مطبوعہ ۱۳۰۶ھ اردو انگریزی عربی میں اسکے ترجمے بھی شائع ہوئے اور انگریزی اور اردو ترجمے سر چارلس اٹیکین اور جیمس لائل گورنران پنجاب کے نام معنون ہوئے اس کی تالیف ۱۲۹۳ھ میں ہوئی علمائے عصر سے رائے لینے کے بعد ۱۲۹۶ھ میں رسالہ اشاعۃ السنۃ میں شائع کیا گیا جلد ۲ ص ۱۱ ضمیمہ پھر مزید مشورہ و تحقیق کے بعد ۱۳۰۶ھ میں باضابطہ کتابی صورت میں اس کی اشاعت ہوئی، اللہ مرحوم کی مغفرت کرے اس کتاب پر انعام سے بھی سرفراز ہوئے تھے جماعت اہل حدیث کو فرقہ کی شکل دینے میں ان کا خاص حصہ ہے اور یہ ہی بزرگ ہیں جنہوں نے اس سادہ لوح فرقے میں وفاداری کی خو بو پیدا کی نہ صرف یہ بلکہ دوسرے معاصر علماء کو سرکار کی مخالفت کے طعنے دیئے۔ (مکتبہ نشاۃ ثانیہ حیدرآباد دکن طبع ثانی)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بندی کا زور ہے، ضرورت اصول پر زور دینے اور فروع میں روادار ہونیکی ہے۔ قابلِ غور بات یہاں یہی ہے کہ مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی کا رسالۃ الاقتصاد فی مسائل الجہاد" کا لکھنا جس میں جہاد کو منسوخ ثابت کرنیکی ناروا کوشش کی گئی اور پھر اس کے تراجم اردو انگریزی اور عربی میں کرا کر دور دراز ملکوں میں پہنچایا جانا اور اس کے تراجم اردو اور انگریزی کا انگریز گورنر ان پنجاب کے نام معنون ہونا اور اس میں اطاعت سرکار انگریزی کو واجب قرار دینا کہیں یہ ساری کارروائیاں ایسی تو نہیں ہیں جیسی مرزا غلام احمد قادیانی کی تھی چنانچہ وہ اپنی کتاب "تریاق القلوب صہ۱۵ پر لکھتا ہے کہ میری عمر کا اکثر حصہ اسی سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گذرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں جو اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب مصر و شام، کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں "تریاق القلوب" صہ۱۵ از مرزا غلام احمد قادیانی، مولانا مسعود عالم صاحب کے تبصرہ سے جو حاشیہ میں مندرج ہے یہ بات واضح ہے کہ یہ کارروائی مولانا محمد حسین بٹالوی کی انفرادی نہیں تھی جیسا کہ ظاہر ہے کہ اس کی تالیف ھ۱۲۹۳ میں ہوئی تھی علمائے عصر سے رائے لینے کے بعد ھ۱۲۹۶ میں رسالہ اشاعۃ السنۃ ج۲ میں یہ مضمون شائع ہوا پھر مزید مشورہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اور تحقیق کے بعد ۱۳۰۶ھ میں باضابطہ کتابی صورت میں اس کی اشاعت ہوئی اس کتاب پر مرحوم انعام سے بھی سرفراز ہوتے ہوئے

مولانا مسعود عالم ندوی مصنف ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک اپنی مذکورہ کتاب کے آخر میں کتابیات کے عنوان کے تحت ص۲۱۴ پر رسالہ اشاعۃ السنۃ کا تعارف کراتے ہوئے فرماتے ہیں افسوس کہ اس رسالے کا مکمل فائل دستیاب نہیں ہو سکا ورنہ مفید معلومات ملتیں:

مولانا مسعود عالم ندوی صاحب کے اس انکشاف سے کہ مولانا محمد حسین صاحب نے ایک رسالہ الاقتصاد فی مسائل الجہاد ۱۲۹۳ میں جہاد کو منسوخ ثابت کرنے کے لئے تالیف فرمایا اور اس کے تراجم اردو اور عربی اور انگریزی میں بھی کرا کر دور دراز ملکوں میں اس کو پہنچایا گیا اصل رسالہ فارسی میں لکھا گیا تھا اور اس کے تراجم اردو اور انگریزی، انگریز گورنر ان پنجاب کے نام معنون ہوئے اس رسالہ میں سرکار انگریزی کی اطاعت کو واجب قرار دیا اس کا پہلا حصہ ہی مولانا مسعود عالم صاحب کو مل سکا جس کو دیکھ کر موصوف کا تبصرہ یہ ہے کہ پوری کتاب تحریف و تدلیس کا عجیب و غریب نمونہ ہے جس کا موصوف نے نمونہ بھی پیش کر دیا ہے۔ نیز یہ بھی فرماتے ہیں کہ علماء عصر سے رائے لینے کے بعد ۱۲۹۶ میں رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد دوم میں شائع کیا گیا نیز موصوف اس کارنامے پر انعام سے بھی نوازے گئے جن علماء عصر سے رائے لیکر اس رسالہ کی اشاعت ہوئی وہ علماء عصر وہ علماء تو ہو نہیں سکتے جن کو اسی رسالہ میں بغاوت کے طعنے دیئے گئے ہیں ظاہر ہے کہ اپنے ہم مسلک جیسے سید احمد نیچری، مولانا نذیر حسین دہلوی، مولانا صدیق حسن خاں قنوجی جیسے حضرات ہی مراد ہو سکتے ہیں جن کے مزید مشورہ و تحقیق کے بعد

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

۱۳۰۶ھ میں باضابطہ کتابی صورت میں اس کی اشاعت ہوئی:

(۲) جعفر تھانیسری صاحبؒ اپنی کتابؒ کالاپانی یا تواریخ عجیب کے باب نمبرہ میں ایک عنوان گواہ گردی کا قائم کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جب میری طرف سے قطعی مایوسی ہوگئی تو محمد رفیع اور مولوی محمد تقی کو جو میری طرح سے قید میں تھے مخبر بنا کر رہا کر دیا گیا۔ انہیں کے بیان سے بیچارہ محمد شفیع جس کو اس مقدمہ سے بہت ہی تھوڑا تعلق تھا لاہور سے پکڑا آیا پھر انہیں کی رہبری سے پارسن صاحب پٹنہ کو گیا جہاں ایشری پرشاد نام ایک ملازم پولس اور مسٹر ٹیلر سابق کمشنر پٹنہ ۱۸۵۷ میں مولوی احمد اللہ صاحب وغیرہ موحدوں کو بے قصور نظر بند کرنے کے قصور میں برخاست ہو گیا تھا اس کے مددگار ہوگئے جن کی غیبت سے اس نے مولوی یحییٰ علی صاحب و مولوی عبدالرحیم صاحب و الٰہی بخش اور میاں عبدالغفار کو گرفتار کر کے انبالہ کو بھیجدیا اور پھر پارسن صاحب بنگال کو گیا جہاں جگہ جگہ بہت لوگوں کو گرفتار کیا۔ اکثر لوگ تو لاکھوں ہزاروں روپے خرچ کر کے رہا ہو گئے اور بہتوں کو پھانسی دینے کی دھمکیاں دے کر گواہ بنا لیا صرف ایک قاضی میاں جان ساکن کارکھلی ثابت قدم رہے جو گرفتار ہو کر انبالہ کو آئے۔ بصیر الدین و علاؤ الدین سوداگران دہلی اور دوسرے بہت سے لوگ دہلی سے بھی گرفتار ہو کر آئے پشاور سے لے کر مشرقی و شمالی کنارہ بنگال تک شاید کوئی مالدار مسلمان یا مولوی و نمازی باقی رہا ہو جس کو ایک دفعہ پولس نے پکڑ کر بقدر وسعت اس کے اپنا ہاتھ گرم نہ کر لیا ہو غرض اس جھوکے میں دسمبر سے اپریل تک بڑی پکڑ دھکڑ رہی صدہا آدمیوں کو ڈرایا اور سکھلا کر گواہ بنا لیا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اس پارسن گردی کے دوران میں وہ بیچارہ حسین تھانیسری بھی دہلی سے اشرفیاں لے کر لوٹا چلا آتا تھا پکڑا گیا اور کل اشرفیاں ضبط کرا کے بے قصور ہمارے ساتھ ہی دائم الحبس ہو گیا اس مقدمہ میں ہم نے دیکھا کہ بڑے بڑے صاحب لوگوں نے قانون و آئین سب طاق پر رکھ دیا تھا اور ایشری پرشاد وغیرہ ہندو و مسلمانوں نے اپنے فائدے کے واسطے اس مقدمہ میں رسّی سے سانپ اور رائی سے پہاڑ بنا دیا اور ہم لوگوں کو نکّو بنا کر نپولین یا مہدی سوڈانی سا فرضی دشمن دولت انگلشیہ کا ٹھیرا کر اپنا مطلب نکالنا چاہا چنانچہ ایشری پرشاد وغیرہ جو نہایت ادنیٰ عہدے پر تھے ڈپٹی کلکٹر وغیرہ ہو گئے اور بڑی بڑی زمینداری اور جاگیر دھوکہ دے کر سرکار سے لے لی اور عزن خان مخبر نے تو ایک محض جھوٹا قصّہ اپنے بیٹے کے قافلہ کو بھیجنے کا گھڑ کر ایک دو گاؤں جاگیر سرکار سے لے لئے اور اخیر ۱۸۶۳ء سے دس برس تک برابر ہندوستان کے مسلمانوں پر قیامت برپا رکھی صدہا مسلمان مارے خوف کے گھر بار چھوڑ کر عرب وغیرہ ملکوں میں جا بسے، خود غرضوں اور خوشامدیوں اور ہمارے مدّعی اور دشمنوں نے خوب دل کے چاؤ نکالے دس برس تک اخباروں میں سوائے اس قصّہ اور بحث کے کوئی دوسری بات کم ہوتی تھی ایک محکمہ مع گواہ شاہدوں کے اس داروگیر کے واسطے برسوں تیار رہا جس کو چاہا پکڑ لیا اور جو چاہا رشوت لے لی اور جس نے نہ دی اس پر معمولی گواہوں سے گواہی دلوا کر دائم الحبس کر دیا۔ چمپرلین صاحب اس داروگیر و باہیوں کے کمشنر ہو کر راولپنڈی اس کا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صدر مقام ہوا چنانچہ مولوی نذیر حسین صاحب محدث دہلوی جو ایک نامی
خیر خواہ دولت انگلشیہ کے ہیں واسطے خدمت گوینده گری وہابیوں کے
دہلی سے راولپنڈی طلب ہوئے لیکن ابھی کچھ کارروائی شروع نہ ہوئی تھی
کہ اس احکم الحاکمین اور سریع الانتقام کو یہ کارروائی ظلم اپنے برگزیدہ
بندوں پر پسند نہ ہوئی بہ اجراء وارنٹ موت ناگہانی خود چیمبرلین صاحب
کی اس دربار عالی میں طلبی ہو گئی اس کے مرنے کے بعد پھر کسی دوسرے
صاحب کو اس خدمت خطرناک کے قبول کرنے کا حوصلہ نہ ہوا! تو پھر یہ
محکمہ ہی ٹوٹ گیا اور غریب مسلمان بوجہ اس تائید غیبی کے اس آفت ناگہانی
سے محفوظ رہے اور مولوی نذیر حسین صاحب جن پر واسطے اظہار نام کل ممبران
اہل حدیث ہائے ہند کے ساتھ جبر کیا جاتا تھا، رہا ہو کر اپنے گھر کو
واپس آ گئے اور ان خود غرضوں نے ان دو سو فقیران ساکنان ملک
غیر کا ڈر اور رعب ہماری ایسی بہادر اور دانا سرکار کے دل پر اتنا جمایا
اور اس میں ایسا مبالغہ کیا کہ گویا سلطنت انگریزی کے قلع قمع کرنے والے
یہی لوگ ہیں اور جس قدر اس کا اثر ہماری فاتح قوم پر ہوا ہے وہ ڈاکٹر
ہنٹر کی کتاب کے دیکھنے سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ اس میں کیسے رسی کا
سانپ اور رائی کا پہاڑ بنایا گیا ہے اور کن کن لایعنی دلائل سے فاتح اور
مفتوح میں عداوت ثابت کی ہے اور طرہ یہ کہ علی العموم بلا تخصیص تمام
ہند کے مسلمانوں پر حملہ کیا ہے حالانکہ اس تحریر کے بعد بڑے بڑے موقعوں
پر ہند کی خیر خواہی و خیر سگالی ثابت ہو کر وہ کتاب جو بوجہ فاتح اور
مفتوح کے دلوں کو بگاڑنے والی ہے قابل اعتبار نہیں ہے اور مولوی
سید احمد صاحب بہادر سی، ایس، آئی نے شروع ہی میں بڑے دلائل سے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اس خیالی پلاؤ ڈاکٹر ہنٹر کو ورد کر کے اس کی دھجیاں اڑادی ہیں اور ہر دعویٰ کو اصول ہی سے غلط ثابت کر دیا ہے مگر تو بھی اس کتاب ڈاکٹر ہنٹر کا جادو ٹونہ کا اثر ابھی تک اکثر انگریزوں کے دلوں پر ہے جو وہابیوں کو اپنا جانی دشمن جانتے ہیں اور اگرچہ ابتدائے پنجاب سے افغانوں نے صدہا بڑے بڑے معزز انگریزوں اور میم اور بچوں کو بلکہ گورنر جنرل تک کو مار ڈالا اور ابھی تک جہاں موقع پاتے ہیں اپنی وحشیانہ حرکت سے باز نہیں آتے اور ان کے مولویوں نے عام فتویٰ دے رکھا ہے۔ حالانکہ ابتدائے عملداری سرکار سے وہابیوں سے قتل انگریز تو درکنار کبھی خلاف تہذیب بھی سرزد نہیں ہوئی عین بغاوت ۱۸۵۷ء کے عام فتنہ کے وقت بجائے بغاوت اور فساد کے وہابیوں نے انگریزوں کی میم اور بچوں کو باغیوں کے ہاتھوں سے بچا کر اپنے گھروں میں چھپا رکھا مگر ڈاکٹر ہنٹر کے جادو نے دونوں قوموں کے درمیان براہِ تعصب سخت دشمن اور نفرت کر رکھی ہے لیکن خدا کا شکر ہے کہ ان پچیس برسوں، گذشتہ کے تجربوں اور وہابیوں کی خیر خواہی نے ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے اس خیالی پلاؤ کو از سر تا پا دروغ ثابت کر دیا اور جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حسب سفارش گورنمنٹ پنجاب جس کے علاقہ کے وہابی جملہ رعایا ہند پر خیر خواہی سرکار میں سبقت لے گئے یہ لفظ وہابی جو ان کا عطیہ خطاب تھا بحکم گورنمنٹ سرکاری تحریرات میں یک قلم لکھنا بند ہو گیا اور آئندہ سے یہ لوگ اپنے پرانے نام محمدی یا اہلِ حدیث سے پکارے جایا کریں اور میں دیکھتا ہوں کہ بوجہ اس قدردانی گورنمنٹ کے یہ لوگ اس قدر گورنمنٹ کے ہوئے ہیں کہ اگر موقع آپڑے تو سرکار ابد قرار پر اپنی اپنی جان بھی نثار کر دیویں[1]

---

[1] کالا پانی یا تواریخ عجیب مؤلفہ جناب مولانا محمد جعفر صاحب تھانیسری مرحوم صفحہ ۱۷-۱۸-۱۹-۲۰ باب ۵

مولانا حبیب الرحمٰن خاں صاحب شیروانی رحؒ نے حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن رحؒ کا بیان نقل کیا ہے کہ جس روز حضرت شاہ محمد اسحٰق صاحب ہجرت کرکے حجاز روانہ ہوئے تو اس وقت میاں نذیر حسین صاحب ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور چند کتابوں کی اوّل کی ایک ایک حدیث پڑھی اور کل کتابوں کی اجازت حاصل کی حضرت شاہ صاحبؒ نے ایک چھوٹے کاغذ پر یہی واقعہ لکھ کر دے دیا اس سے پہلے مدرسہ میں پڑھنے کی کبھی نوبت نہیں آئی ۱۸۵۷ھ میں ایک انگریز خاتون کو پناہ دی ساڑھے تین ماہ تک رکھا جس کے بدلہ میں ایک ہزار تین سو روپے انعام اور خوشنودی سرکار کا سرٹیفکٹ ملا جس زمانہ میں $\frac{۱۸۶۴ء}{۶۵}$ وہابیوں پر مقدمے چل رہے تھے میاں صاحب کو بھی بحیثیت سرگروہ وہابیاں احتیاط ایک برس تک راولپنڈی کی جیل میں نظربند رکھا گیا تھا مگر بقول مؤلف الحیاۃ بعد المماۃ وفادار گورنمنٹ ثابت ہوئے اور کوئی الزام ثابت نہ ہوسکا جب میاں صاحب موصوف حج کو گئے تو کمشنر دہلی کا خط ساتھ لے گئے گورنمنٹ انگلشیہ کی طرف سے ۲۱ جون ۱۸۹۰ کو شمس العلماء کا خطاب ملا منقول از "الحیاۃ بعد المماۃ" ومقالات شیروانی (ترجمہ تذکرہ علمائے ہند از جناب محمد ایوب قادری بی اے ص۵۹۵ نیز ص۴۱۰ پر حضرت شاہ محمد اسحاق صاحبؒ کے حالات میں لکھا کہ الحیاۃ بعد المماۃ (سوانح عمری میاں نذیر حسین) کے مؤلف کا یہ بیان درست نہیں ہے کہ شاہ محمد اسحٰق صاحبؒ کے ہجرت کرنے کے بعد خاندان ولی اللّٰہی کے صدر نشین میاں نذیر حسین ہوئے بلکہ شاہ محمد اسحاق صاحبؒ کے جانشین ان کے تلمیذ صاحب حضرت شاہ عبدالغنی مجددی دہلویؒ تھے جنہوں نے اپنے شیخ کے مسلک کا اتباع کیا اور حجاز کو ہجرت کر گئے اور میاں نذیر حسین نے حضرت شاہ محمد اسحٰقؒ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

دہلوی کے مسلک کے خلاف انگریزوں سے خوشنودی کے سرٹیفکٹ انعام اور شمس العلماء کا خطاب حاصل کیا۔[1] مقالات شیروانی ص۲۸۲ پر عبارت اس طرح ہے کہ حضرت علامہ محدث قاری عبدالرحمٰن صاحب سے بوقت ملاقات پانی پت مؤرخہ ۹ رجب المرجب ۱۳۱۱ھ مولانا شیروانی نے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کے کتب خانہ کا حال پوچھا تو حضرت قاری صاحبؒ نے فرمایا کہ جو کتابیں بہت پسند تھیں وہ تو شاہ اسحاق صاحبؒ بوقت ہجرت اپنے ساتھ لے گئے تھے جن کا وزن نو من تھا باقی کتابیں ان کے ایماء سے میں نے اور مولوی قطب الدین خاں صاحب نے نیلام کردی تھیں اپنے تلمذ کے متعلق فرمایا کہ میں نے صحاح ستہ شاہ محمد اسحاق صاحبؒ سے پڑھیں اور پھر سالہا سال تک صبح سے عشاء تک مدرسہ میں حاضر رہا ہوں اس حاضری میں بہت سی کتابیں سماع میں آئیں کلام مجید کی پوری تفسیر میں نے حضرت شاہ صاحبؒ سے وعظ میں سنی ہے مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی کے تلمذ کے بارے میں فرمایا کہ جس روز میاں صاحب (شاہ اسحٰقؒ) ہجرت کرکے روانہ ہوئے اس روز یہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور چند کتابوں کی اوائل کی ایک ایک حدیث پڑھی اور پڑھ کر کل کتابوں کی اجازت حاصل کی میاں صاحب نے ایک چھوٹے کاغذ پر یہی واقعہ لکھ کر دے دیا اس سے پہلے مدرسہ میں کبھی پڑھنے کی نوبت نہیں آئی کوئی مسئلہ پوچھنا ہوتا تھا تو دوسرے تیسرے مہینے آجاتے تھے میاں صاحب شاہ محمد اسحاق صاحب کا مدرسہ بیرم خاں کے تراہہ پر تھا، شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے اپنی زندگی میں ہی ان کے واسطے یہ مدرسہ بنوایا تھا الخ یہ مضمون پہلے "معارف"

---

[1] ترجمہ تذکرہ علمائے ہند ص۴۱-۵۹۵ از جناب محمد ایوب قادری بی اے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ماہ مارچ ۱۹۳۱ء میں بھی شائع ہوا تھا:[1]

تراجم علمائے حدیث ہند میں بھی حضرت میاں صاحب کا مفصل تذکرہ ہے مگر اس میں حضرت شاہ اسحاق صاحبؒ کی جانشین کا کوئی ذکر نہیں ہے بظاہر ایسی اہم چیز کا عدم ذکر بھی ذکر عدم کے مرادف ہے: مذکورہ بالا تصریحات کے علاوہ ایک دفعہ حضرت گنگوہیؒ نے فرمایا کہ شاہ اسحاق صاحبؒ کے شاگردوں میں سے تین شخص نہایت متقی تھے اوّل درجہ کے مولوی مظفر حسین صاحبؒ کاندھلویؒ دوسرے درجہ کے حضرت شاہ عبدالغنیؒ تیسرے درجہ کے نواب قطب الدین خانصاحبؒ اور اس پر ایک قصہ بیان فرمایا جو ارواح ثلاثہ صـ۱۴۷ پر درج ہے امیر شاہ خاں صاحب راوی ہیں کہ مولوی عبدالقیوم صاحبؒ فرماتے تھے کہ مولوی عبدالرب کے والد مولوی عبدالحق صاحب شاہ اسحاق صاحبؒ کے شاگرد اور مولوی نذیر حسین صاحبؒ کے خسر تھے مولوی نذیر حسین صاحب نے ان سے حدیث پڑھی تھی اور شاہ اسحاق صاحبؒ سے نہیں پڑھی جب شاہ صاحبؒ ہجرت کرنے لگے تو نواب قطب الدین صاحبؒ نے شاہ صاحب سے سفارش کی کہ مولوی نذیر حسین صاحب کو حدیث کی سند دے دیجئے کیونکہ اس وقت تک مولوی نذیر حسین صاحب اور نواب صاحب میں بہت دوستی تھی شاہ صاحبؒ نے ان کی سفارش سے ان سے ہر کتاب کے ابتداء کی کچھ کچھ حدیثیں سن کر ان کو قطب صاحب میں حدیث کی سند دی ارواح ثلاثہ صـ۱۲۰ اس کے بعد حضرت تھانویؒ کا حاشیہ بھی ہے کہ ایسی سند سند برکت ہے اجازت نہیں بظاہر یہ واقعہ سند متصل سے مروی ہے اور جس صورت سے سند

---

[1] تذکرہ محدثین حصہ دوم صـ۲۱۷ مقدمہ انوار الباری مؤلفہ سید احمد رضا صاحب بجنوری مدظلہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حاصل ہوتی اس کو زیادہ سے زیادہ سندِ برکت کہا جا سکتا ہے۔ مگر صاحب تحفۃ الاحوذی نے مقدمہ میں اتنی سی بات پر دعویٰ کر دیا کہ شاہ اسحاق صاحبؒ نے ہجرت کے وقت مولانا نذیر حسین صاحب کو اپنا خلیفہ جانشین بنایا تھا پھر غایۃ المقصود کا مقدمہ دیکھا گیا تو اس میں مولانا شمس الحق صاحب عظیم آبادی نے اس سے بھی آگے بڑھ کر اور چڑھ کر لکھا ہے کہ مولانا نذیر حسین صاحبؒ نے صحاح ستہ وغیرہ شاہ اسحاق صاحبؒ سے پڑھیں اور ان سے وہ علوم حاصل کئے جو شاہ اسحاق صاحبؒ کے دوسرے شاگردوں نے آپ سے حاصل نہیں کئے اور مراتب کمال کو پہنچے اور شاہ صاحبؒ کے خلیفہ ہوئے نیز شاہ صاحبؒ کی موجودگی میں فتویٰ دیتے اور لوگوں کے جھگڑے چکاتے تھے اور حضرت شاہ صاحب آپ کے فتوؤں سے بہت خوش ہوتے تھے اور ان کو پسندگی کی نظر سے دیکھتے تھے۔ پھر یہ بھی لکھا ہے کہ جس سال شاہ صاحبؒ نے ہجرت کی یعنی ۱۸۵۸ میں اسی میں آپ کو حدیث کی اجازت ملی ہے اور آپ کو خلیفہ بنایا (غایۃ المقصود جلد اوّل صفحہ ۱۳)۔

مذکورہ بالا عبارت کے آخری جملہ سے بھی اتنا ہی معلوم ہوتا ہے کہ عطاء سند کا واقعہ وقت ہجرت کا ہے اور اسی کو بڑھا چڑھا کر حضرت شاہ اسحاقؒ سے قدیم اور باقاعدہ تلمذ صحاح ستہ وغیرہ کا پڑھنا ان کی طرف سے تحسین فتاویٰ و قضاء خصومات پھر اور زیادہ ترقی کر کے بہ نسبت حضرت شاہ صاحبؒ کے اور دوسرے سبھی تلامذہ سے زیادہ استفادہ کرنا اور ان کی خلافت و جانشینی کے دعوے بے دلیل و بے سند لکھ دیئے گئے واللہ اعلم وعلمہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اتم واحکم رحمہ اللہ کلہم رحمۃ واسعۃ [1]

کیا رائی کا پہاڑ اور رسّی کا سانپ بنانے کی اور بھی اس سے عجیب کوئی مثال ہوسکتی ہے بالخصوص ایسے حضرات کی طرف سے جو اہل حدیث کہلاتے ہوں اور ان میں بھی وہ چوٹی کے شمار ہوتے ہوں فیا للعجب ولضیعۃ الادب۔

اسی قسم کی ایک اور خیانت جس کا پتہ مولانا ابراہیم صاحب دہلوی خلف الصدق عالم باتوقیر مولوی محمد حسین صاحب المتخلص بہ فقیر دہلویؒ دے رہے ہیں فرماتے ہیں کہ ایک خیانت بعض لوگوں کی یہ ہے کہ اوّل وہ فتویٰ (جو احتیاط انظر کے بارے میں) جو کہ مولانا مولوی رشید احمد صاحب مدّ فیوضہم نے تحریر فرمایا اس پر بعض علمائے حنفیہ کی مہریں ثبت کروائیں اس کے بعد ایک شخص غیر مقلّد کے فتویٰ پر بھی وہ مہریں نقل کردیں حالانکہ وہ فتویٰ خرافات سے لبریز ہے، ہرگز اس قابل نہیں کہ کوئی حنفی اس پر التفات کرے [2]

۱۸۵۷ میں جب علمائے حق نے جہاد کا فتویٰ دیا تو پروردگان فرنگ نے اس کی مخالفت کی مولانا محمد حسین لاہوری نے لکھا ہے [3]

مفسدہ ۱۸۵۷ میں جو مسلمان شریک ہوئے تھے وہ سخت گناہگار اور یہ حکم قرآن وحدیث کے خلاف وہ مفسد وباغی وبدکردار تھے اکثر ان میں عوام کالانعام تھے بعض جو خواص وعلماء کہلاتے تھے وہ بھی

---

[1] تذکرۃ المحدثین حصہ دوم مقدمہ انوار الباری ص ۲۲۸ مؤلفہ سید احمد رضا صاحب بجنوری مدظلہ

[2] اقوال الصادقین فی دفع کید المخالفین ص ۱۳۰۶ھ طبع فی المطبع مفید عام آگرہ۔

[3] ملاحظہ کریں مولانا محمد حسین کا رسالہ الاقتصاد فی مسائل الجہاد حصہ اوّل ص ۴۹ - ۵۰

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اصل علوم دین (قرآن وحدیث) سے بے بہرہ تھے یا نافہم وبے سمجھ، باخبر و سمجھدار علماء اس میں ہرگز شریک نہیں ہوئے اور نہ اس فتویٰ پر جو اس غدر کو جہاد بنانے کے لئے مفسد لئے پھرتے تھے نہ انہوں نے خوشی سے دستخط کئے اس کی تفصیل ہم اشاعۃ السنۃ نمبر ۱ جلد ۸ میں کر چکے ہیں یہی وجہ تھی کہ مولوی اسماعیلؒ دہلوی جو حدیث و قرآن سے باخبر اور اس کے پابند تھے اپنے ملک ہندوستان میں انگریزوں (جن کے امن وعہد میں رہتے تھے) سے نہیں لڑے اور نہ اس ملک کی ریاستوں سے لڑے ہیں بلکہ اس ملک سے باہر ہو کر قوم سکھوں سے (جو مسلمانوں کے مذہب میں دست اندازی کرتے تھے کسی کو اونچی جگہ سے اذان نہیں کہنے دیتے تھے) لڑے اس کی تفصیل بھی آنرائیبل سید احمد خاں صاحب سی ایس آئی کا رسالہ جواب ڈاکٹر ہنٹر سے اشاعۃ السنۃ نمبر ۱ جلد ۸ میں گذر چکی ہے۔

راجہ غلام محمد نے لکھا ہے[1]، مولوی محبوب علی دہلوی نے زمانہ غدر کی لڑائی کے متعلق جس میں بخت خاں باغی نے ان کو شریک کرنا چاہا تھا جہاد ہونے کا انکار اور مولوی محمد حسین لاہوری بھی اب تک بذریعہ پرچہ اشاعۃ السنۃ جہاد کا نسبت گورنمنٹ ہند کے انکار کرتے ہیں (رسول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور ۱۰ نومبر ۱۸۷۶) اور ملاحظہ فرمایئے نواب محمد صدیق حسن خان برٹش گورنمنٹ کی کاسہ لیس کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم قرار دیتے ہیں اور انگریزوں کے خلاف جہاد میں مصروف علماء، خواص وعوام کو فسادی اور ناعاقبت اندیش کہتے ہیں: کوئی ان سے پوچھے کہ حضرت

---

[1] ملاحظہ کریں رسالہ امتیاز الحق از راجہ غلام محمد صفحہ ۸۲ و ۸۳

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

آپ کو انگریز کی نمک حلالی کرنی ہے تو کیجے حضور سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد آپ نے انگریزوں کی حمایت میں کہاں سے نکال لیا: پس فکر کرنا ان لوگوں کا جو اپنے حکم مذہبی سے جاہل ہیں اس امر میں کہ حکومت برٹش مٹ جاوے اور یہ امن وامان جو آج حاصل ہے فساد کے پردہ میں جہاد کا نام لے کر اٹھا دیا جاوے سخت نادانی و بے وقوفی کی بات ہے بھلا ان ناعاقبت اندیشوں کا چاہا ہوگا یا اس پیغمبر صادق کا فرمایا ہوگا جس کا کہا ہوا آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور اس کے خلاف نہیں ہو سکتا [1]

راجہ غلام محمد [2] نے مولوی سید نذیر حسین بہاری دہلوی کی سوانح حیاۃ الحیاۃ بعد المماۃ کے صـ ۱۲۵-۱۲۷ صـ ۱۴ سے انگریزوں کی عنایات کا ذکر کیا ہے جو مولوی صاحب پر کی گئی ہیں، مولوی صاحب جب حج کے واسطے روانہ ہوئے تو ان کو یہ سرٹیفکیٹ دیا گیا: مولوی نذیر حسین دہلی کے ایک بہت بڑے مقتدر عالم ہیں جنہوں نے نازک وقت میں اپنی وفاداری گورنمنٹ برطانیہ کے ساتھ ثابت کی ہے جس کسی برٹش افسر کی وہ مدد چاہیں گے وہ ان کو مدد دے گا کیونکہ وہ کامل طور سے اس مدد کے مستحق ہیں، دستخط جے ڈی رڑ یملٹ بنگال سروس کمشنر دہلی وسپرنٹینڈنٹ ۱۰ اگست ۱۸۸۳ء، مولانا اسماعیل دہلوی اور تقویۃ الایمان تالیف حضرت مولانا شاہ ابوالحسن زید فاروقی مدظلہ صـ ۹۸-۹۹۔

---

[1] ترجمان وہابیہ از نواب سید صدیق حسن خاں صاحب مطبوعہ ۱۳۱۲ھ بحوالہ اعتراضات اہل السنۃ علی مسائل اہل البدعۃ:

[2] راجا غلام محمد نے ۸، کتابوں سے یہ رسالہ امتیاز حق مرتب کیا ہے جو بغرض تحقیق اس رسالہ کیطرف رجوع کرے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت مولانا عبدالربؒ بانی مدرسہ عبدالرب دہلی کا ارشاد گرامی!

بسم اللہ الرحمن الرحیم خدا کی حمد مجھ ایسے سے ہو کیا۔ لکھوں میں نعت کیا میرا ہے رتبہ اما بعد یہ خاکسار ابو ادریس محمد عبدالرب حنفی قادری دہلوی ثم السہارنپوری بھائی مسلمانوں کو سلام مسنون الاسلام کے بعد آگاہ کرتا ہے کہ یہ فتنہ جو لامذہبوں نے چند سال سے اٹھایا ہے یہ ہم رنگ اس فتنے کا ہے کہ جس میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور قاتل ان کے جہنم میں گئے اس فتنے کا سردار نو مسلم عبداللہ بن سبا یہودی تھا کہ وہ خاص اسی فتنے کے واسطے مع قوم یہود کے مسلمان ہوا تھا پس اس فتنے کا سردار لالہ انت رام صاحبزادے لالہ کوی مل مع اپنی قوم کے خاص اس واسطے مسلمان ہوئے کہ اسلام اور مسلمانوں میں فتنہ ڈالیں عبداللہ بن سبا نے بھی محبت اہل بیت کی اوٹ رکھ کر مسلمانوں کو حضرت عثمان رضؓ سے بغی کیا اور سب کو یہی پٹی پڑھائی کہ قابل اور لائق خلافت کے حضرت علی رضؓ تھے نہ کہ حضرت عثمان رضؓ ان لالہ صاحب نے بھی عمل بالحدیث کے پردے میں فقہ اور فقہا سے مسلمانوں کو بدظن کرا کے کہنا شروع کیا کہ صحیح بخاری کتاب رسول اللہ چھوڑ کر ہدایہ اور شرح وقایہ پر کیوں عمل کرتے ہو جیسے اس وقت کے جاہل مسلمان اطراف وجوانب کے اس یہودی کے دھوکے میں آ گئے اور یہ نہ جانا کہ حضرت عثمانؓ کی خلافت انصار اور مہاجرین کے مشورہ سے ہوئی اور حضرت علی رضؓ نے بھی خود ان سے بیعت کر لی پھر ہم کیوں اس یہودی کے بہکانے میں آویں ایسے ہی اس وقت کے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کم فہموں یعنی کم فہم مسلمانوں نے یہ نہ جانا کہ فقہ اور فقہاء آج کل کے تو
نہیں زمانہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے فقہ اور فقہا امت میں چلے آتے ہیں
بلکہ زمانہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں جو صحابہ صاحب فقاہت تھے وہ
داخل مشورہ پیغمبر ہوا کرتے تھے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بحکم وشاورھم فی الامر
کے انہیں سے مشورہ لیا کرتے تھے اردو سیر کی کتابوں میں اگر ملاحظہ کیا جائے
تو معلوم ہوگا کہ جنگ بدر اور جنگ احد اور جنگ احزاب اور جنگ حنین اور
فتح مکہ میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مشورہ فقہائے صحابہؓ سے لیتے تھے یا سفہائے
صحابہ سے جو دیہات کے لوگ مسلمان تھے جیسے اس یہودی اور اس کی
قوم نے حضرت عثمانؓ کے فضائل جو دربار نبوت سے عطا ہوئے فراموش
کر کے کان لم یکن کر دئے تھے ویسے ہی اس ہندو قوم نومسلم نے معنی فقہ
کے اور فضائل فقہاء کے جو آیات اور احادیث سے ثابت تھے سب دیکھ
بھال کر بھلا دیئے کما قال اللہ تعالیٰ فمالھؤلاء القوم لا یکادون
یفقھون حدیثا وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقیہ واحد اشد علی الشیطان من الف عابد اور جیسے
اس یہودی نے بعض اچھے، اچھے لوگ مسلمانوں میں سے مکر وفریب
کر کے اپنے ساتھ کر لئے تھے ویسا ہی اس قوم ہنود نے بعض علمائے
اسلام کو جن کی خلقت طین سے ہے اور درحقیقت وہ مقلد مال وجاہ
کے ہیں اپنے ڈھنگ پر لگا لیا اور جیسے اس قوم یہود نومسلم نے ایک دم
سے مسلمانوں کو عقائد کفریہ یہودیہ تعلیم نہ کئے بلکہ رفتہ رفتہ اس سررشتے
کو جاری کیا اور بعض ان کے اسی کام پر مسلط ہوئے کہ محبت اہل بیت
کی فرض ہے حضرت عثمانؓ کو قتل کرنا اجر عظیم ہے سو وہ ان سے ظہور

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

میں آیا بعض کو اس کام پر مامور کیا کہ حضرت عثمان رضؓ کو حضرت علیؓ نے
قتل کرادیا انہوں نے شام میں جا کر حضرت معاویہ کو طالب قصاص
خون خلیفہ برحق کا بنایا اور حضرت شاہ ولایت کا ناک میں دم کروایا
بعض اس کام پر مامور ہوئے کہ عقیدے مسلمانوں کے تباہ اور خراب
کریں، کسی نے یہ درس جاری کیا کہ حضرت شاہ ولایت کو نبوت ہوئی
تھی جبرئیل سے وحی لانے میں خطا ہوئی بعض نے یہ تعلیم شروع کی کہ
حضرت شاہ ولایت خود ذات خدا تھے انہوں نے قصہ ہی پورا کر دیا
انا للہ وانا الیہ راجعون ایسا ہی اس قوم ہنود نو مسلم نے
عقائد ہنود یہ کفریہ ایک دم سے مسلمانوں کو تعلیم نہیں کئے بلکہ اوّل
مسلمانوں کے دلوں سے شان و وقعت دین اسلام اٹھانی شروع
کی بعض اس پر تجویز ہوئے کہ انہوں نے مسلمانوں کے دلوں سے
شانِ فقاہت کو کہ عبارت سمجھ کا بل سے ہے اور وقعت فقہا کی
کہ وہ اعلیٰ درجے کے صحابہ اور تابعین تھے اٹھادی یہاں تک کہ
تراویح بیس رکعات کہ سنت فاروقی ہے اور شرق سے غرب تک
تمام مسلمانوں کی معمول بہ ہے بعض اہل اسلام کے دلوں سے اٹھادی
کہ انہوں نے اس کو بدعت عمری جان کر آسانی نفس کے واسطے
ترک کر دیا اور لباس رفض کا پہن لیا بعض نے یہ ڈھنگ اختیار کیا
کہ علم صرف نحو و فقہ عقائد و معانی بلاغت تفسیر سب موقوف کروا کر
فقط ترجمہ قرآن مجید کا لڑکوں اور بوڑھوں کو حفظ پڑھانا شروع کیا
اور یہ لوگوں کے دلوں میں ڈالا کہ تحصیل علوم کرنے سے کچھ فائدہ
دین کا نہیں دیکھو تمام لوگ علم پڑھ کر تباہ ہو گئے، تم کو فقط قرآن

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

شریف کے معانی بتاتے ہیں کہ اس سے قیامت میں پوچھے اور
مضمون یضل بہ کثیرًا ویھدی بہ کثیرا کو قطعًا فراموش
کر دیا بعض نے ان میں سے ایسا امر خطیر اختیار کیا کہ اولوالعزم علمائے
امت کی مذمت جیسے ائمہ اربعہ اور اتباع ان کے کہ انہوں نے جد وجہد
تحقیق حدیث میں اپنے مال وجان سب کو قربان کر دیا اور ان کی کارگذاریاں
جناب باری عز اسمہ میں مشکور ہوئیں اور وہ مقبول کافہ انام جملہ اہل اسلام
ہوئے اس نہج سے کرنی اور لکھنی شروع کی کہ انہوں نے اپنے قیاس سے
مخالفت کی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور فقہ کی کتابیں خلاف
سنت کے لکھیں چنانچہ ان دنوں میں ایک کتاب مسمّٰی بہ ظفر المبین لالہ
ہریچند بن دیوان صاحب کھتری نے کسی عالم ناعاقبت اندیش سے
لکھوا کر اپنے نام سے چھاپی اس میں لکھا ہے کہ امام اعظمؒ نے سو
مسئلے حدیث صحیح کے مخالف لکھے اور یہ نہ جانا کہ کہاں میں اور کہاں
تصنیف میری اور کہاں وہ ذات عالی صفات امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ
کی کہ ان کی تقلید زمانہ بارہ سو برس سے ہر ہر زمانہ کے لاکھوں علماء
اور کروڑوں فضلاء واولیاؤ ابدال نے اختیار کی حتیٰ کہ اس جماعت نو
مسلم کے پیشواؤں نے بھی ان کی تقلید اپنی عزت سمجھ کر کے قبول کی
ہے لیکن لالہ صاحب نے امام صاحب کی جناب پاک میں بڑی گستاخی
کی اور یہ نہ غور کیا کہ ہم جن کے نام لیوا ہیں ان کا تو امام صاحب کے
ساتھ یہ عقیدہ ہے اور مقلد ہیں وہ امام صاحب کی شان میں کیونکر گستاخی
کریں چنانچہ کہا صاحب المعیار نے قَالَ اِمَامُنَا وسیدنا الامام الاعظم ابو
حنیفہ اور صاحب دراسات اللبیب نے امام صاحب کی بہت تعریف

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

لکھی ہے امیر بھوپال نے اپنی کتاب تحفۃ النبلاء میں لکھا ہے کہ امام صاحب کے جنازے پر پچاس ہزار مسلمانوں نے نماز پڑھی اور چارسو سینتالیس فقہائے محدثین مقلدین کے محاسن اور مناقب اسی کتاب میں انہوں نے لکھے ہیں اور انہوں نے اپنی کتاب تقصار میں تمام اولیائے مقلدین کے مفاخر و محامد کیسی عمدگی کے ساتھ ذکر کئے ہیں کہ یہ نومسلم قوم اگر ان کو دیکھ کر ایمان لاوے تو اپنی غلط فہمی بھول جاوے مولوی سید نذیر حسین کو میں نے سوال لکھ کر دیا تھا کہ آپ مقلد ہیں یا نہیں اور جو مقلد ہیں تو امام صاحب کے یا کسی اور کے انہوں نے جواب اس کا اپنی مہر سے مزین کر کے مجھے دیا کہ ہاں میں فروعات جزئیہ میں امام صاحب ہی کا مقلد ہوں وہ میرے پاس موجود ہے لالہ صاحب نے یہ دھوکہ کیسا دیا کہ امام صاحب کے سو مسئلے مخالف حدیث صحیح کے ہیں اگر اس مضمون کو لکھا تھا تو اپنے مقتداؤں کی مہریں اس کتاب پر کرا لینی تھیں کہ ان کا بھی مافی الضمیر معلوم ہو جاتا اور عقیدۃً دلی ظہور میں آتا، اب معلوم ہوا کہ لالہ صاحب ہی منکر امام صاحب کے فضل و کمال کے ہیں خیر اس کا کچھ مضائقہ نہیں ؎

نہیں ہے معتقدان کا اگر حاسد تو کیا غم ہے
ہوا بے سجدہ ابلیس کیا نقصاں آدم کا

اور لالہ صاحب ایسے خوشی میں آئے کہ سر دفتر علمائے امت پر صدہا عیب لگائے یہ نجانا کہ عنایت الٰہی سے ڈنکا ان کے مذہب کا از شرق تا غرب اسی دھوم دھام سے آج تک بج رہا ہے جیسا کہ شروع میں تھا ظاہر ہے کہ یہاں حنفی مذہب کے علماء ٹنڈی دل ہیں،

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

دیکھو تو کیسی ان کی زراعت دین لامذہبی کی خاک اڑاتے ہیں اور
ان کے باغ و بہار کی رونق کو مٹاتے ہیں اس ظفر المبین کی کیسی ہزیمۃ
المبین بناتے ہیں انتصار الحق کو کیا کچھ کم جانا آجتک جواب اس کا نصیب
نہیں ہوا اور جو کتب و رسائل مقلدین کی ہر چار طرف سے زالہ باری
ہو رہی ہے اس فرقے کی سخت جان ہے کہ نہیں نکلتی اگر کچھ بھی غیرت
کو کام فرماتے تو منہ نہ دکھاتے اور اس ظفر المبین کے جواب جو چند در
چند ہوئے ملاحظے میں گذرے ہی ہوں گے اب فتح المبین آپ کو تحفہ
بھیجی جاتی ہے قبول کیجئے خدا کے واسطے انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا اپنے
ہر دھوکہ کا جواب صاف صاف لینا اور چھیڑ چھاڑ شعر اشعار سے کہ
طرز عاشقانہ پر اس کتاب میں ہے دلیرانہ چین بہ جبین نہ لانا میدان
استفاضہ سے ہرگز قدم نہ ہٹانا سے جا سکتا اس بت خود کام تک نہیں:
جاوے اگر تو کام نہ ہو کچھ نہ کچھ تو ہو: دو چار گالیاں ہی ہمیں خط میں لکھ کے بھیج:
اگرچہ دعا سلام نہ ہو کچھ نہ کچھ تو ہو: چنانچہ میں نے چہل حدیث کو صحاح ستہ
سے نقل کر کے بڑی امید سے تحفہ اس فرقہ نامبارک کو ارسال کیا تھا کوئی
تو کچھ نہ بولا مگر رنجیت سنگھ عرف مولوی محمد سعید صاحب نے دو گالیاں مجھے
لکھیں کہ اس کے دیکھنے سے بے اختیار مجھے ہنسی آ گئی اور ان کی تحریر سے
قطعاً معلوم ہو گیا کہ ہمشیرہ کا نکاح کرنا معیوب ہے مگر خرچی پر چلانا خوب
ہے ایسا ہی جواب اس کتاب کا ہو گا خیر وہ اب کچھ ہی لکھیں مصنف
صاحب یعنی مولانا منصور علی صاحب نے ایسے وقت میں یہ کتاب اس
فرقہ ناصواب کے جواب میں لکھی کہ دور زمانہ کا آخر ہے اہل مجلس
اٹھے جاتے ہیں جلسہ درہم برہم ہو چلا شمع اسلام سنبھالا لے رہی ہے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بادِ مخالف کے جھونکے از حد چل رہے ہیں اس میں بھی جماعت علماء کے اتفاق سے اعداء کے دانت کھٹے تھے اور کسی کو کچھ بن نہ آتی تھی جو سامنے آتے تھے اپنا سا منہ لیکر رہ جاتے تھے اس فرقہ ناعاقبت اندیش نے وہ تفرقہ امت میں ڈالا کہ اپنے بیگانے ہو گئے دوست دشمن بن گئے بھائی کو بھائی قہر کی نگاہوں سے دیکھنے لگا، عیادت و تعزیت سب موقوف ہو گئی حمایت و نصرت بھی کوچ کر گئی حسد کا بازار گرم ہو گیا کہ ایک ایک کو دیکھ نہیں سکتا واللہ متم نورہ ولو کرہ المجرمون الغرض یہ ایسی کتاب ہے کہ واسطے دفع تاریکی جہالت کے ایک روشن آفتاب ہے:

کتابے نے کہ رخشندہ ذکائے — کہ ذرہ ذرہ از وے پر ضیائے
زخلاق جہاں عرض من اینست — دہد فتح المبین را ہم بقائے
مصنف را دہد روزی فراواں — زراحت روح وریحان ہم رضائے
خدا منصور دارد مثل نامش — براعدایش بود نازل بلائے
بقلب منکر تقلید نعمان — زتاثیر کلامش باد جائے
بحق احمد و اصحاب و آلش — بود مقبول یارب ایں دعائے

محمد عبدالرب
ساکن محلہ پنجہ دہلی

غیر مقلّدوں کا عیسائی پادریوں کے ساتھ اتحاد

سبب اتحاد پادری صاحب کا غیر مقلّدین کے ہمراہ یہ ہے کہ مولوی عطا محمد

لہ ضمیمہ الفتح المبین موسوم بتنبیہ الوہابیین صد ۴۹۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۹ -

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہوشیارپوری غیرمقلد نے اہل کتاب کے ساتھ جواز موالکۃ ومشاربۃ کے واسطے ایک فتویٰ لکھ کر یہ سند گذاری کہ جو قروط اہل کتاب کے تیار کئے ہوئے بآمیزش چربی خنزیر کی آتے تھے ان کو آنحضرت معاذاللہ کھاتے تھے[1]، باقی غیر مقلدین یعنی مولوی نذیرحسین سے لیکر تا مولوی محمدحسین لاہوری نے اپنی اپنی مواہیر ثبت کرکے اظہارالحق نام رکھکر پادری صاحبان کے نذر کیا اب پادری صاحبان اس احسان کا بدلہ وصلہ دے رہے ہیں[2]۔

تمہارے مقتدا یعنی مولوی نذیرحسین صاحب نے ایک فتویٰ میں رب المال کو مضارب سے لینا فی ماہ دس مبالغ کا بطور نفع کے درست کردیا اور سند اس کی یہ آیت بیان کی هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانِ یعنی نہیں بدلا احسان کا مگر احسان اور حالانکہ سود ہونا اس کا آیات واحادیث سے اظہر من الشمس ہے، جب آپ کے پیشوا کا یہ حال ہے تو عوام کا الانعام کا کیا حال ہوگا شاید ایسے مجتہدوں کے نزدیک زنا کی اجرت بھی درست ہووے تو تعجب نہیں کیونکہ وہاں بھی یہ قیاس معلم اوّل کا صادق آتا ہے یعنی عورت زانیہ نے زانی پر احسان کیا اور زانی نے بعوض احسان اس کے کہ کچھ دے دیا۔ بیت از کرامات شیخ ما چہ عجب گر بہ شاشید گفت باران است: اعاذنا اللہ من ھذہ الطریقۃ الشنیعۃ بمنہ وکرمہ

(انتصار الاسلام ص۴۱ از تالیف مولوی محمد بن مولانا عبدالقادر صاحب مرحوم لدھیانوی)

[1] حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا بہتان باندھنا مسلمان اور محمدی کہلانا خلاف عقل اور نقل کے ہے۔

[2] انتصار الاسلام از تالیف مولوی محمد بن مولانا وبالفضل اولانا مولوی عبدالقادر صاحب لدھیانوی۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن صاحب پانی پتی قدس سرہٗ کا لامذہبوں پر تبصرہ

تخمیناً عرصہ ۴۶ سال یعنی ۱۲۵۴ھ سے ۱۳۰۰ھ تک اس فرقے کو خوب دیکھا مسائل مندرجہ فتویٰ ھٰذا کے سوا بڑی بڑی مخالفت حدیث پر یہ فرقہ جری ہے مولانا اسحاق صاحب مرحوم برملا ان کو ضال مضل وعظ میں فرمایا کرتے تھے اور یہ لوگ باہر نکل کر کہتے کہ میاں صاحب کا مذہب وہی ہے جو ہمارا ہے ظاہر میں ایسا کہدیا ہے اسی طرح ہر عالم دیندار کو اپنا ہم مذہب بتلا کر دین محمدی سے اور قرآن وحدیث سے منحرف کرتے ہیں۔ ان کے دین محمدی سے مخالف ہونے اور سنت و جماعت کے مخالف اور دشمن ہونے میں کچھ شک وشبہ نہیں ہے جیسے روافض وخوارج کے پیچھے نماز پڑھنی ویسے ہی ان کے پیچھے نماز پڑھنی ہے ان کی امامت جائز نہیں ہے تفصیل طول رکھتی ہے۔ واللہ اعلم[1]

عبدالرحمان پانی پتی

اکابر دیوبند حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور حضرت مولانا محمد یعقوب صاحبؒ نانوتوی وغیرہما قدس اسرارہم کا تبصرہ آج کل کے لامذہبوں پر ـــــ عقائد اس جماعت کے جبکہ خلاف جمہور ہیں تو بدعتی ہونا ظاہر اور مثل تجسیم اور تکلیل چار سے زیادہ ازواج کے اور تجویز تقیہ اور برا کہنا سلف صالحین کا فسق یا کفر ہے تو اب

---

[1] ضمیمہ الفتح المبین موسوم بتنبیہ الوہابیین ص ۴۵۵

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نماز اور نکاح اور ذبیحے میں ان کے احتیاط لازم ہے جیسے روافض کے ساتھ احتیاط چاہئے۔ حررہٗ محمد یعقوب النانوتوی عفا عنہ القوی، محمد یعقوب ۱۳ھ
رشید احمد گنگوہی عفی عنہ: ابو الخیرات سید احمد عفی عنہ: محمود حسن عفی عنہ
رشید احمد سید احمد محمود حسن
محمد محمود دیوبندی عفی عنہ۔ محمد محمود [1]

حضرت مولانا ابو محمد عبد الحق دہلوی مدرس مدرسہ عالیہ مسجد فتحپوری (مرحوم)

کا تبصرہ

الحمد للہ والصلوٰۃ علیٰ نبیہ امّا بعد
میں نے اس کتاب فتح المبین رد ظفر مبین کو دیکھا بہت عمدہ کتاب ہے اور خوب ہی جواب باصواب ہے کیوں نہ ہو بحکم یُعْرَفُ الرِّجَالُ بِالْاَقْوَالِ مولانا منصور علی خاں صاحب کی استعداد و لیاقت کو ہزار آفریں اگرچہ مؤلف ظفر مبین پیشوائے غیر مقلدین یعنی محی الدین کتب فروش ولد ہری چند جاٹ جو چند روز سے مشرف باسلام ہوا تھا، اور جس کو سوائے اردو کتابیں دیکھنے کے اور کچھ لیاقت نہ تھی نہ مذہب حنفی سے ماہر نہ ان کے دلائل سے واقف اور پھر احادیث میں اپنی عادت قدیمانہ کے موافق دغابازی و حیلے سازی بلکہ محض بے ایمانی سے اعتراض جمانے کو آندھی، قابل جواب ولائق خطاب

---

[1] ضمیمہ الفتح المبین موسوم بتنبیہ الوہابیین ص ۴۵۷

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نہ تھا مگر بحکم ؎ چو با سفلہ گوئی بنرم و خوشی فزوں گردد ش کبر و گردن کشی
مصنف موصوف نے اس کتاب میں اس کی خوب ہی خبر لی اور ظفر مبین
کے خرافات کی بخوبی تردید کر دی ورنہ اُدھر سے اگر ایسا جواب باصواب
نہ پاتے تو یہ جاہل لوگ اترا تے اور گلی کوچوں میں بغلیں بجاتے اللہ
اللہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کو کہ جن کی عبداللہ بن مبارک و کیع
یحییٰ بن معین وغیرہم ائمہ حدیث مدح فرمائیں اور جن کے وفور علم و کثرت
قبول پر ان کے معاصر رشک میں آئیں یہ فرقہ کہ جس نے تیرھویں صدی
میں سینگ نکالے ہیں اور جن کا طریقہ ٹیٹوں کی آڑ میں شکار کھیلنا
ہے یعنی عمل بالحدیث کے پیرایے میں آزادانہ خواہش نفسانی کو کام
میں لانا کبھی پانچوں نمازوں کو بلا عذر ایک ہی وقت میں پڑھ لینا
کبھی درصورت جماع بلا انزال بغیر غسل نماز ادا کرنا، مال تجارت میں
زکوٰۃ نہ دینا: چاندی کے زیورات کو مرد کیلئے درست بتانا: مطلقہ ثلاثہ کو
بغیر حلالہ کے جائز کرنا. ختم نبوت کا انکار کرنا، حضرت عمر کو بدعتی کہنا،
حضرت علی و عباس و فاطمہ زہرا رض و ابو بکر رض کو مصداق سباب المومن فسوق و
قتالہ کفر کا بنانا، عبادت تمام شب کو بدعت سیئہ قرار دیکر تمام اولیائے کرام
و صحابہ عظام کو جو شب بھر یاد الٰہی میں مصروف رہتے تھے برا بتانا اکل لحم خنزیر کو
آنحضرت علیہ السلام کی طرف منسوب کرنا انبیاء علیہم السلام کی عصمت کا منکر ہونا

---

۱ رد گلزار آسیہ تصنیف محمد سعید غیر مقلد: ۲ در ربیہ تصنیف قاضی شوکانی: ۳ در ربیہ، ۴
فتوائے مولوی نذیر حسین ۱۲: ۵ رسالہ نصر المومنین تصنیف ملا صدیق پشاوری شاگرد
مولوی نذیر حسین ۱۲، ۶ اعتصام السنۃ تصنیف عبداللہ عرف جھاؤ ۱۲، ۷ اعتصام السنۃ،
۸ معیار تصنیف مولوی نذیر حسین ۱۲، ۹ فتوائے اظہار الحق در قول مولوی عطا محمد، ۱۰
رد تقلید بکتاب مجید تصنیف محمد حسن خاں خورجوی مع مہر مولوی نذیر حسین مطبوعہ مطبع فاروقی.

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وغیر ذالکَ من القبائح التی لا یحسن ذکرھا فی ھٰذا المقام برا کہے! ور ائمہ کرام اوران کے اتباع کو کہ جنہوں نے کمال محنت وعرق ریزی سے قرآن واحادیث واقوال صحابہ کو درست کیا ناسخ منسوخ مطلق مقید کو مشرح فرمایا تاکہ بوالہوس لوگ قرآن واحادیث کو اپنی خواہش کے تابع کر کے دین میں فتور نہ مچائیں اور آزادی کے مزے نہ اڑائیں مشرک وتارک احادیث د قرآن قرار دیویں اور اپنی اس ہوائے الحادی ونفس الدخالی کو عمل بالحدیث بنادیں چہ خوب ؎

از صحن خانہ تا بلب بام ازان من
وز سقف خانہ تا بہ ثریا ازان تو

کیوں نہ ہو مخبر صادق نبی علیہ السلام نے اس گروہ کی ایک مدت پیشتر خبر دی تھی عن انس بن مالکؓ وابی سعید الخدریؓ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سیکون فی امّتی اختلاف وفرقۃ قوم یحسنون القیل و یسیؤن الفعل یقرؤن القرآن الخ حتیّ قال یدعون الی کتاب اللہ ولیسوا منا فی شیءٍ رواہ ابوداؤد یعنی انس رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں اختلاف پڑے گا ایک قوم ہوگی کہ ان کی باتیں اچھی اور کام برے ہوں گے، قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق کے نیچے نہ اترے گا یہاں تک فرمایا کہ قرآن کی طرف بلائیں گے اور کسی بات میں میرے نہ ہوں گے خیراب میں کلام ختم کرتا ہوں اور اس بحث کو تمام

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کرتا ہوں۔ حررہٗ ابو محمد عبد الحق الدہلوی، مدرس مدرسہ مسجد فتحپوری دہلی۔
محمد عبد الحق
۱۲۹۰ [1]

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی قدس سرہٗ کی تصانیف کی اشاعت

شاہ صاحب کی تصانیف سب سے پہلے مولوی عبد اللہ بن بہادر علی حسینی نے کلکتہ سے طبع کر کے شائع کیں ان کی شائع کردہ کتابیں (۱) المقالۃ الوضیہ (۲) فوز الکبیر (۳) فتح الخبیر (۴) چہل احادیث ہماری نظر سے گذری ہیں چہل احادیث کا اردو ترجمہ مولوی عبد اللہ نے کیا ہے ان کے اور مولانا محمد احسن نانوتوی پروفیسر عربی و فارسی بریلی کالج (ف)، ۱۳۱۲ھ نے اپنے پریس مطبع صدیقی بریلی سے اور پھر ان کے فرزند خان بہادر مولوی عبد الاحد ف ۱۹۲۰ نے مطبع مجتبائی دہلی سے شائع کیں اسی زمانہ میں دہلی سے شاہ رفیع الدین کے نواسے ظہیر الدین سید احمد ولی اللہی نے بالالتزام شاہ صاحب اور ان کے فرزندان عالی مقام کی کتابیں طبع کیں ظہیر الدین کے ایک عزیز عبد الغنی ولی اللہی بن حاجی سید محمد سجادہ نشین و متولی درگاہ شیخ کلیم اللہ جہاں آبادی نے بھی شاہ صاحب کی بعض تصانیف شائع کیں بیسویں صدی میں مولانا عبید اللہ سندھی ف ۱۹۴۴

---

[1] ضمیمۃ الفتح المبین ص ۴۹۴-۴۹۵

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مولانا منظور احمد نعمانی اور پروفیسر محمد سرور نے تصانیف اور علوم وافکار ولی اللہی کی نشر و اشاعت میں خاصا حصہ لیا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی سے منسوب بعض ایسے رسالے بھی ملتے ہیں جو شاہ صاحب کی تصنیف نہیں ہیں اور لوگوں نے حضرت شاہ صاحب سے منسوب کر دیئے ہیں اور چھاپ دیئے ہیں یا شاہ صاحب کی تصنیف بتائے ہیں اس سلسلہ میں سب سے پہلا نام مرزا علی لطف مؤلف تذکرہ گلشن ہند کا ہے یہ تذکرہ ۱۸۰۱ء میں تالیف ہوا ہے مرزا علی لطف نے ولی اللہ سرہندی المتخلص بہ اشتیاق کو حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی سمجھ کر ان کی ہجو کی اور ان سے دو کتابیں منسوب کی ہیں۔

وہ لکھتا ہے[1] فی الحقیقت مرتبہ علم کا اس عالی جناب (شاہ ولی اللہ محدث دہلوی) کے نہایت بلند تھا خصوص علم حدیث اور علم تفسیر میں بہت بڑی دستگاہ رکھتے تھے یہاں تک کہ اسم گرامی اس برگزیدہ روزگار کا زبان خلائق پر آج کے دن تک شاہ ولی اللہ محدث کر کے جاری ہے اکثر کتابیں تصنیف اس بحر علم کی مشہور ہیں چنانچہ دو نسخے کہ ایک کا نام قرۃ العین فی ابطال شہادۃ الحسین ہے اور دوسرے کا نام جنت العالیہ فی مناقب المعاویہ کہتے ہیں تصنیفات سے اس محی الدین کی یادگار صفحہ روزگار پر ہیں والد ماجد ہیں یہ اس رونق بخش کشور قناعت کے جس کا نام نامی

---

[1] گلشن ہند از مرزا علی لطف تصحیح و حاشیہ از شمس العلماء شبلی نعمانی و مقدمہ از مولوی عبدالحق ص ۲۴ حیدر آباد دکن، ۱۹۰۶ء

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مولوی عبدالعزیز ہے آج کے دن تک قدم تو کل گاڑے ہوئے شاہجہان آباد میں بیٹھے ہیں۔

شمس العلماء مولانا شبلی نعمانی ف ۱۹۱۴ ہوتے اس تحریر کا رد کرتے ہوئے حاشیہ[1] میں لکھتے ہیں پہلی کتاب تفضیل شیخین میں ہے شہادت امام حسین علیہ السلام کے ابطال سے خدانخواستہ اس کا کوئی تعلق نہیں اور دوسری کتاب تو بالکل فرضی ہے معاویہؓ کے مناقب میں ان کی کوئی کتاب نہیں بابائے اردو مولوی عبدالحق ف ۱۹۶۱ء نے بھی اسی نقطہ نظر کو قبول کیا ہے مقدمہ میں وہ لکھتے ہیں[2]:

صاحبِ تذکرہ مرزا علی لطف نے بعض مقامات پر پردے ہی پردے میں خوب چوٹیں کیں ہیں، جن میں تعصب کی جھلک نظر آتی ہے مثلاً شاہ ولی اللہ صاحب کی نسبت لکھا ہے کہ قرۃ العین فی ابطال شہادۃ الحسین اور حجت العالیہ فی مناقب المعاویہ ان کی تصانیف میں سے ہیں حالانکہ ان مباحث میں ان کی کوئی کتاب نہیں ہے نہ شہادت حسین کا ابطال کیا ہے اور نہ مناقب معاویہ میں کوئی کتاب لکھی ہے یہ محض اتہام ہے اس کے بعد یہ کہہ کر کہ یہ والد ہیں شاہ عبدالعزیز کے خوب ہجو ملیح کی ہے۔

شاہ محمد اسحاق دہلوی ف ۱۲۶۲ھ/۱۸۴۵ء جب ۱۲۵۷ھ/۱۸۴۱ء میں حجاز کو ہجرت کر گئے تو دہلی میں تقلید و عدم تقلید کے مباحث نے خوب زور پکڑا

---

[1] گلشن ہند از مرزا علی لطف تصحیح و حاشیہ از شمس العلماء شبلی نعمانی و مقدمہ از مولوی عبدالحق صہ ۲۴ حیدر آباد دکن ۱۹۰۶ء

[2] کتاب کا نام قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین ہے۔

[3] ایضاً مقدمہ صہ ۲۵

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مقلدین وغیر مقلدین کے درمیان مناظرے ہوئے اوران مباحث پر طرفین سے رسالے اور کتابیں لکھی گئیں اسی زمانہ میں بعض جعلی کتابیں بھی وجود میں آئیں قاری عبدالرحمٰن محدث پانی پتی ۱۳۱۴ھ ۱۸۹۶ء اپنی ایک تالیف کشف الحجاب میں لکھتے ہیں[1]

اور ایسا ہی ایک اور جعل (غیر مقلدین) کرتے ہیں کہ سوال کسی مسئلہ کا بنا کر اور اس کا جواب اپنے مطلب کے موافق لکھ کر سابقین کے نام سے چھپواتے ہیں چنانچہ بعض مسئلے مولانا شاہ عبدالعزیز کے نام سے اور بعض مسئلے مولوی حیدر علی کے نام سے علیٰ ھذا القیاس چھپواتے ہیں۔

شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے خاندان کے ایک فرد اوران کی تصنیفات کے مشہور ناشر ظہیر الدین سید احمد ولی اللہی نبیہہ شاہ رفیع الدین دہلوی جنہوں نے شاہ صاحب کی تصانیف کی بڑی تعداد طبع وشائع کر کے وقف عام کی ہیں انہوں نے سب سے پہلے اس طرف توجہ دلائی چنانچہ وہ شاہ صاحب کی ایک کتاب تاویل الاحادیث فی رموز قصص الانبیاء کے آخر میں لکھتے ہیں[2]

بعد حمد وصلوٰۃ کے بندہ محمد ظہیر الدین عرف سید احمد اوّل گذارش کرتا ہے بیچ خدمت شائقین تصانیف حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ

---

[1] تفصیل کیلئے دیکھئے تنبیہہ الضالین وہدایۃ الضالین مجموعہ فتاوی علمائے دہلی وحرمین شریفین درجواز تقلید مطبوعہ مطبع سید الاخبار دہلی ۱۲۶۲ھ ۱۸۴۵ء

[2] کشف الحجاب از قاری عبدالرحمٰن محدث پانی پتی ص۹ مطبع بہار کشمیر لکھنؤ ۱۲۹۸ھ

[3] تاویل الاحادیث فی رموز قصص الانبیاء از شاہ ولی اللہ دہلویؒ مطبوعہ مطبع احمدی، کلاں محل متعلق مدرسہ عزیزی دہلی باہتمام ظہیر الدین ولی اللہی (سال طباعت ندارد)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ومولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی رحمہما اللہ تعالیٰ کہ آج کل بعض لوگوں نے بعض تصانیف کو اس خاندان کی طرف منسوب کر دیا ہے اور درحقیقت وہ تصانیف اس خاندان میں سے کسی کی نہیں اور بعض لوگوں نے جو ان کی تصانیف میں اپنے عقیدہ کے خلاف بات پائی تو اس پر حاشیہ جڑا اور موقعہ پایا تو عبارت کو تغیر و تبدل کر دیا تو میرے اس کہنے سے یہ غرض ہے کہ جواب تصانیف ان کی چھپیں اچھی طرح اطمینان کر لیا جائے، حبیب خریدنا چاہیں ظہیر الدین صاحب اس سلسلہ میں مزید وضاحت شاہ صاحب کی ایک دوسری تصنیف "انفاس العارفین" کے آخر میں التماس ضروری کے عنوان سے کرتے ہیں اور اس میں جعلی کتابوں کے نام اور ناشرین کی بھی نشاندہی کرتے ہیں[1]

دوسری التماس آپ کے ملاحظہ فرمانے کے لائق یہ امر ہے کہ فی زمانہ الدنیا زور لا یحصلہا الا بالزور کو بعض حضرات نے کمر باندھی ہے اور دنیا کمانے کے واسطے حضرات موصوفین (شاہ ولی اللہؒ اور ان کے اخلاف) کی اکثر کتابیں منسوب کر کے چھاپ دی ہیں جو کسی طرح ان حضرات کی تصنیف میں سے نہیں ہیں اور ارباب بصیرت ان کو پڑھ کر ان کے عیب اور مفاسد کو اس طرح جان لیتے ہیں جس طرح ایک تجربہ کار نقاد کھرے کھوٹے کو کسوٹی پر لگا کر پہچان لیتا ہے مگر چونکہ بفحوائے العوام کالانعام بے چارے اردو پڑھنے والے علم سے بے بہرہ لوگ اکثر ان جعلی اور مصنوعی رسائل کو

---

[1] انفاس العارفین از شاہ ولی اللہ دہلوی مطبوعہ مطبع احمدی دہلی متعلق مدرسہ عزیزی باہتمام ظہیر الدین

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پڑھ کر ضلالت و گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں، اسی واسطے میرا فرض ہے کہ میں ان رسائل کے نام اس کاغذ کو تاہ میں لکھدوں اور اپنے دیندار بھائیوں کو ارباب زمانہ کی گندم نمائی و جو فروشی سے آگاہ کر دوں آگے اس پر عمل کرنا نہ کرنا ان کا فعل ہے۔ ؎ منت آنچہ حق بود گفتم تمام

تو دانی و گر بعد ازیں و السّلام

اور وہ جعلی اور مصنوعی رسائل یہ ہیں:

(۱) تحفۃ الموحدین منسوب بہ طرف حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحبؒ
(۲) بلاغ المبین کا مطبوعہ اکمل المطابع دہلی۔ " " " " مطبوعہ لاہور
(۳) تفسیر موضح القرآن[1] منسوب بہ طرف مولانا شاہ عبدالقادر صاحب۔ مرحوم
ملفوظات[2] منسوب بہ طرف حضرت مولانا شاہ عبدالعزیزؒ۔ مطبوعہ میرٹھ
(المشتہر سید ظہیر الدین احمد مالک مطبع احمدی دوکان اسلامیہ دہلی)

---

[1] شاہ عبدالقادرؒ نے قرآن کریم اردو ترجمہ ۱۲۰۵ھ میں مکمل کر لیا اسی پر مختصر تفسیری حاشیے ہیں اس ترجمہ کا تاریخی نام موضح قرآن ہے موضح القرآن نہیں ہے، تفسیر مولانا شاہ عبدالقادر المعروف بموضح القرآن کے نام سے ایک تفسیر ابو محمد ثابت علی اعظم گڈھی اور غلام حسین مونگیری نے ۱۳۰۷-۸ھ میں مطبع خادم الاسلام دہلی سے طبع کرا کے شائع کی یہ کتاب سات جلدوں میں طبع ہوئی ہے اس کی دوسری جلد پر شمس العلما میاں نذیر حسین دہلوی (ف ۱۹۰۲ء) کے داماد مولوی سید شاہجہاں کی تقریظ ہے اور آخر کتاب میں اشتہار ہے کہ شہر دہلی پھاٹک حبش خاں، مدرسہ سید محمد نذیر حسین صاحب سے طلب فرمائیں اس تفسیر کی طرف سید ظہیر الدین صاحب نے اشارہ کیا ہے:

[2] ملفوظات شاہ عبدالعزیز فارسی کا پہلا ایڈیشن مطبع مجتبائی میرٹھ سے ۱۳۱۴ھ میں شائع ہوا تھا اور مطبع ہاشمی میرٹھ سے ۱۳۱۵ھ میں ان ملفوظات کا اردو ترجمہ سب سے پہلے شائع ہوا۔ ترجمہ کے فرائض مولوی عظمت الٰہی بن محمد ہاشم نے انجام دیئے تھے ۱۹۶۰ء میں ملفوظات شاہ عبدالعزیز کا اردو ترجمہ پاکستان ایجوکیشنل پبلشرز کراچی نے شائع کیا۔ مترجمین مولوی محمد علی لطفی اور مفتی انتظام اللہ شہابی ہیں اور پیش لفظ ڈاکٹر معین الحق صاحب نے فرمایا ہے:

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ایک نامور عالم مولانا وکیل احمد سکندر پوری البلاغ المبین کے متعلق اپنی تصنیف الوسیلۃ الجلیلہ میں لکھتے ہیں[1] کہ یہ کتاب (البلاغ المبین) کسی وہابی کی تصنیف ہے جسے کافی لیاقت نہ تھی مگر اعتبار و استناد کے لئے مولانا شاہ ولی اللہ صاحب کی طرف منسوب کی گئی اس کا انتساب ایسا ہی ہے جیسے دیوان مخفی کا زیب النساء کی طرف یا دیوان محی کا حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کی طرف یا دیوان معین الدین ہروی کا حضرت معین الدین چشتی کی طرف: تحفۃ الموحدین سب سے پہلے اکمل المطابع دہلی میں طبع ہوا پھر قیام پاکستان کے بعد مرکزی جمعیۃ اہل حدیث مغربی پاکستان کے ادارہ اشاعۃ السنہ نے رجب ۱۳۷۳ھ میں اسے دوبارہ شائع کیا اس رسالہ کے شروع میں ادارہ کے ناظم محمد اسحاق نے سخن گفتن کے عنوان سے مندرجہ ذیل عبارت لکھی ہے[2]۔

حجۃ الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کا توحید کے مسئلہ پر ایک مختصر لیکن جامع رسالہ تحفۃ الموحدین نصف صدی کے قریب کا عرصہ ہوا افضل المطابع دہلی سے شائع ہوا تھا رسالہ فارسی میں ہے اس کا ترجمہ حضرت شاہ صاحب موصوف کے ایک سوانح نگار مولانا حافظ رحیم بخش دہلوی نے کیا طبع ثانی کی اشاعت ہمارے پیش نظر ہے اس میں تحفۃ الموحدین کے سرورق پر مصنفہ یا مولفہ شاہ ولی اللہ تحریر نہیں ہے بلکہ از افادات شاہ ولی اللہ دہلوی لکھا ہوا ہے معلوم ایسا ہوتا ہے کہ ناشر اس سلسلہ میں خود متردد ہے اس نے اس رسالہ کا اعتبار قائم کرنے کے لئے اس کا مترجم

---

[1] وسیلہ جلیلہ از مولانا وکیل احمد سکندر پوری ص۲۳ مطبع یوسفی لکھنؤ (سال طباعت ندارد)

[2] تحفۃ الموحدین ص۱ شائع کردہ اشاعۃ السنہ مرکزی جمعیۃ اہلحدیث مغربی پاکستان سنہ ۱۳۷۳ھ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حیات ولی کے مؤلف مولانا رحیم بخش صاحب دہلوی کو بتایا ہے حالانکہ حیات ولی میں مولانا رحیم بخش دہلوی نے شاہ ولی اللہ دہلوی کی تصانیف کی جو فہرست دی ہے اس میں کہیں "تحفۃ الموحدین" یا "البلاغ المبین" کا ذکر تک نہیں ہے۔[1]

تحفۃ الموحدین کے آغاز میں مصنف کا نام ولی اللہ دہلوی تحریر ہے شاہ صاحب کی تصانیف کی ایک بڑی تعداد کی زیارۃ کا ہمیں شرف حاصل ہے ان میں کہیں صرف ان کے نام کے ساتھ دہلوی کی نسبت تحریر نہیں ہے وہ ہر جگہ فقیر ولی اللہ یا ولی اللہ بن شاہ عبدالرحیم لکھتے ہیں:

البلاغ المبین بھی سب سے پہلے مطبع محمدی لاہور سے ۱۳۰۰ھ میں طبع و شائع ہوئی ہے طابع و ناشر نے کہیں اس بات کا ذکر نہیں کیا کہ اس کو اس کتاب کا قلمی نسخہ کہاں سے دستیاب ہوا حالانکہ ایک اہل حدیث عالم مولوی فقیر اللہ اس کے طابع و ناشر ہیں اور پھر لطف کی بات یہ ہے کہ البلاغ المبین میں کہیں مصنف کی حیثیت سے شاہ ولی اللہ کا نام نہیں ہے شاہ صاحب کی ہر تصنیف میں آغاز کتاب میں ان کا نام موجود ہوتا ہے مگر البلاغ المبین میں ایسا نہیں ہے ان دونوں کی زبان طرز بیان اور طریقہ استدلال شاہ ولی اللہ دہلوی سے بالکل مختلف ہے اکثر غیر مستند اور وضعی حدیثوں سے استدلال کیا گیا ہے۔[2] صوفیاء کے اوران کے ملفوظات کے حوالے ملتے ہیں، صاحب مجالس الابرار (شیخ احمد رومی) شیخ عبدالحق دہلوی

---

[1] ملاحظہ ہو حیات ولی از مولانا رحیم بخش دہلوی ص ۵۴۵-۵۸۰ مکتبہ سلفیہ لاہور ۱۹۰۵ء

[2] مولانا عطاء اللہ حنیف صاحب و مولوی فقیر اللہ مرحوم نے حواشی میں اکثر اس طرف اشارہ کیا ہے ملاحظہ ہو، بلاغ المبین ص ۵۲-۵۵ لاہور ۱۹۶۲ء

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اور ابنِ تیمیہؒ کے حوالجات کی کثرت ہے بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خاص طور سے ابن تیمیہؒ ۷۲۸ھ/۱۳۲۸ء کا پروپیگنڈہ ہی مقصود ہے[1] چنانچہ ان کا نام اس طرح لکھا گیا ہے[2]

علامہ ابوالعباس احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام مفتی ملک شام۔

غیر مقلدوں کے بے اصولے پن سے انکو مُردار خوار تک ہونا پڑا

اور ایسے ہی خود آیۃ وحدیث اصول منقولہ کی رو سے اوّل عمل آیۃ پر لازم ہے سو آیۃ محکمہ مائدہ وغیرہ میں فرمایا ہے حرّمت علیکم المیتۃ الآیہ ترجمہ مسلما نو حرام کیا گیا ہے تم پر مردہ اور گلا گھُٹا وغیرہ مگر غیر مقلدین مذبوحہ کے پیٹ کے مردہ بچّہ کو ذو معنیٰ پر تاویل حدیث کے حیلہ سے خوب کھا جاتے ہیں حالانکہ حدیث میں سائل کے سوال میں بچّہ عام ہے مردہ نہیں اور مردہ نصِ صریح سے حرام ہے اور قرآن پر عمل کرنے کو نبی اور امت دونوں کو سخت تاکید ہے اور قرآن علم یقینی اور حدیث علم ظنی مسلم ہے مگر غیر مقلدین صاحبان مذبوحہ کے پیٹ کا مینہ منخنقہ خوب کھاتے ہیں، حالانکہ تمام حکیم طبیب جانتے ہیں کہ مذبوحہ کے پیٹ میں بچّہ دم گھٹ کر مرتا ہے اور عالم جانتے مانتے ہیں کہ اللہ و رسول کے فرمان میں تناقض و خلاف نہ ہونا چاہیئے، سو قرآن تو میتہ کو حرام کرے اور

---

[1] ملاحظہ ہو البلاغ المبین صـ ۶۰ - ۹۹ ، شائع کردہ مکتبہ سلفیہ لاہور، ۱۹۶۲ء

[2] ایک موقعہ پر حضرت شاہ ولی اللہؒ نے امام ابن تیمیہؒ کے سلسلہ میں ایک خط لکھا ہے اس میں انہوں نے ان کو شیخ تقی الدین احمد بن تیمیہ لکھا ہے ملاحظہ ہو مکتوباتِ مناقب ابی عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری صـ ۲۶ مطبع احمدی دہلی (سال طباعت ندارد)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدیث حلال یہ ممکن نہیں اس لئے ضرور حکم آیۃ بحال خود اور حدیث میں تاویل ہے مگر اس فرقہ کو اصول علم سے کام ہی نہیں اس لئے یہ حضرات نام کے مقلد اور کام کے غیر مقلد آجکل کے صوفی صاحبان اس آیۃ میں دونوں برابر ہیں کیونکہ غیر مقلدین صاحبان نے مذبوحہ کے پیٹ کے بچہ کو حلال طیب سمجھ کر نوش جان کیا اور صوفی صاحبان قبر پرستوں نے قبروں کے چڑھاوے اور نذر کے مال ما اھل بغیر اللہ بہ کو جو بحکم قرآن وحدیث مردار وغیرہ کے مانند ہے اُسے تبرک سمجھ کر کھایا اور اڑایا: (تعلیم المذاہب حصہ چہارم صہ ۲۰-۲۱ مؤلف محمد مظہر الحق اللہ بخش قابل حنفی نقشبندی رشیدی عفی اللہ عنہ ابن حافظ حاجی عبد اللہ صاحب مرحوم ومغفور باشندہ قدیم چاندپور ضلع بجنور میرٹھی: سال طبع ۱۳۲۸ھ -

ملک کے مشہور اہلِ حدیث محقق ومؤرخ مولانا غلام رسول مہر لکھتے ہیں[1]: البلاغ المبین تو یقیناً شاہ ولی اللہ کی کتاب نہیں اس کا اسلوب تحریر وطریق شاہ صاحب کی تمام تصانیف سے متفاوت ہیں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ ابتدائی دور کی تصنیف ہو گی ان دونوں کتابوں تحفۃ الموحدین اور البلاغ المبین کا شاہ صاحب کی تصانیف میں یا ان کے صاحبزادگاں کی تصانیف میں یا ان کے مستفیدین کی تصانیف میں کوئی ذکر یا حوالہ نہیں ملتا، شاہ صاحب کے سوانح نگار اوّل مولانا رحیم بخش دہلوی، مؤلف حیات ولی[2] بھی ان کتابوں کا قطعاً ذکر نہیں کرتے دوسرے تذکرہ نگار

---

[1] مکتوب مولانا غلام رسول مہر بنام محمد ایوب قادری مکتوبہ ۲۸ فروری ۱۹۶۴ء

[2] ملاحظہ ہو تذکرہ علمائے ہند (مولوی رحمان علی) مرتبہ ومترجمہ محمد ایوب قادری صہ ۴۳ پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی کراچی ۱۹۶۱ء

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مولوی رحمان علی مؤلف تذکرہ علمائے ہند[1] مولوی فقیر محمد جہلمی مؤلف حدائق الحنفیہ[2]، نواب صدیق حسن خاں مؤلف ابجد العلوم[3]، مولوی حکیم عبد الحئی مولف نزہۃ الخواطر[4]، اور مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی مؤلف تاریخ اہل حدیث از مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی ص۴۱۱-۴۱۶، اسلامی پبلشنگ کمپنی لاہور ۱۹۵۳ء کے یہاں بھی ان کتابوں کا ذکر نہیں ملتا[6] البلاغ المبین کا اردو ترجمہ تبلیغ حق کے نام سے ۱۳۶۴ھ میں حیدر آباد دکن سے شائع ہوا اس پر مولوی غلام محمد بی اے (عثمانیہ) مؤلف تذکرہ سلیمان ندوی نے مولانا سلیمان ندوی سے دریافت کیا[7] کہ البلاغ المبین کے نام سے ایک کتاب اہل حدیث حضرات کی طرف سے شائع ہوئی ہے اور اس کو مصنفہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی بتایا گیا ہے کیا یہ کتاب واقعۃً شاہ صاحب کی ہے اور اگر ہے تو اس میں بعض مسائل ایسے ملتے ہیں جن میں شدت حد اعتدال سے زائد ہے۔

مولانا غلام محمد صاحب نے قوسین میں اس کا جواب اس طرح لکھا ہے[8] کہ

---

[1] حیات ولی از رحیم بخش دہلوی ص۵۴۵-۵۸۰ مکتبہ سلفیہ لاہور ۱۹۵۵ء

[2] حدائق الحنفیہ از مولوی فقیر محمد جہلمی ص۴۴۷ نول کشور پریس لکھنؤ ۱۹۰۶ء

[3] ابجد العلوم از نواب صدیق حسن خاں ص۹۱۲-۹۱۴ مطبع صدیقی بھوپال ۱۲۹۶ھ

[4] نزہۃ الخواطر جلد ششم از مولوی حکیم عبد الحئی ص۲۹۸-۴۱۵ دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن، ۱۹۵۷ء

[5] تحفۃ الموحدین کو تو حضرت شاہ ولی اللہ کی تصنیفات میں ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی مؤلف تراجم اہل حدیث ص۴۲-۴۶ نے بھی شامل نہیں کیا ہے۔

[6] تذکرہ سلیمان از غلام محمد ص۴۶۹ و ادارہ مجلس علمی کراچی، ۱۹۶۰ء

[7] ایضاً " " " " " " " "

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بعد میں تحقیق سے پتہ چلا اور حضرت والا (مولانا سلیمان ندوی) نے بھی تصدیق فرمائی کہ یہ شاہ ولی اللہ دہلوی کی تصنیف نہیں ہے بلکہ کسی نے لکھ کر ان کی طرف منسوب کر دی ہے تاکہ شاہ صاحب کو ماننے والے ان عقائد کو مان لیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی سے منسوب ایک رسالے کی نشاندہی مولانا محمد علی کاندھلوی خواہرزادہ مولانا ادریس کاندھلوی نے بھی کی ہے وہ لکھتے ہیں[1] کہ "میری حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہتی جب میں سنتا ہوں کہ لوگ غیر مقلدیت کو پروان چڑھانے کے لئے حضرت شاہ صاحب کی کتابوں سے ادھوری اور تراشیدہ عبارتیں نقل کر کے بیچارے عوام کو دھوکہ دیتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ قول سدید کے نام پر ایک من گھڑت کتاب کو شاہ صاحبؒ سے منسوب کرتے ہیں، اس سلسلہ میں ایک اور رسالہ کا ذکر بھی ضروری ہے جس کا نام اشارہ مستترہ ہے اس کو شاہ صاحب کی تصنیف بتایا گیا ہے اس رسالہ کو اردو ترجمہ کے ساتھ فضل الرحمٰن صاحب مدرس جامعہ ملیہ نے ۱۳۵۵ھ میں مکتبہ عربیہ قرولی باغ دہلی سے شائع کیا ہے مترجم نے آخر میں لکھا ہے کہ اس کا مخطوطہ ٹونک کے کتب خانے سے حاصل ہوا تھا جو سنہ ۱۲۸۱ھ / ۱۸۶۴-۶۵ء کا مکتوبہ تھا:

حضرت شاہ صاحب کی فہرست تصانیف میں دو رسالے (۱) ایک رسالہ اوائل اور (۲) دوسرا فیما یجب حفظہ للنّاس بھی ناشرین کی عدم توجہ سے شامل ہو گئے ہیں، جن میں پہلا رسالہ تو شیخ محمد سعید بن شیخ محمد سنبل کا مؤلفہ ہے اور دوسرا رسالہ شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے کسی

---

[1] شاہ ولی اللہؒ اور تقلید از مولانا محمد علی کاندھلوی صـ۵۲، سیالکوٹ (سال طباعت ندارد)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

شاگرد نے لکھا ہے جس میں شاہ صاحب کا ذکر شیخنا کی صراحت کے ساتھ کیا ہے[1]

غیر مقلدین حضرات جو اس فرقہ کے بانیین ہیں ان کے ذمہ داروں کے متعلق ان کے کردار بالخصوص آزمائشوں کے وقت جو رول انہوں نے ادا کیا اس کے متعلق اس کو مستند حوالوں کے ذریعہ بیان کیا گیا ہے جس کی تصحیح نقل کا تو ہم سے مطالبہ کیا جا سکتا ہے باقی ہم نے اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھا ہے اب یہ ناظرین کا کام ہے کہ قرآن پاک کی ہدایت یا ایھا الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے ایمان والو اگر آوے تمہارے پاس کوئی فاسق خبر لے کر تو تفتیش کر لو کہ یہ خبر واقعی ہے یا جھوٹ ہے اور حسب ہدایت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم: عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفیٰ بالمرء کذبًا ان یحدث بکل ما سمع یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کافی ہے آدمی کو جھوٹ بولنے میں بیان کرنا ہر سنی ہوئی بات کا: روایت کیا اس کو مسلم نے ذکر کیا اس کو مشکوٰۃ نے باب الاعتصام میں وعن ابن سیرین رح قال لم یکونوا یسئلون عن الاسناد فلما وقعت الفتنہ قالوا سموا لنا رجالکم فینظر الی اھل السنۃ فیوخذ حدیثھم وینظر الی اھل البدع فلا یؤخذ حدیثھم رواہ مسلم

---

[1] مجموعہ وصایا اربعہ المقالۃ الوضیۃ فی النصیحۃ والوصیہ از شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہٗ (ف) ۱۱۷۶ھ مترجمہ و مرتبہ محمد ایوب قادری ایم اے صفحہ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فی صحیحه فی باب ان الاسناد من الدّین فاعلم ان
ابن سیرین هو من اجلة التابعین فکان فاعل قالوا
اهل القرون الثلاثة من الصحابة والتابعین
وتبع التابعین رضی الله عنهم اجمعین، فقد
تبین بالحدیث الصحیح کون مذهب
الصّحابة والتّابعین وتبع التّابعین
رضی الله عنهم اجمعین عدم
الاعتماد علی روایة اهل
البدع وقولهم فی مسائل الدّین یعنی روایت ہے
ابن سیرین سے کہ نہ تھے لوگ یعنی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین دریافت
کریں حال اسناد وحدیث کا لیکن جب فتنہ واقع ہوا اور لوگوں میں اثر کیا
تو کہا انہوں نے کہ نام لو تم رجال کا اسناد حدیث میں کہ دیکھا جائے اہلِ
سنت کو کہ اخذ کی جاویں ان کی حدیثیں اور دیکھا جاوے اہلِ بدعت کو
کہ ترک کی جاویں ان کی روایتیں روایت کیا اس کو مسلم نے اپنی صحیح کے
باب الاسناد من الدین میں، واضح اور معلوم ہو کہ ابن سیرین اجلہ تابعین سے
ہیں لہٰذا قالوا کا فاعل اہلِ قرونِ ثلاثہ یعنی صحابہ اور تابعین اور تبع
تابعین ہوئے اور اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین کا
مسلک اہلِ بدعت کی روایات پر اعتماد نہ کرنا تھا وقال الامام
النوویؒ فی شرح مسلم فی الباب المذکور اعلم
ان جرح الرواة واجب بالاتفاق للضرورة الداعیة
لصیانة الشریعة المکرمة ولیس من الغیبة المحرمة

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بل هو من النصيحة لله ولرسوله صلى الله عليه وسلم والمسلمين ولم يزل فضلاء الامة واخيارهم واهل الورع منهم يفعلون ذالك كما ذكره مسلم في هذا الباب عن جماعات منهم انتهىٰ یعنی شرح مسلم کے اسی باب کے آخر میں امام نوویؒ نے فرمایا کہ رواۃ کی جرح وقدح باتفاق علماء کے واجب ہے، صیانۃ اور حفظ شریعت کی وجہ سے اور یہ جرح وقدح رواۃ کی غیبت محرمہ میں داخل نہیں ہے بلکہ یہ نصیحت اور خیر خواہی ہے خدائے تعالیٰ کی اور اس کے رسول پاک کی اور سب اہل اسلام کی اور ہمیشہ سے امت کے فضلاً اور خیار اور اہل ورع رواۃ میں جرح وقدح کرتے آئے ہیں جیسا کہ ذکر کیا مسلم نے اس باب میں امت کے فضلاً اور علماء سے[1]

غیر مقلدین حضرات کے کچھ عقائد اور مسائل کا بیان ضروری ہے دو وجہ سے اول اس وجہ سے کہ گروہ غیر مقلدین جو حادث ہوئے ہیں بعد بارہ سو[۱۲۰۰] برس کے وہ گروہ اہل بدعت سے ہیں اہل سنت سے نہیں ہیں اسی وجہ سے ان کا رد کرنا اور ان کے عقائد اور مسائل کا رد کرنا دین کی صیانت اور محافظت کے لئے واجب ہے تاکہ ناواقف لوگ ان کے عقائد اور مسائل سے بچیں، دوسرے علامت اہل بدعت ہونے کی اس زمانہ میں بعد قرون ثلاثہ یا اربعہ کے یہ ہے کہ وہ مسائل اور عقائد ائمہ اربعہ کے عقائد اور مسائل کے خلاف ہوں یعنی امام ابوحنیفہؒ اور

---

[1] اعتراضات اہل السنۃ علیٰ مسائل اہل البدعۃ تالیف مولانا محمد شاہ صاحبؒ صاحب مدار الحق جواب معیار الحق مؤلفہ مولانا نذیر حسین صاحبؒ ص۴۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

امام مالکؒ اور امام شافعیؒ اور امام احمد رضی اللہ عنہم کے اور جو عقائد اور مسائل مذاہب اربعہ کے مخالف ہوں گے وہ قرآن شریف اور حدیث صحیح کی جو قرار داد ہے نزد اہل سنت والجماعۃ کے کیونکہ اہل سنۃ والجماعۃ قرون ثلاثہ یا اربعہ کے بعد منحصر ہو گئے ہیں مذاہب اربعہ میں[1] نیز جو لوگ محمدی کہلاتے ہیں اور وہ کسی ایک مذہب کے مذاہب اربعہ میں سے پابند نہیں ہوتے بلکہ حق کو چاروں میں دائر سمجھتے ہیں یہ کلام بھی ان کا سراسر فریب اور مغالطہ ہے کہ کسی طرح ان دونوں جملوں کے معنیٰ درست نہیں بیٹھتے اس لئے کہ اگر اس کے معنیٰ کہ حق کو چاروں میں دائر سمجھتے ہیں یہ ہیں کہ حق ان چاروں میں دورہ کرتا پھرتا ہے وقتاً فوقتاً وعاماً فعاماً وشہراً فشہراً ویوماً فیوماً ایک شئ مختلف فیہ ہے جواز وعدم جواز میں تو یہ لامذہب لوگ ایک سال مثلاً اس کو جائز سمجھتے ہیں اور ایک سال ناجائز مثلاً ایک سال گوہ حلال ہے ایک سال حرام ہے تو یہ ممنوع ہے ممانعت اس کی وارد ہے اللہ پاک کے اس قول میں انما النسیٔ زیادۃ فی الکفر یضل بہ الذین کفروا یحلونہ عاما ویحرمونہ عاما لیواطئوا عدۃ ما حرم اللہ فیحلوا ما حرم اللہ زین لہم سوء اعمالہم واللہ لا یہدی القوم الکافرین ۝ یعنی یہ جو مہینہ ہٹا دینا ہے سو بڑھائی بات ہے کفر کے عہد میں گمراہی میں پڑتے ہیں اس سے کافر چھوٹا گنتے ہیں، اس کو ایک برس اور ادب کا گنتے ہیں اس کو ایک برس کہ پوری کر لیں گنتی جو اللہ نے رکھی ادب کی یعنی حرام کرنے کی پھر

---

[1] اعتراضات اہل السنۃ علی مسائل اہل البدعۃ ص۵ .....

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حلال کرتے ہیں جو منع کیا اللہ نے بھلے دکھاتے ہیں ان کو برے کام ان کے
اور اللہ راہ نہیں دیتا منکر قوم کو انتہی' اور نہیں منطبق ہوتا اس پر اور غلط
ہوتا ہے ان کا قول کہ پابند کسی مذہب کے نہیں مطلقا ایک سال تو اس
صورت میں کسی کے ہو گئے اور تقلید دائر لازم آ گئی اور اگر یہ معنی ہیں کہ
امور مختلفہ پر معا نفس الامر میں اطلاق حلت اور حرمت کا نہیں آ سکتا واقع میں
وہاں ایک ہی ہو گی کہ المجتہد یخطی ویصیب وارد ہے اور اس کا حال
معلوم نہیں کہ کون ان میں خطا پر ہے اور کون صواب پر تحری اور سوچ
کر کے ایک پر عمل کرتے ہیں جیسی کسی کو سمت قبلہ بسبب گم ہونے علامات
کے مشتبہ ہو گئی ہو تو چاروں طرف سمت قبلہ دائر ہے بطریق تردید کے تو
تحری اور سوچ کر کے ایک طرف نماز پڑھتا ہے چاروں طرف تو اس کو حکم'
پڑھنے کا ہے نہیں تو بھی ان کا کہنا غلط ہوا کہ پابند کسی مذہب کے نہیں
کہ اس میں پابندی لازم آتی ہے اور اگر یہ معنیٰ ہیں کہ کوئی حکم کسی کا مانتے
ہیں اور کوئی حکم کسی کا' کوئی حکم کسی کا غلط سمجھتے ہیں اور کوئی حکم کسی کا تو
اس میں حق منقسم ہو جاتا ہے مثلا آدھا یا تہائی یا چوتھائی کسی مذہب کا
حق ہے اور اسی حساب سے دوسروں میں چاروں میں مل کر ایک حق پورا
ہو جاتا ہے پس اس میں دو امر لازم آئے ایک تو یہ انقسام تخصیص چار
کی نہیں رکھتا بلکہ تہتر فرقوں میں ہو سکتا ہے کہ منافات کلی کسی دین کسی
مذہب میں نہیں اور دوسرے اس کو دائر بھی نہیں کہتے تو یہ بات ان کی
کہ حق کو دائر چاروں میں جانتے ہیں چار کی تخصیص بالکل غلط اور فریب
ہوئی اور اگر یہ معنیٰ ہیں کہ امور متفقہ تو چاروں کے حق اور جو مختلف ہیں
ان میں جو رائے اپنی میں سند صحیح سے معلوم ہوا اس پر عمل کرتے ہیں اور

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اس معنیٰ پر دلالت کرتا ہے اگلا جملہ کہ بصورت اختلاف سند صحیح سے یعنی قرآن وحدیث سے صحت طلب کرتے ہیں اس معنیٰ کی توجیہ پر بھی حق منقسم ہو گیا کہ امور متفقہ تو ہر مذہب کے حق ان پر سند صحیح کی طلب کی حاجت نہیں اور امور مختلفہ پر اس کی طلب کی حاجت ہے۔ جس کا امر مطابق سند صحیح کے ہو اس پر عمل کر لیتے ہیں اس میں بھی چار مذہب کی تخصیص نہیں بلکہ سب مذہبوں میں یہ توجیہ ہو سکتی ہے اور سب دینوں میں اور اسلام اور کفر میں بھی تو بھی یہ غلط ہوا تخصیص کے ساتھ کہ حق کو چاروں میں دائر سمجھتے ہیں اور اس میں ایک اور خرابی لازم آئی کہ لا مذہب ایک فرقہ ہی نہ رہا، ہر ہر شخص علیحدہ ہو گیا کہ ہر شخص امور مختلفہ میں ہر فرقہ کے خواہ عقائد ہوں خواہ اعمال اپنی اپنی تحقیق کرے گا ہر شخص کی تحقیق جداگانہ چاہئے خواہ اتفاقاً اور احیاناً متفق دوسرے کے ہو جاوے خواہ نہ ہو اگر دوسرے کی تحقیق کا اعتبار کر کے عمل کرے گا تو مشرک ہو جائے گا اس صورت میں ہر شخص کو اختلافی مسئلہ میں صاحب اجتہاد ہونا چاہئے ورنہ مشرک ہو جائیگا، اسی سے خوب صادق آیا ہر شخص پر فرقہ تو درکنار قول رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ یعنی جو شخص علیحدہ ہو گا جماعت سے ڈالا جائیگا نار میں یعنی دوزخ میں، روایت کیا اس کو اصحاب السنن نے اور اتفاقی مسئلوں میں سب بھلے برے ایک ہیں اس کا کیا ذکر بلکہ کافر مومن بھی ایک ہیں یہ باتیں ان کی ابلہ فریبی کی ہیں کہ ایسی باتوں سے عوام کو بہکا دیں کہ ہم چاروں کو حق جانتے ہیں اور در پردہ وہ تو ریہ ہے۔ ایسا مضمون کہتے ہیں کہ چاروں کی تکذیب لازم آوے اور عوام اہل سنت جانیں کہ یہ بھی اہل سنت ہیں کہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

چار مذہب میں داخل ہیں سب کو حق کہتے ہیں اور حال آنکہ کسی مذہب میں
ان چاروں سے یہ داخل نہیں ہیں اور نہ اہل سنت والجماعۃ ہیں عوام کو اہل
سنت کے لباس میں بہکاتے ہیں اور ان کی راہ مارتے ہیں اور ایسے ایسے
کلام دھوکے کے بوتے ہیں کہ عوام لوگ ان کو اہل سنت والجماعۃ جانیں
اور پھر رفتہ رفتہ جب ان کو اچھٹا یا ایک مذہب کی پابندی سے تو پھر سب سے
آپ ہی علیٰحدہ ہوجائیں گے چاروں کو ایسا ہی جانیں گے پھر اپنے میں
ملالیں گے اماموں کی تقلید چھڑا کر اپنی کراویں گے کرلا محالہ ہر ایک کو
اتنا حوصلہ نہیں ہوتا کہ جھوٹ موٹ بھی یوں کہدے دیکھو حدیث میں یوں
وارد ہے قرآن اس طرح نازل ہے پس ہم نے ان کے فریب کا پردہ
اٹھادیا پھر صورت اختلاف میں سند صحیح سے صحت طلب کرتے ہیں
تو معلوم ہوا کہ صورت اتفاق میں ان چاروں کے سند صحیح کی طلب نہیں
کرتے بلکہ اس کو حق جان کر اس پر عمل کرتے ہیں یہ صفت بھی ان کی
جھوٹی ہے اور فریب اور کذب ان کا ہے بلکہ بہت مسائل اعتقادی اور
اعمال ان کے چاروں کے مخالف ہیں چندان میں سے (بطور نمونہ کے) ہم لکھتے
ہیں۔ نواب صدیق حسن خاں بھوپالی (بزعم خود) محمدی نے رسالہ احتوار
علی العرش میں آیۃ ثم استوی علی العرش کو محکمات سے قرار دیکر
استقرار اللہ کا عرش پر قائل ہوا ہے کہ ذات بلا کیف وکم کے واسطے
جسم اور جہت اور مکان لازم آیا اور یہی مذہب وہابیہ محمدیہ نجدیہ کا ہے
کہ خود میں نے ان کو دیکھا اور سنا ہے اب کہو کہ چار اماموں میں سے
اس کا کون قائل ہوا ہے اور بیس ٢٠ تراویح چھوڑ کر آٹھ کیوں پڑھتے
ہیں لا مذہب بتائیں کہ چاروں میں سے کون سے مذہب کا یہ مختار ہے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اور بعضے تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیس تراویح کی بابت
بدعتی کیوں کہتے ہیں دیکھو رسالہ احتواء۔ بتاؤ چار مذہبوں میں سے حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کو کس نے بدعتی کہا ہے اور اکٹھی تین[۳] طلاق کی مطلقہ کو
بدوں حلالہ کے شوہر اوّل کو کیوں درست کہتے ہیں دیکھو فتویٰ نذیر حسین
اور شریف حسین اور حفیظ اللہ خاں محمدیین کو کہو اس کے جواز پر کوئی امام
چاروں میں سے گیا ہے اور تناول[۴] فرمانا شئی مخلوط چربی خنزیر کا منسوب
طرف رسول الثقلین کے کیوں کرتے ہو دیکھو رسالہ اظہار الحق عطا محمد
ہوشیارپوری کا کہ تصدیق اس کی نذیر حسین دہلوی اور محمد حسین لاہوری
محمدیوں نے کی ہے بولو چاروں مذہبوں میں سے کوئی امام اس کا
قائل ہوا ہے اور سور کی چربی پاک حلال کسی نے بھی چاروں میں سے
کہی ہے اور کھال غیر مدبوغ[۵] خنزیر کا مصلی اور ڈول[۶] یا جلد قرآن کی
یا کتاب کی لا مذہب درست کہتے ہیں اور کتے اور[۷] سور کا گوہ پاک
کہتے ہیں در بہیہ کو دیکھو اس میں کیا ثابت ہوتا ہے اور کہتے یہ کھال سور کی
اور گوہ کتے سور کا چاروں اماموں سے کس کے نزدیک پاک ہے لا مذہب
شراب[۸] انگوری کو پاک کہتے ہیں ذبیحہ[۹] مشرک کو حلال جانتے ہیں۔ چمار[۱۰]
دہانک سانسی کھٹیک کوئی ذبح کردے اس کا کھانا طیب سمجھتے ہیں دیکھو
نواب صدیق حسن خاں محمدی بھوپالی کی کتاب کو کہو کس امام نے چاروں
میں سے شراب انگوری کو پاک اور ذبیحہ[۱۱] مشرک کو حلال کہا ہے جس ذبیحہ پر[۱۲]

---

[۱] یعنی اسکا ذابح خواہ مسلمان ہو خواہ کتابی خواہ مشرک خواہ دھانک خواہ کھٹیک خواہ
بھنگی خواہ کنجر اور امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مسلم اگر جان کر ترک کردے تو اسکا
اسلام بجائے تسمیہ کے ہے اور وہ ذبیحہ حلال ہے یوں نہیں کہتے کہ کھانے کے وقت تسمیہ کہنے سے
حلال ہو جاتا ہے اس مسئلہ کو لا مذہب لوگ امام شافعی کے مذہب کے موافق تصور کرتے ہیں۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اللہ تعالیٰ کا اسم خواہ عمداً نہ لیا گیا ہو یا مشتبہ ہو جب اس کا گوشت پکا کر
کوئی سامنے لاوے اس پر بسم اللہ پڑھ کر شوق سے کھا لینا لا مذہب
درست جانتے ہیں دیکھو کتاب اسی نواب محمدی کی کہو کوئی امام چاروں
میں سے اس پر گیا ہے نصرانی گلا گھونٹی مرغی پکا دے بعض محمدی کہتے
ہیں کہ مسلمان کو اس کا کھانا درست ہے دیکھو کتاب سید احمد محمدی نیچری
کی وہ کہتے ہیں کہ ثواب عبادت مالیہ کا بھی اموات کو نہیں پہنچتا دیکھو
معیار کو بحث تقلید میں۔ کہو کوئی چاروں اماموں میں سے اس کا قائل ہوا ہے
اور تقلید کو کسی ایک امام کی ائمہ اربعہ میں سے یا اتباع کو کسی طریقہ کے
طرق صوفیاء کرام سے ضلالت اور گمراہی اور شرک کہتے ہیں دیکھو کتاب
جالیسری محمدی کی کہو کسی نے تقلید اور طریقہ صوفیہ کو ضلالت اور شرک
لکھا ہے اور گناہ کبیرہ پر اصرار کرنے والے کو کافر کہتے ہیں دیکھو افضل
البضاعۃ کتاب نذیر حسین دہلوی کی، کہو کسی نے گناہ کبیرہ پر اصرار کرنے
والے کو چاروں میں سے کفر کہا ہے اور قیاس شرعی کو بدعت حقیقی اور
ضلالت کہتے ہیں دیکھو معیار کو بحث تقلید میں کہو کوئی چاروں میں سے اس کا
قائل ہوا ہے اور بنیت زیارت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ بنیت
دوگانہ مسجد نبوی کے مدینہ جانے کو ناجائز کہتے ہیں دیکھو وہابیہ نجدیہ
محمدیین کو کہو کس نے چاروں میں سے اس کو منع کیا ہے، بعضے سُنن
ماثورہ کو چھوڑتے ہیں بلا عذر اور جمع صلوٰتین حقیقی بلا عذر سفر کرتے
ہیں بتاؤ چاروں میں سے کس کا یہ مختار ہے سوائے روافض کے کہ وہ
چاروں سے علیحدہ ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
پر بابت جنگ جمل طعن کرتے ہیں، سُن لو ثقات سے عبدالحق بنارسی محمدی کا کلام

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اور ذکر خلفائے راشدین رضؓ اور صحابہ رضؓ کا واسطے شمول دعا کے تخصیص کے ساتھ خطبوں سے دور کرتے ہیں جا دیکھو بھوپال میں نواب صدیق حسن محمدی کو کہ اس کو بدعت کہتا ہے بولو چاروں میں سے کوئی اس کے بدعت ہونے کا قائل ہوا ہے اور تقیہ کو بلا خوف جان جائز جانتے ہیں اور حالانکہ خوف جان میں بھی بہتر نہیں ہے کہ علامت نفاق کی ہے اور طریقہ روافض کا چنانچہ وارد ہے حدیث معاذ رضؓ میں مشکوٰۃ کے باب علامات النفاق میں جو روایت کی ہے امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے قال لا تشرک باللہ وان قتلت وحرقت یعنی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شریک مت کر تو اللہ پاک کے ساتھ کسی کو اگرچہ مارا جاوے تو یا جلایا جاوے تو تو دیکھو نذیر حسین محمدی دہلوی کو اور سنو اس کا حال کہ مدتوں مخفی رہا پھر جب ظاہر کیا اپنے آپ کو محمدی اور پوچھا گیا اس بات سے تو کہا کہ میں تو قدیم سے محمدی ہوں اور اسی طرح امام الدین دوجانوی کا حال ہوا اور بعضے یوں کہہ دیتے ہیں کہ ہم کو اب تحقیق ہوا دیکھئے مرنے سے پہلے کون کون سے مراتب تحقیق رہے ہوئے طے ہوں کہ ابھی خود روی کے میدانِ فراخ میں قدم رکھا ہے یا کسی سے کچھ کہہ دیا کسی سے کچھ کہہ دیا، یہ کون سے مذہب میں چاروں میں سے درست ہے اور علاوہ ان سب مذکور کے کذب اس قول کا کہ وقت اختلاف سند صحیح سے یعنی قرآن اور حدیث سے صحت طلب کرتے ہیں اس طرح بھی ظاہر ہے کہ سائل نے یہ صفت سب محمدیوں کی بیان کی ہے اس صفت کا ہم کسی کو بھی نہیں دیکھتے کہ خود ایسا ہو اور اس زمانہ میں کوئی بھی اس صفت کا نہیں ہو سکتا اس واسطے کہ ظاہر ہے یہ پوشیدہ امر نہیں کہ اب مدار دین کا روایت پر ہے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اور نقل پر نہ عقل پر اور درستی روایت کی بعد علم اور تفقہ چاہئے چنانچہ وارد ہے العلم بالتعلم والفقہ بالتفقہ اور پھر روایت کے واسطے سند متصل ثقات کی اب بھی ضرور ہے اور تحقیق اسماء الرجال واجب اور عبور تاریخ و سیرت پر لازم اور یاد کرنا روایات کا حتی السند متصل اور قضایا خلفائے راشدین اور ان کے فیصلوں کا معلوم رکھنا اور احادیث مرویہ کا کل کا باقسامہ پہچاننا ضرور ہے اور علم کے واسطے علم صرف ونحو ولغت وعلم معانی وبیان وبدیع مدونہ زبان عربی چاہئے کہ سند صحیح قرآن و حدیث سے ہوتی ہے اور وہ دین کی جڑ ہیں اور یہ نازل اور وارد ہوئی زبان عربی میں اور علم ناسخ ومنسوخ بھی لابد ہے اور تفقہ کے واسطے فہم ودرایت کامل کہ رفع تعارض ظاہری کرے اور تطبیق آیات اور احادیث میں دے اور علل احکام پہچانے پھر جو مسئلہ قرآن و احادیث میں ظاہر نہ پاوے اس کو ان سے استنباط کرے پس کہو کسی محمدی کے پاس سند متصل ہے قرآن وحدیث کی اور تحقیق اسماء الرجال ہے. بتمامہ اور علم تاریخ ہے کامل کسی کے پاس کوئی کتاب ہوئی تو اس سے کیا ہوتا ہے علم نحو وصرف کسی کے پاس تھوڑا سا ہوا اس سے کیا بنتا ہے علم لغت کسی کے پاس پورا نہیں ..... نرے ہندی ترجموں سے کیا کام چلیگا ..... تنبیہ ایک بات جاننا چاہئے جو باتیں اس فرقہ محمدی (بزعم خود) کی ہم نے لکھیں کہ ان میں یہ چاروں مذہب اہل سنت سے جدا ہیں بعضے کسی کسی بات کا انکار کرتے ہیں کوئی تقیہ سے انکار کرتا ہے اور کوئی اس لحاظ سے جو ذرا پڑھا ہوا ہے اور محقق اور مجتہد بن گیا ہے ابھی اس کی رائے میں

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نہیں آئی اور کوئی یوں انکار کرتا ہے کہ جاہل ہے، استاد نے اس کو نہیں بتائی یا استاد دور ہے ابھی اس نے نہیں سنی مگر جو کچھ لکھ چکے یا کہتے ہیں ان کو وہ جانکر اور سن کر اچھا جانتے ہیں اور ان سے محبت رکھتے ہیں پس جو ان سے محبت رکھتے ہیں اور ان کو دیندار سمجھتے ہیں وہ سب ایک ہیں بقولہ تعالیٰ وَمن یتولّھم فانّہ منھم یعنی جو شخص کہ محبت رکھے ان سے پس تحقیق وہ انہیں میں سے ہے انتہی پس انکار سے یہ لازم نہیں آتا کہ منکر بری ہے اس سے اس واسطے کہ وہ دوست اس مقر اور محرر کا ہے[1]۔

نیز ۱۳۰۰ھ ہجری میں حاجی مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی و مولوی سلیمان جونا گڈھی کا عثمان پاشا کے روبرو بعد قید یک ہفتہ توبہ کرنا بمقام مکہ معظمہ وہابیت اور غیر مقلدی سے حسب اشتہار مجریہ مطبع میریہ سے اور نیز تحریرات اہل مکہ سے کرۃ بعد مرۃ ثابت ہے[2]

مولانا محمد حسین بٹالوی جو وکیل اہلِ حدیث کہلاتے تھے حضرات ائمہ مجتہدین کے متبعین خصوصًا احناف کی مخالفت میں بہت ہی پرجوش تھے، موصوف اپنے خیال میں احناف کے اکثر و بیشتر مسائل کو محض قیاس آرائی اور مخالف حدیث تصور فرماتے چنانچہ آپ نے امام ابوحنیفہؒ

---

[1] مرآۃ المحمدیین من تصنیف قدوۃ السالکین وزبدۃ العارفین مولانا حافظ حاجی قاری فقیہ مولوی محمد حافظ الدین ابن عالم بے بدل فاضل اجل مولوی محمد امام الدین صاحب رشنکی مدظلہ ص ۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۵ در مطبع اکمل المطابع واقع دہلی طبع شدہ ماہ رجب ۱۳۰۰ھ

[2] باب مجموعہ اظہار نتائج اعمال و عقائد غیر مقلدین مؤلفہ فضیلت مآب طیاب پیشوائے دین متین حضرت مولانا مولوی محمد وزیر الدین صاحب مطبع حامی الاسلام دہلی الخ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کے ایسے دس مسائل کا انتخاب فرمایا جو ان کے زعم میں بالکل بے دلیل بلکہ خلاف دلیل تھے اور پنجاب و ہند کے تمام علمائے احناف کو چیلنج کرتے ہوئے ایک اشتہار شائع کیا کہ اگر کوئی صاحب ان مسائل کے ثبوت میں کوئی حدیث صحیح صریح قطعی الدلالۃ پیش کردیں تو وہ فی آیۃ اور فی حدیث دس روپے انعام دیں گے موصوف کے اشتہار کا متن یہ تھا۔

میں مولوی عبدالعزیز صاحب و مولوی محمد صاحب و مولوی محمد اسمعیل صاحب ساکنان بلیہ وال اور جوان کے ساتھ طالب علم ہیں جیسے میاں غلام محمد صاحب ہشیارپوری و میاں نظام الدین صاحب و میاں عبدالرحمٰن صاحب وغیرہ حنفیان پنجاب و ہندوستان کو بطور اشتہار وعدہ دیتا ہوں کہ اگر ان لوگوں میں سے کوئی صاحب مسائل ذیل میں کوئی آیۃ قرآن و حدیث صحیح جس کی صحت میں کسی کو کلام نہ ہو اور وہ اس مسئلہ میں جس کے لئے پیش کی جاوے صریح قطعی الدلالۃ ہو پیش کریں تو فی آیۃ اور فی حدیث کے بدلے دس روپے بطور انعام کے دونگا۔

اوّلاً رفع یدین نہ کرنا آنحضرتؐ کا بوقت رکوع میں جانے اور رکوع سے سر اٹھانے کے، ثانیاً آنحضرتؐ کا نماز میں خفیہ آمین کہنا۔ ثالثاً آنحضرتؐ کا نماز میں زیر ناف ہاتھ باندھنا۔ رابعاً آنحضرتؐ کا مقتدیوں کو سورہ فاتحہ پڑھنے سے منع کرنا۔ خامساً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا باری تعالیٰ کا کسی شخص پر کسی امام کی ائمہ اربعہ میں سے تقلید کو واجب کرنا۔ سادساً ظہر کا وقت دوسرے مثل کے آخر تک رہنا سابعاً عام مسلمانوں کا ایمان اور پیغمبروں اور جبرئیل کا ایمان

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مساوی ہونا۔ ثامناً قضا کا ظاہراً واجب ناقذ ہونا۔

تشریح مثلاً کسی شخص نے ناحق کسی کی جورو کا دعویٰ کیا ہے کہ یہ میری جورو ہے اور قاضی کے سامنے جھوٹے گواہ پیش کر کے مقدمہ جیت لیا اور وہ عورت اس کو مل جاوے تو وہ عورت بحسب ظاہر بھی اس کی بیوی ہے اور اس سے صحبت کرنا بھی اس کو حلال ہے۔ تاسعاً جو شخص محرمات ابدیہ جیسے ماں بہن سے نکاح کر کے اس سے صحبت کرے تو اس پر حد شرعی جو قرآن یا حدیث میں وارد ہے نہ لگانا عاشراً تحدید آب کثیر جو وقوع نجاست سے پلید نہ ہو تو وہ دہ در دہ سے کرنا۔

تنبیہ ان مسائل کی احادیث کے تلاش کرنے کے واسطے میں ان صاحبوں کو اس قدر مہلت دیتا ہوں جس قدر یہ چاہیں زیادہ مہلت میں ان کو بھی گنجائش ہے کہ یہ اپنے مذہبی بھائیوں سے بھی مدد لیں۔ المشتہر ابو سعید محمد حسین لاہوری۔

مولانا بٹالوی کا یہ چیلنج نہ صرف تمام علمائے احناف کے خلاف تعلّی آمیز اعلان جنگ تھا بلکہ حضرت امام ابو حنیفہؒ کی تجہیل و تضلیل کو بھی متضمن تھا، جس سے ناواقف عوام کو یہ تاثر دینا منظور تھا کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ کے مسائل ایسے بے دلیل ہیں کہ ملک بھر کے علمائے احناف مل کر بھی ان پر صحیح دلیل قائم نہیں کر سکتے اگر وہ ایسا کریں تو مجتہد العصر مولانا محمد حسین بٹالوی کی بارگاہِ عالی مقام سے انعام کے مستحق ہوں گے ظاہر ہے کہ اس میں حضرت امام الائمہ کی تجہیل بھی ہے اور تمام علمائے احناف کی تحقیر و تذلیل بھی اور انگریز کی لڑاؤ اور حکومت کرو کی تائید و توثیق بھی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کیونکہ اس اشتہار کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ پورے ملک میں اشتعال کی آگ پھیل جاتی اور گلی گلی میں حنفی اور وہابی جنگ کا میدانِ کارزار گرم ہو جاتا۔

حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحبؒ لکھتے ہیں کہ یہ اشتہار دیوبند بھی پہنچا یہ سخت حملہ عموماً تمام حنفیوں کو شاق گذرا تھا اور پنجاب کے کسی حنفی عالم نے اپنی وسعت کے موافق کچھ جواب بھی لکھا تھا۔[1]

حضرت مولانا شیخ الہند اور آپ کے محترم استاد مولانا محمد قاسم صاحبؒ کو یہ ناگوار طرز اور تعلّی نہایت ہی ناپسند آئی اس صورت میں بالالتزام گویا صاحب مذہب امام الائمہ کی توہین نظر آئی حضرت مولانا نے استاد مکرّم کی اجازت و اشارہ سے قلم اٹھایا اور اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے ایسا جواب لکھا کہ قلم توڑ دیئے (حیات شیخ الہند ص۲۲۹) شیخ الہندؒ حضرت امام الائمہ امام ابو حنیفہؒ کے مقابلہ میں مولانا محمد حسین بٹالوی کی

---

[1] یہ جواب لکھنے والے علمائے لدھیانہ مولوی محمد صاحب اور ان کے بھائی مولوی عبدالعزیز اور مولوی اسماعیل رحمہم اللہ تعالیٰ جن کو مجتہد العصر نے مخاطب اوّل بنایا تھا اس رسالے کا نام انتصار الاسلام چنانچہ اس کے آخر میں ص۱۱۱ پر اطلاع ضروری کے عنوان کے بعد فرماتے ہیں ناظرین کتاب انتصار الاسلام و متبعین سنت خیر الانام پر واضح ہو کہ یہ کتاب مستطاب مسکین محمد بن مولانا و بالفضل اولانا مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم لدھیانوی نے باعانت برادران خود یعنی مولوی عبداللہ و مولوی عبدالعزیز صاحبان کے بزودی تمام واسطے رفع شکوک عوام کے تالیف کی گئی اگر کسی غیر مقلد کو ناگوار معلوم ہو تو عقائد مفصلہ ذیل اپنوں کو مدلل کر کے میدان مناظرہ میں قدم زن ہو ورنہ مجادلہ کی راہ شان علماء سے بعید ہے دس عقائد غیر مقلدین کے مدلل کرنے کے مطالبہ کے بعد دس مسائل روئے زمین کے غیر مقلدین کے سامنے طلب دلائل کے لئے مزید پیش کئے ہیں۔ فلینظر ثمہ۔ انتصار الاسلام ص۱۱۱ ملخصاً۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ناروا تعلّی پر نکیر فرماتے ہوئے دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ اس اشتہار کو دیکھ کر نہایت تعجب ہوا کہ اگر مولوی صاحب ممدوح کو اس چھوٹے منہ بڑی بات کا ارادہ ہی تھا تو امام ابو حنیفہؒ ہی پر کیوں قناعت فرمائی آپ کی بلند پروازیوں کے لئے ہنوز گنجائش بہت تھی صحابہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گذر کر جناب باری تعالیٰ تک پہنچنا تھا کام بھی بڑا ہوتا آپ دس روپے کی طمع دیتے ہیں ہم آپ سے فقط فہم و فراست و انصاف کے طالب ہیں ورنہ پھر ہم ہوں گے اور آپ ہوں گے ہمارا ہاتھ ہوگا اور آپ کا دامن ہوگا' روزِ جزا خدا اور رسولؐ ہوں گے اور یہ مقدمہ ہوگا، جناب من اب تک ہم بوجہ بے تعصبی کے خاموش رہے آپ نے میدان سنسان پاکر ہاتھ پاؤں ہلانے شروع کئے اب آپ کی چھیڑ کی نوبت یہاں تک پہنچی کہ اشتہار جاری ہوکر آنے جانے والوں کی معرفت مدرّسِ دیوبند میں بھی آنے لگے اس فتنہ انگیزی پر کوئی کہاں تک خاموش رہے۔ (ادلّہ کاملہ صـ۲)

مولانا بٹالوی کی یہ اشتہار بازی جسے حضرت شیخ الہندؒ بجا طور پر فتنہ انگیزی فرماتے ہیں نہ صرف عالمانہ ثقاہت کے خلاف تھی بلکہ عام اصولی گفتگو سے بھی گری ہوئی تھی کیونکہ اصول یہ ہے کہ سب سے پہلے یہ دیکھا جاتا ہے کہ فلاں مسئلہ میں مدّعی کون ہے اور مدّعا علیہ کون' پھر مدّعی اور مدّعا علیہ کے موقف کی تنقیح کی جاتی ہے پھر یہ دیکھا جاتا ہے کہ دعویٰ کس نوعیت کا ہے اور اس کے ثبوت میں کیسی دلیل درکار ہے پھر مدّعی اپنے دعویٰ پر دلیل قائم کرتا ہے اور مدّعا علیہ کو جو اعتراضات اس دلیل پر ہوں ان کو اٹھایا جاتا ہے مگر مولانا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بٹالوی نے ان مسائل عشرہ میں نہ اپنا دعویٰ منقح فرمایا نہ اس پر کوئی دلیل قائم کی نہ فریق مخالف کے موقف کی تنقیح کی ضرورت سمجھی نہ یہ دیکھا کہ فلاں مسئلہ میں مدّعی کون ہے اور مدّعا علیہ کون نہ یہی دیکھا کہ میں ہر مسئلہ میں جس قسم کی دلیل کا مطالبہ کر رہا ہوں اصول مباحثہ کے لحاظ سے یہ مطالبہ صحیح بھی ہے یا نہیں ان تمام ابتدائی امور سے صرف نظر کرتے ہوئے موصوف علمائے احناف کو للکارنے اور داد و دہش اور تقسیم انعامات کے لئے اپنے خزانوں کے منہ کھولنے پر آمادہ ہو گئے حضرت شیخ الہندؒ مولانا بٹالوی مرحوم کے اس بے اصولے پن پر نکیر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

آپ اوروں سے ہر دعویٰ پر جب نص صریح متفق علیہ کے طالب ہیں تو اپنے دعووں کے لئے اگر ایسے دلائل سے بڑھ کر نہیں تو ایسے تو ضرور آپ نے لگا رکھے ہوں گے اس لئے بروئے انصاف و قواعد مناظرہ اوّل آپ کے ذمہ لازم تھا کہ اپنے مطالب مشارالیہ کو ثابت فرماتے پھر کہیں اور سے الجھنے کو تیار ہوتے اور ہم کو بھی اسی وقت جواب دینا مناسب تھا مگر بوجوہ چند اس کش مکش میں پھنسکر اپنے اوقات کا خون کرتا ہوں، پر یہ عرض کئے دیتا ہوں کہ سر دست تو میں روایات کا پتہ بتلائے دیتا ہوں اگر آپ اپنے مطالب کے لئے نصوص صریح لائیں گے اور ان کی صحت اور اتفاق ثابت کر دکھائیں گے تو پھر ہم بھی انشاء اللہ تعالیٰ اس باب میں قلم اٹھائیں گے اور یہ بھی اسی وقت بتلائیں گے کہ کون سے مطالب کے لئے کس درجہ کا ثبوت درکار ہے یعنی تواتر و صحت و حسن و ضعف وغیرہ مراتب روایات

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

لکھنے سے پہلے! اس کے مندرجات کو سمجھنے کا دشوار گذار مرحلہ درپیش تھا جو کسی طرح طے نہیں ہو پاتا تھا اس لئے مولانا بٹالوی کے تمام وعدے معشوق بے وفا کے وعدے ثابت ہوتے بالآخر جواب نویسی کے لئے ایک ایسے شخص کا انتخاب ہوا جو سخن فہمی اور سخن سنجی میں بَلْ هُمْ اَضَلُّ کے منصب پر فائز ہو اور ائمہ ھدیٰ اور اکابر امت کی شان میں گستاخی و ہرزہ سرائی میں روافض کا بھی استاد ہو یہ تھی محمد احسن امروہوی صاحب کی شخصیت جو غیر مقلدوں کے حلقہ میں احسن المناظرین والمتکلمین کے لقب سے سرفراز تھے چنانچہ موصوف نے ادلہ کاملہ کا جواب مصباح الادلہ لدفع الادلۃ الاذلۃ کے نام سے تحریر کیا اور سربرآوردہ اہل حدیث حضرات نے اس پر تقریظیں لکھیں، مصباح الادلہ کی اشاعت کے بعد بھی حضرت شیخ الہندؒ نے جواب میں اس خیال سے توقف فرمایا کہ شاید وکیل اہل حدیث بھی حسب وعدہ کچھ لکھیں تو دونوں کو یکجا نمٹا دیا جائے لیکن کچھ عرصہ بعد مولانا محمد حسین صاحب نے اپنے پرچہ اشاعۃ السنہ میں یہ اعلان کر کے جواب سے سبکدوشی حاصل کرلی: کہ میں نے کتاب مصباح الادلہ مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب کو بتمامہا دیکھا واقعی کتاب لاجواب اور جواب باصواب ہے اس بارے میں اب کسی کو قلم اٹھانیکی ضرورت نہیں جملہ امور کا جواب محقق و مفصل اس میں موجود ہے اور طالب حق کے لئے کافی ووافی ہے ہمارا ارادہ بھی تحریر جواب کا مصمم تھا چنانچہ اپنے پرچہ میں ہم وعدہ کر چکے تھے مگر بعد مطالعہ مصباح الادلہ معلوم ہوا کہ اب تحریر جواب میں وقت صرف کرنا فضول ہے اس لئے مناسب ہے کہ سب صاحبان اس کتاب کی خریداری میں سعی بلیغ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مبذول فرمائیں اور اس کے مطالعہ سے مستفیض ہوں۔ بحوالہ ایضاح الادلہ ص۴

اس اعلان کے بعد مزید انتظار فضول تھا اس لئے حضرت نے بنام خدا مصباح الادلہ کے جواب میں قلم اٹھایا حضرت تحریر فرماتے ہیں اس کو دیکھ کر معلوم ہوا کہ چونکہ مجتہد مولوی محمد حسین صاحب مصباح کو جواب شافی فرماتے ہیں اور اس کی مدح میں رطب اللسان ہیں تو اب ہرگز تحریر جواب ادلہ کاملہ کی طرف توجہ نہ فرمائیں گے علاوہ ازیں اور بعض حضرات مجتہدین پنجاب بھی تعریف مصباح میں حضرت مشتہر کے ہم زبان ہیں سو اب ہم کو مصباح الادلہ کا جواب لکھنا پڑا، ایضاح الادلہ ص۴ ایضاح الادلہ کی تالیف کے دوران بعض اہم واقعے پیش آئے جن کی بنا پر اس کی تالیف میں تعویق وتاخیر ہوئی ..... اولاً سفر حج ثانیاً حضرت نانوتویؒ کی علالت، ثالثاً حضرتؒ کی وفات کی وجہ سے مصباح الادلہ کے جواب میں کئی سال کی تاخیر وتعویق ہوئی بالآخر حضرت مولانا حافظ محمد احمد صاحبؒ صاحب زادہ گرامی حضرت نانوتوی قدس سرہ کے حکم پر بقیہ دفعات کا جواب لکھ کر تکمیل فرمائی جو ایضاح الادلہ کے نام سے شائع ہوئی ایضاح الادلہ کا موضوع تو وہی مسائل عشرہ ہیں لیکن اس ضمن میں بیسیوں علمی مباحث سے تعرض کیا گیا جس میں حضرت کے تفقہ فی الدین علوم حدیث میں حضرت کی بصیرت و مہارت کے خوب خوب جوہر کھلے ہیں حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحبؒ رقمطراز ہیں، حضرت مولانا نے اس کتاب میں شرح معانی حدیث اور تطبیق بین الروایات اور توفیق اقوال المجتہدین بالحدیث میں اپنے خدا داد تفقہ فی الدین کا نمونہ دکھلایا ہے اور مختلف ابحاث کے ضمن میں

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ایسے مضامین عالیہ بیان فرمائے ہیں کہ اذہان متوسط کو ان کی ہوا بھی نہیں لگی اور آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم بلکہ اقوال فقہاء و مجتہدین کی بھی اس خوبی سے شرح فرمائی ہے کہ بلیاختہ ان ھذا لھو الحق المبین زبان سے نکلتا ہے اور قرأۃ فاتحہ اور نفاذ قضاء قاضی نکاح محرمات او زیادۃ و نقصان ایمانی کی ابحاث میں بے مثل تحقیقات کو دیکھ کر الہام من عند اللہ کا یقین ہو جاتا ہے اور اس کے علاوہ اردو عبارت نہایت سلیس تعریضات و اشارات بے شمار اور باموقع اردو فارسی کے پرمغز ذائقہ دار اشعار اس بے مثل خزینہ علوم محدثین کو چار سو صفحات پر ختم کر کے ۱۲۹۹ھ میں مولانا نے فراغت پائی اور اسی وقت طبع ہو کر مقبول خاطر اہل علم ہوئی: حضرت مولانا کے علوم و معارف و کمالات کے لئے اگر بالفرض دنیا میں کوئی بھی ثبوت اور کوئی بھی یادگار نہ ہوتی تو یہی کتاب کافی تھی جزاہم اللہ تعالیٰ عنا وسائر المسلمین۔

(حیات شیخ الہندؒ صـ ۲۳۲)

مصنف مصباح الادلہ کی بدزبانی پر احتجاج: (ایضاح الادلہ)

میں جگہ جگہ حضرتؒ نے مصباح الادلہ کے مصنف محمد احسن امروہوی کی بدفہمی کے نمونے پیش کر کے ان پر اظہار تاسف فرمایا ہے اور بہت سی جگہ اکابر کی شان میں اس کی بدزبانی اور ہرزہ سرائی پر احتجاج فرمایا ہے رسالہ کے آغاز ہی میں اپنی تصنیف کی سرگذشت بیان کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں سو اوّل یہ عرض ہے کہ مجتہد محمد احسن صاحب نے اپنے رسالہ میں استعمال سب و شتم و تفسیق و تضلیل میں ہرگز کمی نہیں کی بلکہ بعض

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مواقع میں اپنے جوش وخروش میں بے باکانہ کلمات تکفیر بول اٹھے ہیں
اور تماشا یہ ہے کہ رسالہ مذکورہ کے مقرظین ومداحین اس کو کلام
ظرافت آمیز اور تحریر سنجیدہ فرماتے ہیں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ
صاحبو اگر ظرافت وسنجیدگی اسی کا نام ہے تو تمام عامی اور رندِ بازاری
اعلیٰ درجہ کے سنجیدہ اور ظریف ہیں آخر مجتہد ہیں ظرافت کے معنیٰ وہ
ایجاد کئے جو کسی کو نہ سوجھے تھے دیکھئے اوّل اپنے رسالہ کا نام
مصباح الادلّہ لدفع الادلّۃ الاذلّہ ہی ایسا تحریر فرمایا ہے کہ جس میں
بے تہذیبی کے علاوہ بے ربطی بھی صاف ظاہر ہے ادلّہ کاملہ کی تردید
اور نام اس کا مصباح الادلہ مصنف اعطاہ اللّٰہ فہماً کی خوش فہمی پر دلیل
کافی ہے، لیکن حق بر زبان جاری مے شود گو مصنف نہ سمجھے مگر انشاء اللّٰہ
دفعات آئندہ کے ملاحظہ سے اہل انصاف کو اس نام کا اسم بامسمّیٰ ہونا ظاہر
ہوجائیگا کیونکہ مصنّف سلمہٗ نے اکثر مواقع میں جو اعتراضات بزعمِ خود
مضامین ادلہ کاملہ پر وارد کئے ہیں ان سے اہلِ فہم کو مطالب ادلّہ کی
اور خوبی واستحکام ظاہر وآشکارا ہوتا ہے اسی لئے اظہارِ حقانیت و
عمدگی مضامین ادلّہ کاملہ کے لئے اس رسالہ کو مصباح کہئے تو بجا ہے
گو خود مجتہد صاحب اس کو نہ سمجھیں جب بوجہ عدم تدبّر مجتہد صاحب نے
اپنی کتاب کا نام غیر مربوط تجویز کیا ہے اسی سے ان کی تہذیب ظاہر ہوتی
ہے سو ہمارے خیال میں بھی بعض نام اسی قسم کے آئے مگر آخر عقل نے
کہا کہ یہ سب باتیں فضول ہیں اپنے کام سے کام رکھنا چاہئے اور چونکہ
مجتہد صاحب باوجود دعویٰ اجتہاد مطلب عبارت ادلّہ کاملہ اکثر
مواقع میں نہیں سمجھے اور اسی لئے ہم کو عبارت ادلّہ کی تشریح وتوضیح

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کرنی پڑی تو اب مناسب یہ ہوا کہ اس کا نام ایضاح الادلہ رکھا جائے۔
(ایضاح الادلہ ص۵-۶)

وہ تمام آیات جو کفار کے تقلید آباء کے بارے میں تھیں مصنف مصباح نے اپنی بدفہمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں ائمہ مجتہدین اور ان کے متبعین پر چسپاں کر دیا اس پر احتجاج کرتے ہوئے حضرت فرماتے ہیں۔

آپ کے اس قسم کے استدلالات سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کے نزدیک تمام مقتدایان دین وائمہ مجتہدین خلاف احکام خداوندی وارشادات نبوی حکم دینے والے ہیں حیف صد حیف اس جہالت و تعصب کا کیا ٹھکانہ ہے کہ وہ آیات جو یہود و نصاریٰ و مشرکین عرب کی شان میں نازل ہوں آپ ان کا مصداق جملہ مقلدین کو فرماتے ہیں اور کفار جو خلاف ارشاد خداوندی اپنے آباء واجداد اور ان کے رسوم کا اتباع کرتے تھے آپ اس کو اور اتباع ائمہ مجتہدین کو جو بعینہٖ اتباع احکم الحاکمین ہے ہم سنگ سمجھتے ہیں ایسے احمقوں سے کیا عجب ہے کہ رفتہ رفتہ اتباع نبوی کو بھی اس قاعدے کے موافق ممنوع بتلانے لگیں آخر حضرات صحابہ وخلفائے راشدین کے اتباع کو جن کی شان میں عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَسُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْن موجود ہے آپ کے بعض ہم مشربوں نے ساقط کر ہی دیا چنانچہ بیس۲۰ تراویح کو بعض جہال بدعت عمری کہتے ہیں۔

شعر ؎ یہی گر تیری چشم سحر آفریں ہے
تو دل ہے نہ جاں ہے نہ ایماں نہ دیں ہے (ایضاح الادلہ ص۹۸)

ایک جگہ مصنف مصباح نے حضرت امام الائمہ پر مرجئہ ہونے کی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تہمت لگائی اس پر حضرت شیخ الہندؒ نے تحریر فرمایا: اور اگر آپ کے کہنے کے موافق فقط تصدیق قلبی اور اقرار لسانی کو ایمان کہنے سے اور اعمال کو خارج از ایمان تسلیم کرنے سے داخل مرجئہ ہونا لازم آتا ہے تو یوں کہو کہ جمیع اکابر و علمائے اہل سنت آپ کے زعم کے موافق مرجئہ ہی تھے جمہور علماء کا یہی مذہب ہے کہ حقیقۃً ایمان فقط تصدیق قلبی ہے اور اعمال صالحہ ثمرات ایمانی ہیں تو بس اب تو آپ یا اور جو کوئی آپ کا ہم مشرب ہوگا وہی مصداق اہل سنت رہ گئے اور جمیع علمائے محققین و جمہور اہل اسلام مرجئہ ٹھہرے سواب تو کس کی قسمت جو فرقہ مرجئہ میں شمار نہ ہو موافق شعر منسوب با مام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے شعر ؎

ان کان حب العلی رفض فانی ارفض العباد

ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ اگر یہی جملہ اکابر دین مثل حضرت امام غزالی صاحب، شاہ ولی اللہ صاحب و شاہ عبدالعزیز صاحب و قاضی عیاض و شیخ ابوعمرو امام نووی و جملہ محققین شافعیہ و حنفیہ وغیرہ علمائے دین آپ کے زعم کے مطابق مرجئہ تھے تو خدا سبب مسلمانوں کو یہ نعمت عطا فرمادیں یقیناً وہ ارجاء کہ جس پر یہ سب اکابر دین ہونگے مجتہدان زمانہ حال کے تسنن سے بدرجہا اعلیٰ و اشرف ہوگا شعر ؎

ترسم ایں قوم کہ بر درد کشاں میخندند
در سر کار خرابات کنند ایمان را

اب مجتہد صاحب کی بیباکی و ہذیان سرائی ایسی بڑھی کہ اَلْعَظْمَۃُ لِلّٰہ مجتہد صاحب سے خیر خواہانہ عرض کرتا ہوں کہ اکابر کی نسبت سوء ادبی سے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پیش آنا بہت سخت امر ہے یہ شعر عارف کا آپ نے بھی سنا ہوگا۔ ؎

ہیچ قومے را خدا رسوا نہ کرد تا دے صاحبدلے نامد بدرد

کتاب کے آخر میں لکھتے ہیں مجتہد آخر الزماں (مصنف مصباح) کو تو کچھ نہیں سوجھا محض تبرأ لعن وطعن وتقلیل وتکفیر سے وہ کام لیا کہ فوارۂ لعنت کہیے تو بجا ہے حتیٰ کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْکَافِرِیْنَ اور خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ وَعَلٰی سَمْعِھِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِھِمْ غِشَاوَۃٌ اور جَعَلْنَا بَیْنَکَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَۃِ حِجَابًا مستورا اور جعلنا علٰی قلوبھم اکنہ ان یفقھوہ و فی اذانھم وقرا اور واللّٰہ ارکسھم بما کسبوا اور ننزل من القراٰن ما ھو شفاء ورحمۃ للمومنین ولا یزید الظالمین الا خسارا اور فی قلوبھم مرض فزادھم اللّٰہ مَرَضًا جملہ آیات کا مخاطب ومصداق تمام مقلدین ائمہ مجتہدین کو بلا تخصیص قرار دیا ہے ہر چند ہم تو مجتہد صاحب کے جواب نہ دینے اور سب وشتم فرمانے دونوں امر کی اصل سے واقف ہیں ظاہر ہے کہ مجتہد صاحب خود تو اس قدر فہم واستعداد سے معرا ہیں۔ اصل سے کچھ فہم ہوگا تو اہل اللہ وجمہور مسلمین کے عناد دلداد کی شامت سے وہ بھی جاتا رہا۔ (ایضاح الادلہ ص۳۹۲)

چند سطروں کے بعد لکھتے ہیں کہ مجتہد صاحب انشاء اللہ مسلم ہیں گو بدفہم اور متعصب وکج طبع ہیں اور ہر چند عباد صالحین اور علماء دین کی شان میں گستاخی اور مقلد طریقہ رفاض ہیں اور اگرچہ تکفیر مومنین میں معتزلہ اور خوارج کے شاگرد ہیں اور یہ امور گو

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یقیناً سخت خوفناک ہیں اور سبب خذلان و ہلاک ہیں۔ (ایضاح الادلہ)

مصنف مصباح کا انجام اور حضرت شیخ الہندؒ کی کرامت:

نے جب یہ الفاظ تحریر فرمائے تھے تو ان کے حاشیہ خیال میں بھی نہیں ہوگا کہ وہ کوئی پیش گوئی فرمارہے ہیں بلکہ آپ کا مقصد اکابر کی شان میں گستاخی کے انجام بد سے ڈرانا تھا لیکن یہ عجیب بات ہے کہ حضرت نے مصنف مصباح کو جس انجام بد سے ڈرایا تھا اس کی شامت اعمال نے وہی روز بد اس کو دکھادیا اور وہ غیر مقلدیت سے ترقی کرکے مرزا قادیانی کے حلقہ ارتداد میں داخل ہوگیا اس طرح ائمہ مجتہدین اور اکابر امت کی شان میں گستاخی و بدزبانی کی پاداش میں دولت ایمان کھو بیٹھا نعوذ باللہ من الحور بعد الکور اس وقت حضرت کا یہ شعر ایک پیش گوئی بن گیا۔ ؎

ترسم ایں قوم کہ بردرد کشاں میخندند در سر کار خرابات کنند ایمان را

مصنف مصباح کی تذلیل:

خدا کی شان جو شخص ائمہ ہدیٰ ابوحنیفہؒ و شافعیؒ کو لائق اقتدا نہیں سمجھتا تھا وہ غلام احمد قادنی، ایسے دجال اعور واسود کو مسیح موعود مان بیٹھا اور جو ائمہ اجتہاد کی تاویلات کی پھبتیاں اڑاتا اور ان پر خندۂ استہزار بلند کرتا تھا وہ اب عیسیٰ ابن مریم کی تاویل غلام احمد سے، دمشق کی تاویل قادیان سے، دو زرد چادروں کی تاویل مرزا کے مراق اور سوسو بار پیشاب کرنے سے کرنے لگا اور اس سے کوئی چیا مانع نہ ہوئی فانہا لا تعمی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الابصار ولٰکن تعمی القلوب التی فی الصدور.

غلام احمد قادیانی نے اس مخذول کی متاع ایمان تو لوٹ لی مگر اس کو جس طرح ذلیل کیا وہ تماشا بجائے خود لائق عبرت ہے غلام احمد نے اس شخص کے فقر و مسکنت کا اظہار کر کے اس کے لئے ٹکے ٹکے کی خیرات جمع کرنے کا اشتہار دیا جو مرزا کے مجموعہ اشتہارات میں نمبر ۸۷ پر درج ہے اس کا ایک اقتباس بنظر عبرت ملاحظہ فرمایئے۔

اس وقت میں ضروری طور پر اپنے دوستوں کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ اخویم مکرم حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب جو اس وقت بمقام بھوپال محلہ چوہدار پورہ میں نوکری سے علیحدہ ہو کر خانہ نشیں ہیں بوجہ تکالیف عسر ہمدردی کے لائق ہیں..... لہٰذا ہر ایک بھائی کی اپنے اپنے مقدرت کے موافق توجہ درکار ہے۔ ..... مجموعہ اشتہارات ص۳۳۷ ج۱' اس کے بعد مرزا نے ان بائیس۲۲ افراد کی فہرست دی ہے، جنہوں نے محمد احسن امروہوی مرتد کو دو آنے سے پانچ روپے تک ماہوار خیرات دینے کا وعدہ کیا ان میں سے ایک نے دو آنے کا اور دو نے آٹھ آنے کا پانچ نے ایک روپیہ کا اور تین نے دو روپے کا اور ایک نے پانچ روپے کا وعدہ کیا تھا یہ کل انتیس روپے دو آنے کی رقم ہوئی جس کا بائیس افراد نے وعدہ کیا اور مرزا نے ھَلْ مِنْ مَّزِیْد کا اشتہار جاری کیا مرزا رئیس قادیان کہلاتا تھا وہ چاہتا تو اپنی گرہ سے چالیس پچاس روپے آسانی سے بھجوا سکتا تھا یہ نہیں تو اپنے دو چار مریدوں کو جو بڑے بڑے سیٹھ تھے اس کا اشارہ کر سکتا تھا اتنی حقیر سی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بات کے لئے باقاعدہ اشتہار دینے کی ضرورت نہیں تھی لیکن قدرت کو مرزا قادیان کے ساتھ ساتھ محمد احسن امروہی کی ذلّت وخست کا اشتہار بھی دلوانا منظور تھا یہ تھا ائمہ ہدیٰ اور صلحاء امت کے خلاف ہرزہ سرائی کا انجام ؎

بس تجربہ کردیم دریں دیر مکافات بادرد کشاں ہرکہ درافتاد برافتاد

.....

مزید ایک عبرت: مصنف مصباح الادلہ نے ائمہ دین مجتہدین کی مخالفت پر بڑا زور باندھا تھا لیکن تماشا عبرت دیکھئے کہ وہی شخص جو ائمہ مجتہدین کو لائق اتباع وتقلید نہیں سمجھتا تھا اور جو ان اکابر امت کو اُولی الامر میں شامل کرنے پر آمادہ نہیں تھا جب اس نے مرزا قادیانی کا ربقہ ارتداد گلے میں ڈال لیا تو انگریزی طاغوت کو اولی الامر میں شامل کرکے دل وجان سے ان کی اطاعت کے فرض ماننے پر مجبور ہوا، چنانچہ مرزا قادیانی ضرورۃ الامام میں لکھتا ہے۔ میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر میں داخل کریں اور دل کی سچائی سے ان کے مطیع رہیں۔ (ضرورۃ الامام ص۲۳ مطبوعہ ربوہ) [1]

فتنہ عدم تقلید اور علّامہ کوثریؒ: آپ کے زمانہ میں مصر کے اندر یہ فتنہ رونما ہوا تو آپ نے متعدد مقالات لکھ کر حق کی تائید کی اور ثابت کیا کہ دور سلف میں مذاہب

---

[1] مقام محمود سیمنار حضرت شیخ الہند منعقدہ یکم جنوری ۱۹۸۶ء میں پڑھے گئے مقالات کا مجموعہ حضرت شیخ الہند کا علمی مقام اور انکی تصانیف از مولانا مفتی احمد الرحمٰن صاحب جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی، پاکستان۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اربعہ کے ذریعہ جو دین کا صحیح ترین خاکہ اور مکمل مجموعہ اصول اربعہ کتاب و سنت اجماع و قیاس کی روشنی میں مدون ہو گیا تھا وہی قابل اتباع ہے اور اس کے دائرہ سے نکلنا دین کے محفوظ دائرے سے باہر قدم نکالنا ہے مقالات کوثری میں یہ مدلل و مکمل بحث ہر عالم و دانشمند کو مطالعہ کرنی چاہئے یہاں کچھ اقتباس پیش کیا جاتا ہے ائمہ اربعہ نے بمنزلہ ایک افراد خاندان کے دین کے تمام علمی خزانوں کی مکمل حفاظت کی اور اپنی بے نظیر علمی اور اجتہادی بصیرتوں سے کام لیکر اصولی و فروعی مسائل کا استنباط کیا اور وہ اس تقدم اور فضل عظیم کے واحد مستحق قرار پائے۔

(۱) ائمہ اربعہ میں سے (بقول علامہ سیوطی شافعیؒ) سب سے پہلے امام اعظم ابو حنیفہؒ کو اس خدمت کا موقع میسر ہوا جن کو تابعیت کا بھی شرف خاص حاصل تھا آپ نے اپنے تلامذہ میں سے چالیس اکابر محدثین مفسرین و فقہاء کی اکاڈیمی بنا کر تدوین فقہ کا کام انجام دیا کما نص علیہ الامام الطحاوی والخطیب الشافعی وغیرہما خود امام صاحب سربراہ اکاڈیمی، علوم اصحاب حضرت علیؓ و ابن مسعودؓ کے وارث تھے جن کی تعداد تقریباً چار ہزار تھی اور اسی لئے عراق کو قانون سازی کا عظیم ترین مرکز تسلیم کیا جاتا رہا ہے، امام صاحب نے تقریباً بارہ لاکھ مسائل مدون کرا دیئے تھے آپ سے حدیث میں بھی ۲۲، ۲۳ مسانید مروی ہیں اس کے باوجود امام صاحب حضرت امام مالکؒ کے علوم و افادات سے بھی بے تکلف استفادہ کرتے تھے جو دوسرے نمبر پر امام فقہ ہیں۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

(۲) امام مالک مدینہ طیبہ کے مشہور فقہائے سبعہ کے بالواسطہ علمی وارث و مستفید تھے اور اس کے باوجود آپ سالانہ امام ابوحنیفہؒ کی آمد کے منتظر رہتے تھے اور جب وہ مدینہ منورہ تشریف لاتے تھے تو ان سے پورا استفادہ تلامذہ کی طرح کرتے تھے حتیٰ کہ آپ کے پاس امام صاحب کے تقریباً ساٹھ ہزار مسائل جمع ہوگئے تھے، کما نص علیہ الشیخ مسعود بن شیبۃ فی مقدمۃ کتاب التعلیم۔

(۳) امام شافعیؒ نے مدینہ طیبہ حاضر ہوکر امام مالکؒ سے علوم حدیث و فقہ کا استفادہ کیا اور ۱۸۴ھ میں بغداد جاکر امام محمد بن الحسنؒ تلمیذ امام اعظمؒ کی خدمت میں سالہا سال رہ کر تفقہ کی تربیت حاصل کی اور یوسف بن خالد السمتی وغیرہ اصحاب امام اعظمؒ سے بھی حدیث دفعۃ حاصل کیا۔

(۴) امام احمدؒ نے تین سال امام ابویوسف (تلمیذ امام اعظمؒ) کی خدمت میں رہ کر علم حاصل کیا اور امام محمدؒ کی کتابوں سے دقیق مسائل اخذ کئے اور اسد بن عمرو تلمیذ امام اعظمؒ سے تلمذ کیا پھر امام شافعیؒ سے بھی ۱۹۵ھ میں علوم کا استفادہ کیا آپ کے پاس علوم فقہ کے ساتھ احادیث کا بھی غیر معمولی ذخیرہ تھا جو بعد کو مسند امام احمد کی صورت میں منصۂ شہود پر جلوہ گر ہوا اس طرح مندرجہ بالا چاروں حضرات ائمہ مجتہدین نے کأسرۃ واحدۃ شریعت الٰہیہ کی ایسی بے نظیر اور کامل مکمل خدمت انجام دے دی تھی کہ بعد میں آنے والوں کے لئے کوئی مقام باقی نہیں رہا تھا اسی لئے ہمیشہ سے صرف ان ہی چار

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مذاہب کا اتباع کیا گیا اور درمیان میں چند ظاہریہ وداؤد ظاہری وابن حزم وغیرہ، ظاہر بھی ہوئے تو ان کو کوئی اہمیت حاصل نہیں ہوسکی۔ پھر اب ہمارے زمانہ کے قریب علامہ شوکانی وغیرہ اور ان کے متبعین (غیر مقلدین) پیدا ہوئے تو علوم ائمہ مجتہدین کے مقابلہ میں انکی علمی بے مائگی بھی ظاہر و باہر ہے۔

اور اس کی ایک مثال ہمارے قریبی زمانہ ۱۹۳۳ء کی پیش ہے کہ مشہور مجتہد غیر مقلدین سردار جماعت اہل حدیث علامہ ثناء اللہ امرتسری نے فاتحہ خلف الامام کے مسئلہ میں درج صحیح مسلم شریف ایک حدیث ہی کا انکار کردیا تھا۔ جس پر حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب حنفی محدث گوجرانوالہ محشی نصب الرایہ زیلعی نے مناظرہ اور انعامی مقابلہ کی دعوت دی تو علامہ امرت سری کو شکست فاش ہوئی یہ داستان پاکستان میں شائع شدہ کتابی صورت میں ملتی ہے اس میں علامہ سید سلیمان ندوی دونوں طرف سے مسلّم حکم بنے تھے اور آپ نے ہی علامہ امرتسری کے خلاف فیصلہ دیا تھا، بقول حضرت تھانویؒ یہ فرقہ تقیہ وتلبیس سب ائمہ مجتہدین اور چرب زبانی و دراز لسانی سے اپنا کام نکالنے کی سعی کیا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو دین کی صحیح سمجھ عطا کرے اور مسلمانوں کو ہر دینی وعلمی فتنہ سے محفوظ رکھے آمین۔

علماء اہل حدیث وغیر مقلّدین کا تعصّب:

ان کے بڑے عالموں کے غیر معمولی تعصب کا حال یہ ہے کہ علامہ عبیداللہ مبارکپوری نے زیارۃ قبور اور زیارۃ قبر نبویؐ کے لئے سفر کو جائز ماننے والے تمام اکابر علماء سلف وخلف کو قبوری

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

(قبر پرست) کے لقب سے نوازا ہے۔ مرعاۃ شرح مشکوٰۃ ص۳۹۹ اور بدعتی اور دراز لسانی کا نمونہ مرعاۃ ص۶۲۰ میں لائق مطالعہ ہے۔ ہندو ہٹ دھرمی کی مثال پیشوائے غیر مقلدین علامہ ثناء اللہ امرتسری کی اوپر گذری ہے۔

ہر غیر مقلّد عالم کا مذہب الگ ہے:

غیر مقلدین کا کوئی ایک مذہب بھی نہیں ہے کیونکہ ہر عالم نے بہ کثرت مسائل الگ رائے قائم کی ہے۔ چنانچہ حضرت شیخ الحدیث سہارنپوری مہاجر مدنی قدس سرہ نے تحریر فرمایا ہے کہ ان حضرات غیر مقلدین کا کوئی متعین مذہب نہیں ہے جس کو محقق سمجھا جائے اس لئے شارحین حدیث ان کے مذاہب کو عموماً نقل نہیں کرتے کہ ہر شخص کا مستقل مذہب ہے۔ مکتوبات علمیہ ص۱۱ اپنی حکمرانی کے زمانے میں سلف صالح کے جن بزرگوں کے علم و تحقیق پر بھروسہ کر کے دین کے غیر بیّناتی شعبہ میں جن پہلوؤں کو ہندوستان کے مسلمانوں نے افضل و اولیٰ قرار دیکر غیروں کے سامنے اس کفرستان میں اپنے مذہب کی وحدت و یکرنگی کے دل آویز سماں کو سینکڑوں سال محفوظ اور قائم رکھا تھا مگر زوال حکومت کے ساتھ نہ معلوم کن اسباب و مؤثرات کے تحت اچانک بعضوں میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ان کا علم اور ان کی تحقیق سلف کے ان بزرگوں کے علم و تحقیق سے زیادہ بہتر اور صحیح ہے جن پر مسلمانان ہند نسلاً بعد نسل

ص۱ تذکرہ محدثین مقدمہ انوار الباری اردو شرح صحیح البخاری حصہ دوم ص ۲۹۹-۳۰۰ بتقدیم و تاخیر مؤلفہ حضرت مولانا سید احمد رضا صاحب بجنوری مدظلہ متعنا اللہ تعالیٰ بعلومہ آمین۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بھروسہ کرتے چلے آتے تھے اس خیال کے زیر اثر عام مسلمانوں سے پھٹ کر
اگر اپنے علم اور تحقیق کے وہ صرف پیرو بن جاتے تو شاید شکایت
کرنے والوں کو ان سے کوئی شکایت نہ ہوتی لیکن وہ آگے بڑھے
اور عہد صحابہ و تابعین کے تربیت یافتہ دماغوں اسی عہد کے تقویٰ و
طہارت سے منور قلوب کے فیصلوں سے بدکا بدکا کر اور بھڑکا بھڑکا کر
وہ اپنے دماغوں کے پیدا کئے ہوئے نتائج کی تقلید کی دعوت احیار
سنت یا اتباع سنت کے نام سے اس ملک میں مسلمانوں کو دینے
لگے، قرآن جس فعل کو جرم ٹھہرا چکا تھا اور مختلف الفاظ میں اس کے
حرام ہونے کا قطعی اعلان کر رہا تھا، تفریق بین المسلمین کا یہ فعل
ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان کے نزدیک نہ جرم ہے اور نہ کوئی ایسا
کام ہے جو نص قطعی کی رو سے حرام قرار پا چکا تھا وہ بدترین جرم کا
ارتکاب صرف اس لئے کر رہے تھے کہ مسلمانوں کو ایسی باتوں کے پابند
بنانے میں شاید وہ کامیاب ہو جائیں جن کی پابندی سے انحراف
خود ان کے نزدیک بھی نہ جرم تھا اور نہ گناہ ان جائز پہلوؤں میں جن
کا ہر پہلو شرعی حدود سے باہر نہ تھا زیادہ سے زیادہ وہ پہلو بہتر اور
افضل تھا جس کے لئے وہ سب کچھ کر رہے تھے۔ اللہ اللہ خبر آحاد کی
حدیثوں کے اختلاف کا قصہ جو نرم تھا، موم سے بھی زیادہ نرم تھا، اس
میں سختی اور شدت بھری گئی ایسی سختی اور ایسی شدت کہ پتھر اور لوہا بھی
اس کے سامنے شاید پانی نظر آتا تھا اختلافی حدیثوں کا یہی سرمایہ
ان کا گویا اسلحہ خانہ تھا پیغمبر کی ایک ایک حدیث حدیث نہیں بلکہ
حرب کا آلہ اور ضرب کے اوزار بن چکی تھی وہ اس پران ہی حدیثوں میں

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سے کسی حدیث کو السکین (چھری) بنا کر وار کرتا تھا اور یہ اس پر حیل ڈوری کی شکل میں حدیثوں کی ہی کمند پھینکتا تھا اور اپنی اسی جنگ میں کبھی اس صف سے ظفر مبین کا شادیانہ بجایا جاتا تھا اور کبھی اس صف سے فتح مبین کا نرسنگھا پھونکا جاتا تھا تحقیق کے بعد ہمیشہ یہی ثابت ہوتا تھا کہ ہر فریق جنگ کے پہلے گھنٹے میں جس مقام پر تھا وہاں سے نہ ایک قدم آگے بڑھا ہے اور نہ پیچھے ہٹا ہے بلکہ نہ آگے بڑھ سکتا ہے اور نہ پیچھے ہٹ سکتا ہے کہ ہر ایک ہتھیاروں کے نہ ختم ہونے والے لامحدود خزانے پر قابض تھا بہرحال کچھ بھی ہو اس سارے طول طویل قصے کے ذکر سے میری غرض یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کے ساتھ ان گستاخانہ بازیگریوں کے دیکھتے ہوتے اللہ کا کوئی بندہ جھگڑنے والوں کے اس گروہ کو اگر یہ مشورہ دے کہ جب تمہارا یہی حال ہے تو ایسی صورت میں حدیثوں کا بیان کرنا ہی ترک کر دو تو کیا مشورے کے ان الفاظ کا یہ مطلب لینا صحیح ہوگا کہ مشورہ دینے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کو دنیا سے ناپید کرنا چاہتا ہے یا پیغمبر نے اپنی جن حدیثوں سے استفادے کی راہیں امت پر کھلی رکھی ہیں ان کے فوائد سے امت کو محروم کرنا چاہتا ہے۔ کن لوگوں سے کہہ رہا ہے کیوں کہہ رہا ہے کن حالات میں کہہ رہا ہے گفتگو کی ان تمام ماخولی اس کوشش کے لئے ہمارے پاس البینات کے احکام و مسائل ہیں ان کے متعلق کسی مسلمان میں خدانخواستہ کسی قسم کا اگر انحراف محسوس ہو تو بلاشبہ اس وقت فرض ہو جاتا ہے کہ اس کے سامنے قرآن کی آیتیں تلاوت کی جائیں۔ نصوص صریحہ کو پیش کر کے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اس انحراف اور اختلاف سے اس کو روکا جائے کہ اس میں اختلاف
کی گنجائش ہی نہیں چھوڑی گئی ہے، دین کا یہی وہ حصہ ہے قرآن میں
جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے خبر دی گئی ہے کہ بنیات کے ہوتے
ہوتے گذشتہ قومیں جدا جدا ہوکر آپس میں مختلف ہو گئی ہیں جس کا
حاصل یہی معلوم ہوتا ہے کہ دین کے اس حصہ کو اتنا واضح اور روشن
شکل میں رکھا گیا ہے کہ عام و خاص اعلیٰ وادنیٰ عالم و جاہل سب ہی
اس پر متفق ہوکر ایک ہو سکتے ہیں، البنیات کے ہوتے ہوئے یہ کوئی
نہیں کہہ سکتا کہ دین میں ایسی کوئی چیز تھی ہی کب جس پر ہم سب اپنے
اختلافات کو ختم کرکے سمٹ جاتے ہیں۔ میں تو سمجھتا ہوں کہ یہی مطلب
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ان الفاظ کا بھی ہے جو آخر
میں فرمایا کہ یعنی فمن سألکم فقولوا بیننا وبینکم
کتاب اللہ فاحلوا حلالہ وحرموا حرامہ
تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۳ تم سے اگر کوئی پوچھے تو کہہ دیا کرو کہ ہمارے
تمہارے درمیان (اشتراک کا نقطہ) اللہ کی کتاب ہے پس چاہئے کہ
اس کتاب نے جن چیزوں کو حلال کیا ان کو حلال قرار دو اور جن
باتوں کو حرام ٹھہرایا ان کو حرام ٹھہراؤ تابعین کے بعد بھی مسلمانوں
کو ہم اسی مسلک کا پابند پاتے ہیں معلومات کا اختلاف صرف علم تک
محدود تھا لیکن عمل میں اختلاف کا کوئی اثر نظر نہیں آتا البتہ دوسری
صدی ہجری کے وسط میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اہم اصلاحی
اقدامات کے بعد ان کے ماننے والوں میں سے بعضوں کے اندر
پھر ان اختلافات کی کچھ لہریں اٹھی تھیں لیکن زہر کے ساتھ ساتھ سیدنا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کی شکل میں ایک تریاقی کا وجود بھی اسلام کو عطا ہوا، آپ نے اپنی بے لاگ صداقت بے تھاہ علم مستحکم تقویٰ کے زور سے اٹھنے والی لہروں کو اتنی قوت سے دبا دیا کہ پھر صحیح معنوں میں ان اختلافات کو پھلنے پھولنے کا موقعہ مسلمانوں کی عمومیت میں کبھی نہ ملا۔[1]

مولوی محمد نجم الغنی خاں صاحب رامپوری اپنی کتاب مذاہب اسلام کے صـ۴۳۳ پر لکھتے ہیں کہ سالہا سال سے آمین بالجہر کے باب میں ان دونوں فریق کے جھگڑے چلے آتے ہیں جو مختلف شہروں ہندوستان و پنجاب لاہور، امرتسر، لودھیانہ، میرٹھ، تا چپورہ ضلع دربھنگہ وغیرہ وغیرہ مختلف صورتوں اور عدالتوں دیوانی فوجداری میں پیش ہو چکے ہیں کسی عدالت سے ان مقدمات کی نسبت کبھی کوئی ایسا فیصلہ نہیں ہوا جو قطعی اور حکم اخیر سمجھا جاتا اور وہ ان مقدمات کا دروازہ بند کر دیتا، دلی کے اندر دونوں فریق کے طرفداروں نے مسائل فروعیہ اختلافیہ مثلاً نجاست آب اور نماز میں آمین بالجہر رفع یدین اور رفع سبابہ وغیرہ میں تنازعات برپا کئے بعض نے ان کو حرام سمجھا اور بعض نے مثل مؤکدہ غرضیکہ جادۂ اعتدال سے گذر گئے ہر فریق اپنے مخالف کو گمراہ اور خارج از اہل سنت والجماعت تقریر اور تحریر میں کہنے لگا اور طرح طرح کے اشتہار اور رسائل مشتہر کئے یہاں کے فساد سے اور شہروں اور قصبوں کے مسلمانوں میں بھی

---

[1] تدوین حدیث از حضرت مولانا سید مناظر احسن صاحب گیلانی رحمۃ اللہ علیہ سابق صدر شعبہ دینیات جامعہ عثمانیہ ص ۲۳۳-۲۳۴-۲۳۵۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نزاع و تکرار واقع ہوئی اور نوبت بفوجداری پہنچی اس لئے صاحب کمشنر دہلی نے ایک معاہدہ علمائے اہل حدیث (وہابیہ) اور علمائے فقہ (حنفیہؒ) سے لکھوا کر کمشنری قسمت دہلی میں داخل کرایا جس کی نقلیں تمام ہندوستان میں مشتہر ہوئیں اس پر دہلی لکھنؤ عظیم آباد وغیرہ کے ۳۸ علماء کی مہریں اور دستخط ہیں جن میں مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی اور مولوی عبدالحلیم صاحب لکھنوی بھی ہیں یہ معاہدہ ۲۶ ذیقعدہ بروز جمعہ ۱۲۹۸ھ ہجری کا لکھا ہوا ہے خلاصہ مضمون اس کا یہ ہے کہ ایک فریق دوسرے فریق کے افعال نماز میں طعن و توہین سے پیش نہ آوے اور نماز ایک فریق کی دوسرے کے پیچھے بشرط رعایت عدم مفسدات جائز ہے پس جو شخص کرے اس کو منع نہ کیا جاوے اور اس کے پیچھے بلاشبہ نماز پڑھنی چاہیئے اور جو نہ کرے اس پر اعتراض نہ ہو اور فاعل افعال مذکورہ اس کے پیچھے نماز پڑھے کوئی کسی کو برا اور بد مذہب نہ جانے مساجد میں کسی فریق کا کوئی فریق فریقین میں سے مانع اور مزاحم نہ ہو عامل بالحدیث اپنے طور پر عمل کرے اور عامل بالفقہ اپنے طور پر ہر ایک مسجد میں ہر ایک اپنے عمل بجا لانے کا مجاز و مختار ہے پس ہم سب کو اس بات کا اشتہار دیتے ہیں کہ ہر واعظ اپنے وعظ میں دلائل تکراری و مسائل اجتہادی وغیرہ بیان نہ کرے البتہ وقت تدریس حدیث شریف کے اس کے دلائل اور کتب فقہ کی تدریس کے وقت اس کے دلائل بیان کئے جاویں اور طعن و تشنیع نہ کیا جاوے علیٰ ھذا القیاس ہر موقعہ تحریر پر سوائے دلائل کتب کوئی بات خلاف تہذیب نہ لکھی جاوے اور اب جو شخص کوئی اشتہار یا کتاب

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ایسے مضمون کی شائع کرے جس میں مذاہب اربعہ یا محدثین علیہم الرضوان
کی توہین شرعی ہو اس کے مدارک کی حکام سے استدعا کی جاوے
الیٰ آخرہٖ اس گروہ کے سرگروہ مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب دہلوی
سنہ ۱۳ ہجری میں جب بعزم حج حرمین کو گئے تو وہاں ان کو بعض
ہندوستانیوں نے عقیدہ وہابیہ کی وجہ سے گرفتار کرا دیا انہوں نے
سید عثمان پاشا گورنر حجاز و کمانڈر انچیف عربستان کے اجلاس میں
عین مکہ مکرمہ میں وہابیت سے جس کو اعتزال سے تعبیر کیا گیا ہے —
انکار کیا گورنر حجاز نے ترکی زبان میں ان کے انکار کی تصدیق میں ایک
روبکار محافظین مدینہ منورہ کے نام جاری کیا جس کا ترجمہ یہ ہے
بجناب محافظین مدینہ منورہ سعادت مآب حضرت صاحب من ہندوستانی
مولویوں میں سے نذیر حسین اور ایک شخص ان کے شاگردوں سے ان
دونوں پر ان کے ہم وطنوں کی طرف سے جو معتزلہ (وہابی) ہونے کی
تہمت لگائی گئی تھی اس لئے ان دونوں پر مواخذہ کر کے ضروری تحقیقات
کی گئی مگر اس تہمت سے ان دونوں کا بری الذمہ ہونا ثابت ہوا، وہاں
بھی اگر ان کے حق میں اگر اس قسم کا کوئی الزام لگایا جائے تو اس سے
ان کی برائت ذمہ معلوم ہونے کے لئے یہ تحریر کی جاتی ہے۔ از مکہ۔
تاریخ ۱۶ ذی الحجہ سنہ ۱۳۰۰ھ۔

نواب مولوی سید محمد صدیق حسن خاں بن سید اولاد حسن بریلوی
مولدا قنوجی موطناً بھی اس طریقے کے بہت معاون سمجھے گئے ہیں
یہ یکشنبہ ۱۹ر جمادی الاولیٰ سنہ ۱۲۴۸ ھجر میں پیدا ہوئے اور چہارشنبہ
۲۸ر جمادی الاخریٰ سنہ ۱۳۰۷ ہجری میں بعارضہ استسقاء مقام بھوپال میں

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

انتقال کیا اور ۱۲۸۸ھ ہجری میں نواب شاہجہاں بیگم صاحبہ رئیسہ
بھوپال کے ساتھ عقدِ نکاح ہوجانے سے مرتبہ نوابی و امارت کو
پہونچے جب یہ بیگم صاحبہ کو اپنے ہمراہ خانہ کعبہ کو لے گئے تو باوجود
دولت و ثروت اور کافی جمعیۃ کے مدینہ منورہ کو نہ گئے اور جب
مسلمانان ہندوستان میں اس بات کے چرچے ہونے لگے تو تاج الاقبال
وغیرہ تواریخ بھوپال میں بیگم صاحبہ کی طرف سے یہ الفاظ معذرت کیلئے
لکھوا دیئے از بلوہ شورش بدویاں راہ مدینہ منورہ پر خطر بود ارادۂ آنجا بمجبوری
موقوف داشتہ ۱۳۰۷ھ میں بیگم صاحبہ کی استدعا کے بموجب مولوی
صدیق حسن صاحب کا خطاب نواب دولہ مرحوم برٹش گورنمنٹ نے
منظور کر کے حکم دیدیا کہ تمام تحریرات قلمرو بھوپال اور برٹش گورنمنٹ
کے مراسلات میں یہی خطاب لکھا جایا کرے انہوں نے علم حدیث و تفسیر
و عربیت وغیرہ میں بزبان عربی و فارسی و اردو بہت سی تالیفات کیں
اور لاکھوں روپیہ کے صرف سے چھپوا کر ان کو شائع کیا اور علماء نے
ان پر تقریظیں لکھیں ہندوستان بلکہ عرب و روم و مصر میں کوئی
ایسی جگہ نہ ہوگی یا کم ہوگی جہاں کوئی اہل علم یا علم کا اثر و ذکر ہو
اور ان کی کوئی تالیف وہاں نہ ہو اسی وجہ سے ان کو بعض علماء نے
جو اس طریقہ کے پابند ہیں اس صدی کا مجدد قرار دیا ہے مگر باوجود
اس کمال کے نواب صاحب کی تصانیف میں بڑی خرابی یہ ہے کہ انکو
اپنی تصانیف میں تحقیق و تدقیق کا التزام نہیں صرف جمع و تالیف ان کو
پیش نظر رہتی تھی لہذا وہ ہر قسم کے مسائل کو محقق ہوں یا غیر محقق
مناسب و ضروری ہوں خواہ غیر مناسب و غیر ضروری اپنی تصانیف میں درج

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کر دیتے تھے یہی وجہ ہے کہ ان کے ہم عصروں اور ہم چشموں (مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی وغیرہ علماء) نے ان کی تصانیف پر نکتہ چینی کی ہے اور ان کے بعض مسائل میں غلطی و تحقیق سے مخالفت ایسی کر دکھائی ہے کہ اس کو نواب صاحب نے بھی مان لیا ہے اور صاف لکھدیا ہے کہ ہم صرف ناقل ہیں ہم کو اس سے بحث نہیں کہ فلاں امر میں حق و صحیح کون قول ہے نواب صاحب کی غرض مضامین کو اپنی کتاب میں درج کرنے سے غالباً اپنی جمعیۃ اور ہمہ دانی اور ہر مسئلہ میں حاضر جوابی کا اظہار تھا۔

جس زمانہ سے نواب صاحب نے بیگم صاحبہ کے کاروبار میں شراکت یا مددگاری کی تھی تو گورنمنٹ کے افسر برابر خوش انتظامی کے مداح رہے اور گورنمنٹ نے بیگم صاحبہ کی تحریک سے ان کے لئے خطاب نواب والاجاہ امیر الملک اور اتواب سلامی وغیرہ اعزاز مقرر کئے ۱۸۵۸ء میں سر پیل گریفن ایجنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا نے لارڈ ڈفرن وایسرائے ہند کے سامنے نواب صاحب کو گورنمنٹ کا مخالف اور مخالفین گورنمنٹ کا خیر خواہ ثابت کر کے نواب صاحب کا خطاب نوابی اور سارے اعزاز جو گورنمنٹ نے ان کو دیئے تھے سلب کرا دیئے مگر بیگم صاحبہ والیہ بھوپال نے جن کو اپنی طرف سے بھی عطائے خطاب نوابی کا اختیار حاصل ہے ان سے یہ خطاب واپس نہیں لیا اور اس سلب اعزاز اور واپسی خطاب کا سبب یہ الزامات تھے جو نواب صاحب پر لگائے گئے تھے۔ (۱) اوّل خرابیٔ انتظام ریاست (۲) عام رعایا پر ظلم (۳) ملازمت میں مذہبی رعایت (۴) مذہب رعایا (ہندو و

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

شیعہ و حنفیہ) سے بیجا تعرض (۵) بندوبست میں بیجا تشدد، جس کے سبب سے سات ہزار آدمی جلا وطن ہو گئے (۶) وہابی مذہب کی تائید (۷) مسمی دین محمد کی معرفت مہدی سوڈانی کو روپیہ بھیجنا (۸) مجموعہ خطب: ہدایۃ السائل: ترجمان وہابیہ: اقتراب الساعۃ وغیرہ کتابوں میں گورنمنٹ کی مخالفت میں مضمون لکھنا اور انمیں گورنمنٹ سے جہاد و بغاوت کی ترغیب دینا وغیرہ وغیرہ گورنمنٹ کی اس کارروائی سے خوف زدہ ہو کر آگرہ بھوپال لاہور کے ہم مشربان[1] نواب صاحب نے نواب صاحب کو خصوصًا اور تمام وہابیوں کو عمومًا گورنمنٹ کے نزدیک اپنی سلطنت کا خیر خواہ ثابت کرنے کے لئے گورنمنٹ انگلشیہ سے جہاد کی ممانعت میں رسائل و تحریرات شائع کرنا شروع کیں مگر ان کے مخالفین نے فورًا تاڑ لیا کہ یہ سب صرف آجکل کسی مصلحت یا حکمت عملی کی نظر سے کیا جا رہا ہے اور نواب صاحب کے مخالفین نے یہ بات اخبارات میں شائع کرادی کہ جب ۱۸۸۱ء میں جنرل ڈیلی وغیرہ کی معرفت گورنمنٹ پر کھل گیا کہ نواب صاحب کی ایسی کتابیں جن میں انگریزوں سے جہاد کی ترغیب ہے شائع ہوئی ہیں اور اس وجہ سے گورنمنٹ کا نواب صاحب پر عتاب ہوا تب سے نواب صاحب نے اپنی سابق تصنیفات کے برخلاف گورنمنٹ سے جہاد کی ممانعت میں کتابیں تصنیف کیں نواب صاحب کا تحریرات مانع جہاد کا شائع کرانا اس موجودہ سزا کے خوف سے تھا

---

[1] جن میں مولانا محمد حسین بٹالوی بھی ہیں جنہوں نے "الاقتصاد فی مسائل الجہاد لکھی تھی جس کا ذکر پہلے آچکا ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جس کے سامنے ہونے کا دس برس پیشتر ان کو یقین ہوگیا تھا مگر نواب صاحب کے دوستوں نے نواب صاحب کے ایما سے ان الزامات کے جوابات اکثر دیسی اور بعض انگریزی اخبارات میں درج کرادیئے ہمیں نواب کے معتبر مصاحبوں سے یہ خبر پہنچی ہے کہ جب گورنمنٹ نے نواب صاحب پر یہ عتاب کیا تو انہوں نے اپنی بہت سی مؤلفہ کتابیں جو طبع ہوچکی تھیں اور گورنمنٹ کے کان تک ان کے الفاظ مخالفانہ پہنچے نہ تھے جلوادیں۔

الغرض وہابی اپنے آپ کو اہل حدیث اور اہل سنت اور محدث اور عامل بالحدیث اور موحد سمجھتے ہیں کیونکہ ان کو یہ زعم ہے کہ ہمارا طریقہ سراسر علم قرآن وحدیث ہے، رائے وقیاس سے بالکل دور ہے اور ادلہ کتاب وسنت سے بہت نزدیک ہے اور اپنے مخالفوں کو بدعتی کہتے ہیں وہابی کبھی دفع الوقتی کے لئے بطور تقیہ کے عبدالوہاب نجدی سے بیزاری بھی ظاہر کرتے ہیں۔

نواب صاحب نے بھی عبدالوہاب نجدی کو برا کہا ہے اور اپنے رسالہ حطہ فی احوال الصحاح الستہ میں جو ۱۲۸۲ھ بجنی میں طبع ہوکر شائع ہوچکا ہے محمد بن عبدالوہاب نجدی کا مجمل بیان کرکے لکھا ہے ان کی بہت مشہور خصلتیں جن کو برا سمجھا جاتا ہے۔ دو خصلتیں ہیں اوّل لوگوں کو بلا دلیل کافر کہنا۔ دوسرے بے گناہوں کا خون بہانا۔ نواب صاحب ترجمان وہابیہ میں جس کو انہوں نے ۱۸۸۴ء میں چھپوایا ہے ص۲ پر لکھتے ہیں یہ لوگ اس لقب سے کمال نفرت رکھتے ہیں اور انکار کرتے ہیں اور ان کو وہابی کہنا ایسا برا لگتا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہے جیسے گالی دینا جب ہم اپنے تئیں کسی اگلے بڑے اماموں کی طرف منسوب نہیں کرتے اور نہ اپنے تئیں حنفی وشافعی کہتے ہیں اور نہ حنبلی ومالکی کہنے سے راضی ہوتے ہیں تو پھر محمد بن عبدالوہاب کے پیچھے چلنے اور ان کے طریقے میں اپنے تئیں داخل کرنے پر کب راضی ہوں گے اور سرسید احمد خاں رسالہ جواب ڈاکٹر ہنٹر میں کہتے ہیں کہ یہ لوگ غیر مقلّد کو بھی ویسا ہی برا سمجھتے ہیں جیسا کہ لفظ وہابی کو اس گروہ کا قدیمی خطاب اہل حدیث ہے جس سے وہ زمانہ تقرر مذاہب اربعہ میں مشہور تھے غرض ان کی اس سے یہ ہے کہ لفظ وہابی اور غیر مقلّد کا اطلاق اس گروہ سے اڑ جائے اور یہ ثابت ہو جائے کہ جو لوگ آجکل وہابی سمجھے جاتے ہیں یہ انہیں اہل حدیث کی چال ڈھال پر ہیں جن کا کتب اہل سنّت میں مذہب حنفیہ وشافعیہ کے مقابلہ میں ذکر کیا جاتا ہے وہ لوگ یہ ائمہ ہیں یزید بن ہارون یحییٰ بن سعید احمد بن حنبل وغیرہم .....

۱۹ جنوری ۱۸۸۷ء کو گورنمنٹ ہند اور گورنمنٹ پنجاب سے حکم نافذ ہوا کہ سرکاری کاغذات میں لفظ وہابی کے استعمال کو مسدود کیا جائے مگر اس حکم کے ساتھ یہ بھی احتمال تھا کہ اس فرقہ کو بجائے لفظ وہابی، لفظ غیر مقلّد سے مخاطب کیا جائے مگر اس گروہ کے مختلف صوبہ جات ہندوستان، پنجاب ممالک غرب وشمال اودھ، بمبئی، مدراس، بنگال ممالک متوسطہ کے تین ہزار ایک سو چھتیس اعیان اشخاص کے یہ ظاہر کرنے پر کہ ہم لفظ غیر مقلّد کو بھی ویسا ہی برا جانتے ہیں جیسا کہ لفظ وہابی کو گورنمنٹ ہم کو اس لفظ کے ساتھ مخاطب کرنے سے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بھی معاف رکھے اور ہم کو بجز اہل حدیث کے کسی لفظ سے مخاطب نہ کرے جس کا اثر و نتیجہ یہ ظاہر ہوا کہ گورنمنٹ کے نزدیک لفظ غیر مقلد بھی ویسا ہی دل آزار سمجھا گیا جیسا کہ لفظ وہابی سمجھا گیا اور اس گروہ کو اس کے استعمال سے معاف رکھا گیا۔

ڈاکٹر ہنٹر صاحب ممبر کونسل واضع قانون نے ایک رسالہ لکھ کر اس میں ان لوگوں کو گورنمنٹ کا بدخواہ قرار دیا تھا اس رسالہ سے بہت سے افسران گورنمنٹ نے دھوکہ کھایا اور یہ سمجھ لیا کہ وہابی گورنمنٹ کے باغی کا نام ہے یا گورنمنٹ سے بغاوت وہابیوں کا کام ہے جس کو سرسید احمد خاں صاحب نے عمدہ تفصیل سے اٹھایا اور خوب ثابت کر دکھایا کہ یہ فرقہ جس کو وہابی کہا جاتا ہے گورنمنٹ کا مخالف نہیں ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے ناواقفی کے سبب دھوکہ کھایا ہے[1]

اتباعِ صحابہ و سلف صالحین بھی ضروری ہے:

یہاں یہ بات بھی عرض کر دینا ضروری معلوم ہوتی ہے کہ جس طرح قرآن پر عمل کرنے کے لئے اور فہم مراد میں امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی محتاج ہے اسی طرح سے صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہم کے بلاواسطہ شاگرد تھے اور انہوں نے

---

[1] تاریخ مذاہب الاسلام ص از ۴۲۳ تا ۴۳۹ تالیف مولانا نجم الغنی خاں ابن مولانا عبدالغنی خاں ابن مولوی عبدالعلی خاں ابن مولوی عبدالرحمان خاں ابن مولانا حاجی محمد سعید صاحب شاگرد حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہم اللہ تعالیٰ۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حدیث فرماتے اور عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے انہوں نے جو معنیٰ قرآن مجید اور احادیث کے سمجھے ہیں ان کی اتباع بھی ضروری ہے کسی مسلمان کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ کسی آیۃ اور احادیث کے وہ معنیٰ بیان کرے جو اجماع صحابہ یا کل آرا صحابہ کے مخالف ہوں علیٰ ھٰذا القیاس تابعین صحابہ کے بلا واسطہ اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک واسطہ سے شاگرد ہیں، انہوں نے جو قرآن وحدیث کے معنیٰ سمجھے ہیں ان کے بعد کے لوگوں کو ان کا بھی خلاف کرنا جائز نہیں یہ امر آخر ہے کہ ان کے خلاف کرنے سے اگر مسئلہ اجماعی اور قطعی نہیں ہے تو انسان کافر نہ ہو مگر گمراہی اور بے راہی ضرور ہے۔ ہاں ان میں سے اگر کسی ایک کی رائے کے مطابق بھی اس کی رائے ہے تو پھر گمراہ اور بے راہ اہل سنت والجماعت سے بھی خارج نہیں ہو سکتا اور اگر اس کی رائے کسی کی رائے کے مطابق بھی نہیں تو البتہ اہل سنۃ والجماعۃ سے بھی خارج ہو جائیگا اور اگر وہ انکار کسی ضروری دین کے انکار کا باعث ہو جائیگا تو ممکن ہے کہ کفر تک بھی نوبت پہنچ جائے لیکن کفر اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کسی ضروری دین کا انکار قطعاً اور یقیناً ثابت نہ ہو جائے۔

بعض ناواقف غیر مقلد اور اہلِ حدیث کا جواب : بعض ناواقف اور متعصب

آجکل کے اہل حدیث اور غیر مقلد فقہ کے باطل کرنے کی غرض سے یہ کہہ دیتے ہیں کہ فقہ کوئی چیز نہیں کیا قرآن کوئی پہیلی یا چیستان ہے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کہ بجز چار اماموں کے کسی نے نہ سمجھا، کیا قرآن کے مخاطب یہ چار ہی ہیں انہیں کی فہم کا اعتبار ہے انہیں کا فقہ واجب العمل ہے حالانکہ قرآن مجید میں صاف مذکور ہے ولقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر (قمر) پارہ ۲۷ یعنی بیشک ہم نے قرآن کو نصیحت کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے پس کیا ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا: اور قرآن کو تبیانا لکل شئ یعنی قرآن ہر شئ کا بیان ہے اور قول فصل فرمایا ہے: پھر فقہ اور فقہاء کی اتباع اگر شرک نہیں تو اور کیا ہے: میں یہ نہیں کہتا کہ سب غیر مقلد ایسا ہی خیال رکھتے ہیں مگر ایسا خیال رکھنے والے بھی کثرت سے اور عوام ہی نہیں بلکہ بعض خواص کالعوام بھی اس خیال باطل میں مبتلا ہیں ان صاحبوں کی خدمت میں عرض ہے کہ آیۃ مذکورہ کا اگر یہ مطلب ہے کہ قرآن کے لئے کسی استاد اور مفسر کی ضرورت نہیں اور یہ خود کامل ہے تو پھر فقہ کے ساتھ ساتھ حدیث بھی جاتی ہے اور ایسا کہنے والے بجائے اہلحدیث ہونے کے اہلِ قرآن ہوتے جاتے ہیں جس کو وہ ہرگز بھی پسند نہ کریں گے اور اگر قرآن کے ساتھ ساتھ باوجود اس کے آسان ہونے کے صحاح ستہ اور ان کے حواشی اور شروح کی بھی ضرورت ہے تو پھر کتب فقہ کا دین سے خارج ہونا بڑا مشکل ہے اگر فہم قرآن کے لئے حدیث کی ضرورت ہے تو فہم حدیث کے لئے آپ کے خاص خاص شاگردوں اور شاگردان شاگرد و صحابہ و تابعین و تبع تابعین رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کی بھی ضرورت ہے۔ اگر قرآن خدا کا کلام ہے تو یہ اس کے رسول اور سید الرسل کا کلام ہے اگر حدیث قرآن کی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تفسیر ہے تو فقہ حدیث کی شرح ہے اگر قرآن فہمی کے لئے علم نبوی کی ضرورت ہے تو حدیث فہمی کے لئے علم صحابہ وتابعین وائمہ مجتہدین کی ضرورت ہے یہ سچ ہے کہ حدیث حجۃ ہے اور دلیل ہے کلام شارع علیہ السلام ہے اس بناء پر حدیث وفقہ میں زمین وآسمان سے بھی زیادہ فرق ہے وہ کلام نبی ہے یہ کلام امتی ہے ان امتیوں نے نبی ہی کے کلام کا اپنی سمجھ اور اپنے علم اور قواعد شرعیہ کے مطابق مطلب بیان فرمایا ہے جدید ثبوت یا الہام قطعی کے مدّعی نہیں ایسے حاکم ہوکر نہیں آئے کہ جن کو اختیار ہو کہ جس حدیث کو چاہے خدا سے حکم پاکر ردی کی ٹوکری میں پھینک دے، مرزا صاحب کی طرح قرآن وحدیث ان کی نفسانی خواہشوں کا ماتحت نہیں بلکہ ان کی پاک عقلیں اوران کے نفوس مطمئنہ قرآن وحدیث کے تابع نہیں لہذا انہوں نے دین میں کوئی تغیر وتبدل نہیں کیا بلکہ جو کام ہمیں کرنا تھا اور ہم اس کے لائق واہل نہ تھے وہ انہوں نے ہماری طرف سے ہمارے لئے کردیا فجزاھم اللہ عنا خیر الجزاء وہ شکریہ کے قابل ہیں نہ کہ مذمت کے۔ تو بس قرآن کے آسان کردینے کے یہی معنیٰ ہیں کہ قرآن اپنی اندرونی فصاحت وبلاغت اور سلاست عبارت، سہولت احکام وعبادات اور عقائد فقہ کے ساتھ اس خارجی آسانی کے ساتھ بھی آراستہ اور پیراستہ ہے کہ اس کی تعلیم کے لئے اللہ تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین کو مقرر فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث کے ذریعہ سے احکام قرآنیہ کی تفصیل فرمائی اور احادیث کی تفصیل اور تسہیل بذریعہ فقہائے امت ظہور پذیر ہوئی جیسے متن کے لئے شرح ہوتی ہے اور

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

شرح کے لئے حواشی ہوتے ہیں تو کوئی شخص اگر مشکل سے مشکل متن کو شروح اور شروح کو حواشی سے سہل کر دے تو اس کا یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ ہم نے اس کتاب کو پڑھنے والوں کے لئے بالکل سہل کر دیا، زیادہ تفصیل کی گنجائش نہیں مختصراً عرض ہے کہ جیسے قادیانیوں اور نیچریوں کے نزدیک فہم قرآن کے لئے حدیث کی ضرورت نہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ دین ایک بے معنیٰ چیز اور لڑکوں کا کھیل بن جاتا ہے کیونکہ اس صورت میں ہر شخص کو اختیار ہوگا کہ قرآن کے جو چاہے سو معنیٰ کر لے اسی طرح سے اگر حدیث کے ساتھ فقہ اور اقوال سلف کی ضرورت نہ ہو تو حدیث کا بھی کوئی مفہوم محصل باقی نہ رہیگا جس کا جو جی چاہے گا وہی حدیث کا معنیٰ بیان کرے گا اور جب حدیث کے معنیٰ غلط ہو گئے تو قرآن کے معنیٰ کس طرح صحیح رہ سکتے ہیں نتیجہ وہی اسلام کی تباہی اور بربادی ہے اَلْعِیَاذُ بِاللّٰہِ اس وجہ سے صحیح طریقہ وہ ہے جو سلف نے اختیار کیا ہے کہ اصل الاصول قرآن مجید ہے اور اس کے بعد احادیث کا مرتبہ ہے لیکن فہم مراد اور تعیین معنیٰ نصوص میں بالکل سلف صالحین کی اتباع کی جائے کہ جن کی خیریت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت دی ہے اور صحابہ اور تابعین میں جو کچھ اجتہادی امور میں اختلاف رائے ہوا ہے جس کا ہونا ضروری تھا ان میں سے کسی کو بھی گمراہی اور ضلالت پر نہیں کہہ سکتے بلکہ بمقتضائے بایھم اقتدیتم اھتدیتم چونکہ تمام صحابہ کے ہاتھ میں دامن نبوی ہے اور تابعین صحابہؓ کے دامنوں میں چھپے ہوئے ہیں اور ائمہ مجتہدین انہیں دونوں مقدس

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جماعتوں کے نقش قدم پر چلتے ہیں لہٰذا جو ائمہ مجتہدین کی اتباع کرتا ہے وہ بھی مدینہ طیبہ ہی کے راستہ پر چل رہا ہے۔ بالآخر واسطہ بواسطہ سب آپ ہی کے دربار تک پہنچے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اور آپ تک پہنچنا خدا تک پہنچنا ہے تو معلوم ہوگیا کہ ائمہ کا اختلاف اور ان کی کثرت ایسی ہے جیسے ایک درخت کی چند شاخیں ہوں جس میں اگرچہ بظاہر اختلاف اور تعدد معلوم ہوتا ہے لیکن جب پھول پھل پتیوں کو دیکھا جاتا ہے تو باوجود کثرت کے وحدت ہی نظر آتی ہے اور یہی کہا جاتا ہے کہ یہ کل ایک ہی درخت ہے کوئی صاحب اس کلام سے یہ غلطی نہ کھائیں کہ ائمہ حدیث اس سے باہر ہیں بلکہ یہ سب ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں اور جس کی کوئی اتباع کرے گا وہ سب صراطِ مستقیم ہی پر چلنے والے ہیں ان خطوں میں اختلاف اوپر کی جانب میں ہے اور اصل میں اتحاد ہے یہی وجہ ہے کہ باوجود اختلاف کے سب صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ سب اہل سنّت والجماعت میں داخل ہیں، اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ کا مصداق اتباع ائمہ کو قرار دینا سخت جہالت اور کوتاہ فہمی ہے جس طرح سے ایک درخت کے بہت کثرت سے اور بہت بڑی بڑی شاخیں ہوں اور کثرت سے اس پر پھول اور پھل آئیں تو یہ انشعاب اور شاخوں کا بڑھنا اور بار اور برگ کی کثرت درخت کی عظمت اور عزّت کا باعث اور موجب ازدیاد نفع خلق اللہ ہے اسی وجہ سے علماء کے ان اجتہادی اختلافات اور فروعی اختلافوں کو بفحوائے اختلاف العلماءِ رحمۃ فرمایا گیا ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ضمیمہ اولیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اَمَّا بَعْد

انوار الباری کی یہ جلد حدیث نہی بزاق جانب قبلہ سے شروع ہوئی جس کا سبب حق تعالیٰ کا نمازی و قبلہ کے درمیان ہونا بتلایا گیا ہے حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری ص۳۴۴ میں لکھا ہے کہ اس حدیث بخاری سے معتزلہ کا رد ہوگیا جنہوں نے حدیث کے الفاظ وَاَن ربہ بینہ وبین القبلۃ پر نقد اس لئے کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ تو ہر جگہ ہے اور اس سے ان کا بھی رد ہوگیا جو آیت الرحمن علی العرش استویٰ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ عرش پر بذاتہ موجود ہونے کے معتقد و مدعی ہیں یعنی حافظ ابن تیمیہؒ وغیرہ اس لئے کہ جو تاویل یہاں حدیث میں ہوسکتی ہے وہ آیت مذکورہ میں بھی ہوسکتی ہے واللہ اعلم۔

حافظؒ نے اگرچہ یہاں حافظ ابن تیمیہؒ کا نام نہیں لیا مگر دررکامنہ جلد اول میں جہاں ان کے مفصل احوال ذکر کئے ہیں وہاں ان کے دوسرے قابل اعتراض عقائد کے ساتھ اس عقیدہ کا ذکر بھی صراحت کے ساتھ کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر بذات خود بیٹھا ہے اور فتح الباری ص۳۱۸/۱۳ میں ان کے عقیدہ حوادث لا اول لھا کے بارے میں لکھا کہ یہ ان کی طرف منسوب شدہ نہایت شنیع مسائل میں سے ایک ہے یہ سب اقوال

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اسی جلد کے صفحہ ۱۸۲ و ۱۸۳ میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں عقائد و اصولِ دین کی پوری بحث تبعاً للامام البخاری انوار الباری کی آخری جلدوں میں آئے گی انشاء اللہ تعالیٰ، مگر حافظؒ کی مذکورہ بالا تنبیہ کی وجہ سے ذہن حافظ ابن تیمیہؒ کے تفردات کی طرف منتقل ہو گیا جن کو اس دور میں نہایت اہمیت دے کر بطور دعوت پیش کیا جا رہا ہے اور ہمارے نزدیک قابل اعتراض چیز صرف یہی ہے کہ ان کو بطور دعوت کے پیش کیا جاتے ورنہ کچھ نہ کچھ تفردات اکثر اکابر امت کے منقول ہوتے ہیں اور ان کو جمہور امت کے فیصلوں کے مقابلہ میں ضرورت سے زیادہ اہمیت کبھی نہیں دی گئی راقم الحروف نے ۳۷-۳۸ء میں رفیق محترم مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری عم فیضہم کی معیت میں حرمین و مصر و استنبول کا سفر کیا تھا استنبول کا سفر تو نہایت مختصر تھا جس میں ہم نے صرف وہاں کے کتب خانوں کی اہم مخطوطات دیکھیں ابتداء و آخر میں دونوں، سال کے موسم حج پر کئی کئی ماہ حرمین کا قیام ہوا تو علمائے حرمین سے علمی مذاکرات و استفادات کے مواقع بھی میسر ہوتے اور درمیانی مدت ۹-۱۰ ماہ قیام مصر کی تھی جس میں ہم نے نصب الرایہ، فیض الباری۔ و بغیۃ الاریب طبع کرائیں اس زمانہ میں علماءِ ازہر اور خاص طور سے علامہ کوثریؒ سے ملاقاتیں بہ کثرت ہوتی رہیں حافظ ابنِ تیمیہؒ کے بارے میں وہ نہایت متشدد اور ہم اسی نسبت سے متساہل تھے کیونکہ ہمارے سامنے ان کے تفردات اور خاص طور سے عقائد و اصولِ دین کے بارے میں ان کے اقوال شاذہ اتنی کثرت سے سامنے نہ آئے تھے۔ علامہ ان کی بعض قلمی کتابوں کے حوالے بھی نقل کرتے تھے جو کتبخانہ ظاہریہ دمشق وغیرہ میں وہ مطالعہ کر چکے تھے اس کے مقابلہ میں

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہمارا حاصل مطالعہ ان کی صرف چند مشہور و مطبوع تالیفات تک محدود تھا پھر ہمارے ذہنوں میں حافظ ابن تیمیہؒ کی خاص وقعت اس لئے بھی تھی اور ہے کہ انہوں نے امام اعظمؒ کی طرف سے مخالفین و معاندین کا بڑا دفاع کیا ہے اور فقہ حنفی کے بہت سے مسائل کی کھلے دل سے تائید و توثیق بھی کی ہے جبکہ ان کے تلمیذ اعظم حافظ ابن قیمؒ نے فقہ حنفی کی مخالفت دوسرے مخالفین و معاندین سے بھی کچھ بڑھ چڑھ کر ہی کی ہے غرض اس زمانہ قیام مصر میں ہم علامہ کوثری کو معذور سمجھتے رہے اور وہ ہمیں اس کے بعد فتاویٰ کبریٰ حافظ ابن تیمیہؒ پانچ جلدوں میں طبع ہو کر ہمارے سامنے آئے جن سے سینکڑوں فروعی مسائل کے تفردات کے ساتھ عقائد و اصول دین کے تفردات بھی مطالعہ میں آئے اور مصر و حرمین کی جماعت انصار السنہ کی سعی و توجہ سے کتاب النقض للدارمی السنجری: کتاب التوحید لابن خزیمہ: کتاب السنہ للشیخ عبداللہ بن الامام احمدؒ اور کتاب التوحید للشیخ محمد بن عبدالوہابؒ وغیرہ طبع ہو کر شائع ہوئیں پھر ان کے مقابلہ میں مندرجہ ذیل تالیفات بھی شائع ہو گئیں علامہ ابن الجوزی حنبلیؒ کی دفع شبہۃ التشبیہ: علامہ تقی الدینؒ کی السیف الصقیل و شفاء السقام: علامہ تقی الدین حصنیؒ کی دفع شبہ من تشبہ و تمرد: علامہ ابن قتیبہؒ کی الاختلاف فی اللفظ فی ردِ الجہمیہ والمشبہ: شیخ سلامہؒ کی براہین الکتاب والسنۃ: امام بیہقیؒ کی کتاب الاسماء والصفات مع تعلیقات کوثری: محقق ابن عساکر کی تبیین کذب المفتری فی الذب عن الاشعری مع تعلیقات کوثری اور مقالات الکوثری وغیرہ ان سب کے مجموعے مطالعہ سے جو حقائق منقح ہو کر سامنے آتے ان کی روشنی میں چند مسائل مہمہ کی تحقیق انوار الباری کی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اس جلد میں پیش کر دی گئی ہے اور حسب قول شاعر: لقد وجدت مکان القول ذا سعۃ ، فان وجدت لسانا قائلا فقل، اپنے ابتدائی ارادہ کے اعتبار سے کہیں زیادہ لکھ دیا گیا اور اسی لئے اس جلد کی ضخامت بھی بڑھ گئی ہے یہاں ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ حدیث افتراق امت پر بھی کچھ روشنی ڈالیں اور فرق مبتدعہ کی نشاندہی بھی کر دیں۔

ترمذی، ابوداؤد، مسند امام احمد، نسائی، ابن ماجہ، و مستدرک حاکم میں مختلف صحابہ کرامؓ سے حدیث مروی ہے کہ یہود بنی اسرائیل اور اسی طرح نصاریٰ بھی بہتر ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت تہتر ۷۳ فرقوں میں بٹ جائیگی جن میں سے صرف ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی سب فرقے ناری ہوں گے عرض کیا گیا کہ وہ ایک فرقہ کونسا ہوگا تو فرمایا کہ جو میرے اور میرے اصحاب کے طریقہ پر چلے گا یا جو جماعت کے ساتھ ہوگا شیخ ابومنصور عبدالقاہر تمیمی رحؒ نے اس حدیث کی شرح میں ایک مستقل تالیف کی جس میں ثابت کیا کہ ان فرق مذمومہ سے مراد فروع فقہیہ ابواب حلال و حرام میں اختلاف کرنے والے مراد نہیں ہیں بلکہ وہ فرقے مراد ہیں جنہوں نے اصول توحید تقدیر خیر و شر شروط نبوت و رسالت موالات صحابہ اور ان ہی جیسے دوسرے مسائل اصول و عقائد میں طریق سنت و جماعت سے الگ راستہ اختیار کیا ہوگا اور ان مسائل کی وجہ سے ایک دوسرے کی تکفیر کی ہوگی کیونکہ قسم اول کے فروعی اختلاف میں کسی نے دوسرے کی تکفیر و تفسیق نہیں کی ہے لہٰذا حدیث مذکور کا محمل صرف قسم دوم عقائد والا اختلاف ہوگا اور اس قسم کا اختلاف آخر ایام صحابہ میں ہی قدریہ فرقہ کے بانی معبد جہنی اور اس کے اتباع کے ظہور سے پیدا ہو گیا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تھا پھر اسی طرح اور دوسرے فرقے پیدا ہوتے چلے گئے یہاں تک کہ
تھوڑی ہی مدت میں بہتّر فرقے پورے ہوگئے اور تہتّر واں فرقہ
اہل سنت والجماعت والا رہا اور وہی ایک کامل ومکمّل نجات و
فلاح والا ہے۔ تحفۃ الاحوذی ج ۲ ص ۲۶۷ پھر اگلے صفحہ پر علامہ مبارکپوریؒ
نے علامہ ملّا علی قاری کی مرقاۃ سے تہتّر فرقوں کی تفصیل نقل کی ہے وہ
بھی ہم ذکر کرتے ہیں اصول بدع جیسا کہ مواقف میں نقل کئے گئے ہیں
آٹھ ہیں (۱) معتزلہ جو بندوں کو اپنے اعمال کا خالق کہتے ہیں اور رویت
باری تعالیٰ کے منکر ہیں اور ثواب وعقاب کو واجب قرار دیتے ہیں
اس فرقہ کی ۲۰ شاخیں ہیں (۲) شیعہ جو حضرت سیدنا علی رضؓ کی محبت میں
افراط کرتے ہیں وغیرہ ان کی بائیس ۲۲ شاخیں ہیں (۳) خوارج جنہوں
نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں تفریط کی اور ان کی تکفیر تک
کی اور گناہ کبیرہ والے کو بھی کافر قرار دے دیا وغیرہ وہ بیس شاخوں
میں بٹ گئے (۴) مرجئہ جو اس امر کے قائل ہوئے کہ ایمان کے ساتھ
کسی بھی معصیت سے ضرر نہ ہوگا جس طرح کفر کے ساتھ کسی طاعت
سے نفع نہ ہوگا ان کی پانچ شاخیں ہیں (۵) نجاریہ جو خلق افعال
میں تو اہل سنۃ کے ساتھ ہیں اور نفی صفات میں وحدوث کلام وغیرہ
مسائل میں معتزلہ کے ہمنوا ہیں ان کی تین شاخیں ہیں (۶) جبریہ جو
بندوں کو اپنے اعمال وافعال میں مسلوب الاختیار اور مجبور محض
بتلاتے ہیں اس فرقہ کی شاخیں نہیں ہیں (۷) مشبہ جو حق تعالیٰ کو جسمیت
میں مخلوق جیسا مانتے ہیں (۸) حلولیہ جو حلول کے قائل ہیں اور یہ بھی
مشبہ ہی جیسے ہیں اس لئے ان کو ایک فرقہ بھی کہہ سکتے ہیں اس طرح

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یہ سب بہتر فرقے ہو گئے جو سب ہی نار کے مستحق ہو گئے کیونکہ ایسے عقائد اختیار کئے جو دخول نار کا سبب ہیں پھر یہ فرق رہیگا کہ ان فرقوں میں سے صریح کفر کا ارتکاب کرنے والے تو عذاب ابدی کے مستوجب ہوں گے اور مبتدعین کو باوجود استحقاق نار کے اللہ تعالیٰ چاہے تو بخشدے گا اور مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ والا فرقہ وہ ہوگا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کرام کے اعتقاد اور قول وفعل کے مطابق ہوگا اور یہ اجماع سے معلوم ہوگا لہٰذا جس امر پر علماء اسلام نے اجماع واتفاق کیا ہے وہ حق ہوگا اور اس کے سوا باطل ہوگا اسی لئے فرقہ ناجیہ کو اہل سنت والجماعت بھی کہتے ہیں۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ صـ۲۰۴۔

دوسری روایت امام احمد وابی داؤد میں یہ بھی ہے کہ میری امت میں کچھ فرقے ایسے بھی نکلیں گے جن کے اندر اہواے نفسانیہ اور بدعات اس طرح جاری وساری ہوں گی جس طرح باؤلے کتے کے کاٹنے سے جنون و وحشت اور مالیخولیا کی کیفیت انسان کی رگ رگ اور ریشہ ریشہ میں سرایت کر جاتی ہے اور اس سے شفا حاصل ہونا مشکل ہو جاتا ہے ملا علی قاریؒ نے لکھا کہ اس بیمار کو پانی پلانا بھی سخت مضر ہوتا ہے اس لئے وہ سخت تشنگی کی ہی حالت میں مرجاتا ہے، البتہ اہل عرب کہتے ہیں کہ اس بیماری کی دوا پانی میں ایک قطرہ خون ملا کر دینا ہے جس سے پیاس دور ہو جاتی ہے تیسری روایت ہے کہ میری امت یا یہ فرمایا کہ امت محمدیہ کو اللہ تعالیٰ گمراہی پر نہیں جمع کرے گا اور خدا کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے (یعنی اس کی نصرت و

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

غلبہ یا حفاظت ورحمت) اور فرمایا کہ جو شخص جماعت سے الگ ہوگا وہ جہنم کا مستحق ہوگا یعنی کسی اعتقاد یا قول وعمل میں جماعت علماء سے الگ راستہ اختیار نہ کرے ورنہ جہنمی ہو جائیگا علامہ نے لکھا کہ مراد علماء امت کا اجماع ہے عوام کا نہیں چوتھی روایت میں ہے کہ سوادِ اعظم کا اتباع کرو، علامہ نے لکھا کہ مراد اصول اعتقاد میں اتباع ہے جیسے ارکان اسلام وغیرہ باقی فروعی مسائل فقہیہ میں اتباع کسی ایک مجتہد کا بھی درست ہے رہا ماتریدیہ واشاعرہ کا اختلاف تو اولا ان دونوں میں کوئی معتدبہ اختلاف ہی نہیں ہے اور جن چند مسائل میں بظاہر ہے تو اس کا درجہ بھی فروعی مسائل کے اختلاف جیسا ہی ہے (مرقاۃ صفحہ ۲۰۵ - ۲۰۶ ج ۱

اس سے معلوم ہوا کہ باقی تمام مسائل اعتقادیہ اتفاقیہ میں ماتریدیہ واشاعرہ کے خلاف رائے قائم کرنا شذوذ کے حکم میں ہے اور چونکہ تمام متکلمین اسلام متقدمین ومتاخرین نے ماتریدیہ واشاعرہ ہی کے ذریعہ سلف صالحین صحابہ وتابعین وائمہ مجتہدین کے عقائد مختارہ کو حاصل کیا اور اور جانا پہچانا ہے اس لئے ان کے خلاف متاخرین حنابلہ کے تفردات حق وصواب سے بعید ہیں اور اسی لئے محققین حنابلہ ابن جوزی وغیرہ نے بھی اشاعرہ وماتریدیہ کی تائید اور متاخرین حنابلہ کے تفردات کی تردید نہایت پرزور طریقہ پر کی ہے اور جب حافظ ابن تیمیہؒ نے بھی اپنے زمانہ میں ان ہی تفردات کو اختیار کیا تو دوسرے علماء مذاہب کے ساتھ علماء کبار حنابلہ نے بھی ان کے عقائد ونظریات کی مخالفت کی اور ان کے خلاف جتنے محضر نامے اور فتاوی لکھے گئے تھے ان پر علماء مذاہب اربعہ کے دستخط ثبت ہوتے تھے اس دور میں حافظ ابن تیمیہؒ نے کئی بار اپنے تفردات سے رجوع بھی بظاہر

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کیا تھا مگر پھر بھی وہ لوٹ پھر کر اپنے علیحدہ خیالات پر ہی جم گئے تھے اور چونکہ امام الحرمین اور امام غزالیؒ نے اشاعرہ و ماتریدیہ اور متقدمین ہی کی پرزور حمایت کی تھی اور تمام مسائل و عقائد کو خوب مدلل و مکمل کر کے لکھ گئے تھے اس لئے حافظ ابن تیمیہؒ ان کے سخت مخالف ہو گئے تھے حتیٰ کہ ان کو اشدّ کفراً مِنَ الیہود بھی بتلاتے تھے اور اس سے ظاہر ہے کہ حافظ ابن تیمیہؒ اور متقدمین کے درمیان کتنے حجابات حائل ہو گئے تھے۔

ضرورت ہے کہ ایسے تمام اختلافی مسائل کی مکمل تحقیق و ریسرچ کر کے صواب و غلط کا فیصلہ واضح دلائل و براہین کی روشنی میں کیا جائے اور طرفین کے علماء تعصب و تنگ نظری کو درمیان سے ہٹا کر صحیح فیصلے کریں سب سے بڑی دشواری یہ ہے کہ حافظ ابن تیمیہؒ نے خود ہی دعویٰ تو یہ کیا کہ ہم اختلافی امور میں کتاب اللہ و سنت رسول اللہ اور اجماع مسلمین سے فیصلہ کرائیں گے اور خدا کے دین میں کسی بدعت کو راہ نہ دیں گے جس کی اجازت خدا نے نہیں دی ہے وَلَا نقول علی اللہ مَالَا نعلم ملاحظہ ہو فتاویٰ ابنِ تیمیہ ج ۵ ص ۲۳۹ ، مگر وہ اللہ تعالیٰ کے لئے استقرار و جلوس عرش پر ثابت کرتے ہیں اور رفع استبعاد کے لئے یہ بھی کہتے ہیں کہ خدا چاہے تو اپنی قدرت سے مچھر کے پر کے اوپر بھی استقرار کر سکتا ہے تو تم اس کے عرش اعظم پر بیٹھنے کو کیوں مستبعد سمجھتے ہو نیز وہ نزول باری کو منبر کے ایک درجہ سے دوسرے درجہ پر اترنے کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں یہ سب کتاب و سنت و سلف کی تصریح سے کہاں ثابت ہے پھر وہ کتاب النقض للدارمی کی بھی تائید کرتے ہیں جس کے صفحہ ۹۲ اور ۱۸۲ میں ہے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کہ حدیث اطیط العرش میں اطیط خدا کے بوجھ کی وجہ سے ہے کیونکہ اس کا بوجھ لوہے اور پتھروں کے بوجھ کی طرح ہے حالانکہ اوّل تو حدیث مذکور حسب تحقیق حافظ حدیث ابن عساکر وغیرہ معلول ہے اور بغرض صحت اطیط سے اہل علم کے نزدیک عرش ایسی عظیم مخلوق کا حق تعالیٰ کے لئے خضوع مراد ہے اور بوجھ کی وجہ سے اطیط کو کسی نے سلف میں سے نہیں لکھا تو جب کتاب وسنت واجماع کسی سے بھی اس کا ثبوت نہیں ہے تو ابتداع فی الدین اور قول بلا علم اس سے زیادہ اور کیا ہوگا. اسی طرح حافظ ابن تیمیہؒ نے عرش کو قدیم بالنوع کہا یہ کتاب وسنۃ یا اجماع سے کہاں ثابت ہے اگر نہیں تو یہ بھی قول بلا علم اور ابتداع فی الدین ہی ہوا جس کی خدا نے اجازت نہیں دی وَہلم جرا۔

حافظ ابن قیمؒ کا رد کرتے ہوئے علامہ تقی الدین سبکی م ۷۵۶ھ نے لکھا ہے وہ عقائد میں اپنے کو متمسک بالقرآن کہتے ہیں تو قرآن میں کہاں ہے کہ خدا آسمان کے اوپر ہے یا عرش پر مستقر ہے اور کہاں کہا کہ خدا اپنی مخلوق سے جدا ہے، کہاں کہا کہ خدا کے دونوں قدم کرسی پر ہیں اور کہاں کہا کہ خدا اوپر سے اپنی مخلوق کی آواز سنتا ہے اور ان کو اوپر سے دیکھتا ہے اور کہاں کہا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے ساتھ عرش پر بیٹھتے ہیں وغیرہ السیف الصقیل صفحہ ۵۵ و ۵۶۔

علامہ نے یہ بھی لکھا کہ حافظ ابن تیمیہؒ جو حوادث لا اوّل لہ اور قیام الحوادث بذات الرب وغیرہ اقوال مبتدعہ خلاف عقل ونقل کے قائل ہوگئے اس کی وجہ یہ ہوئی کہ وہ خلفاء سے مباحثہ کرتے تھے اور خود میں دوسروں کے مقلد تھے اور طریق بیہقی کے مرتبط علماء وشیوخ سے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تک نہ پہنچ سکا اور علم جیتا گیا تھا (السیف صفحہ ۱۳) دوسری دشواری یہ ہے کہ حافظ ابن تیمیہ وغیرہ کے تفردات پر جتنی کتابیں مصر و شام وغیرہ سے شائع ہوئی ہیں ان کا داخلہ و اشاعت حجاز میں ممنوع ہے اور صرف ایک ہی جانب کو حق و صواب سمجھ لیا گیا ہے اور اسی کا پروپیگنڈہ ہر وقت کیا جاتا ہے حتیٰ کہ موسم حج پر بھی دوسرے خیال کے علماء کو اپنے نظریات و دلائل پیش کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی یہ بات حجاز و حرمین کی علمی و مذہبی مرکزیت کے بھی شایان شان نہیں ہے جہاں اس سے پہلے ہر نقطہ خیال کے علماء حق کو اپنے خیالات آزادی کے ساتھ پیش کرنے اور مختلف الخیال علماء کے باہمی علمی مذاکرات کی اجازت ہمیشہ رہتی تھی۔

اس وقت حافظ ابن تیمیہؒ کے الفتاویٰ الکبریٰ کی پانچ جلدیں ہمارے سامنے ہیں جو ۱۹۶۶ء میں قاہرہ سے شیخ حسنین محمد مخلوف (المفتی السابق) کے مقدمہ کے ساتھ شائع ہوئی تھیں انہوں نے مقدمہ کے صفحہ (ک) پر شیخ الاسلام علامہ تقی الدین سبکیؒ کے اس خط کا حوالہ دیا ہے جس میں انہوں نے علامہ ذہبی کے جواب میں حافظ ابن تیمیہؒ کے علم و فضل و تبحر وغیرہ کی تعریف کی ہے پھر لکھا کہ اس کے باوجود انہوں نے حافظ ابن تیمیہؒ کے رد میں کتابیں لکھیں اور ان کی آراء کو غلط بتایا پھر لکھا کہ یہ ایک نمونہ ہے جس کی پیروی کرنی چاہیئے کہ کسی کے علم و فضل اور مذہبی خدمات جلیلہ کا اعتراف اس پر صحیح و سنجیدہ نقد و اعتراض سے مانع نہیں ہو سکتا اور لکھا کہ ہمارے زمانہ کے علماء کو بھی ان دونوں ائمہ وقت کی اقتدا کرنی چاہیئے پھر صفحہ (ف) پر لکھا کہ حافظ ابن تیمیہؒ کی کچھ آراء ایسی بھی ہیں جن میں انہوں نے جمہور علماء کے مسلمہ عقائد و احکام کی مخالفت کی ہے اور

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

آیات صفات واحادیث کے بارے میں بھی ان سے خلاف کیا ہے اور توسل
و وسیلہ، شدِ رحال لزیارۃ القبور اور حلف بالطلاق وغیرہ مسائل میں بھی
الگ مسلک اختیار کیا ہے اسی لئے ان کے بارے میں تحقیق و ریسرچ کرنے
والے علماء تین گروہوں میں بٹ گئے ہیں ایک گروہ نے ان کی پوری تائید
کی، دوسرے نے ان کو بالکل نظر انداز کر دیا اور معاندانہ رویہ اختیار کیا
بلکہ بعض مسائل وعقائد کی وجہ سے ان کی تضلیل یا تکفیر بھی کی تیسرا گروہ
وہ ہے کہ جس نے بعض امور میں ان کی موافقت کی ہے اور بعض میں مخالفت کی
ہے (ص وق) پر لکھا ہے کہ بعض وہ علماء بھی ہیں جن کے دلوں میں حافظ
ابن تیمیہؒ کی بڑی محبت وعظمت تھی مگر ان کے بعض آراء کے تفرد کو ناپسند
کرتے ان میں سے عماد الدین واسطی بھی ہیں جن کے متعلق حافظ ابن رجب
حنبلیؒ نے اپنی طبقات میں لکھا کہ وہ اور بہت سے دوسرے خواص اصحاب
شیخ ابن تیمیہؒ شیخ کی ائمہ کبار، اعیان اور صوفیہ وغیرہم کے متعلق تنقیدات کو برا
سمجھتے تھے اگرچہ یہ بھی جانتے تھے کہ شیخ کی نیت صرف انتصار للحق تھی اسی
طرح دوسرے بہت ائمہ اہل حدیث: حفاظ حدیث وفقہاء کرام بھی جو شیخ
کی محبت وعظمت دلوں میں رکھتے تھے ان کے اہل فلاسفہ واہل کلام کے
ساتھ توغل کو پسند نہیں کرتے تھے اور چاہتے تھے کہ وہ ائمہ اہل حدیث
متقدمین امام شافعی وامام احمد کے طریقہ سے تجاوز نہ کریں اور اسی طرح
بہت سے علماء وفقہاء محدثین وصالحین ان کے بعض مسائل کے شذوذ کو بھی
ناپسند کرتے تھے جن کے اندر شذوذ کو سلف نے بھی ناپسند کیا تھا حتیٰ کہ بعض
ہمارے حنابلہ قضاۃ عدل نے بھی ان کو ایسے مسائل کے بارے میں فتویٰ دینے
سے روک دیا تھا پھر علامہ ذہبی کے بھی متعدد اقوال مدح ونقد کے نقل کئے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جو ہم دوسری جگہ درج کر چکے ہیں اور آخر میں لکھا کہ یہ مجموعہ فتاویٰ نہایت گراں قدر علمی ذخیرہ ہے جس سے ہر عالم وفقیہ علمی استفادہ کرے گا اور ان کے ساتھ دوسری کتب کے دلائل وبراہین بھی سامنے رکھ کر جس کو اصح واقویٰ سمجھے گا اس کو اختیار کرنے کی سہولت پائے گا اور بقول حافظ ذہبیؒ کے ہر شخص کے کچھ اقوال اختیار کئے جاتے ہیں اور کچھ چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔

اوپر کی نقول سے ثابت ہوا کہ غیروں نے جو کچھ نقد کیا ہے حافظ ابن تیمیہؒ کے اپنے خاص معتقدین وجان نثاروں نے بھی اس سے کم نہیں کیا ہے اس کے باوجود اگر ان کے تفردات کو منظر عام پر لانے کے لئے ان کی طرف دعوت دینا اور ان کی بڑے پیمانے پر اشاعت ضروری ہے اور انتقادی تالیفات کو منظر عام سے ہٹانے کی سعی لازمی سمجھی جائے تو اس کے خلاف ہمارا احتجاج اور شکوہ بیجا نہ ہوگا تعصب اور تنگ نظری کا برا ہو کہ پہلے زمانوں میں معتزلہ اور جہمیہ نے امام احمدؒ وامام شافعیؒ وغیرہ پر مشبہ ہونے کا الزام لگایا تھا اور بعض محدثین نے امام اعظمؒ وامام محمدؒ وغیرہ کو جہمیہ کہا تھا جن کی طرف سے حافظ ابن تیمیہؒ نے بھی اپنی کتاب الایمان میں پوری برائت کر دی تھی اور لکھا تھا کہ یہ سب حضرات طریقہ سلف کے اختیار کرنے میں باہم متفق تھے اور ان کے خلاف حشویت وجہمیت کے الزامات بے بنیاد غلط ہیں کچھ حضرات نے امام شافعیؒ کو تشیع کا الزام لگایا تھا جس کا جواب ذب الذبابات صـ۲۵ میں موجود ہے کچھ نے امام اعظمؒ کو مرجئی قرار دیا تھا جس کے بہترین اور مسکت جوابات ذب صـ۱۵۷ اور کتاب ابو حنیفہ لابی زہرۃ صـ۱۷۵ میں درج ہیں، حافظ ابن تیمیہؒ نے موافقۃ المعقول والمنقول

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

میں جو منہاج السنہ کے حاشیہ پر چھپی ہے امام الحرمینؒ اور امام غزالیؒ کو یہود و نصاریٰ سے بڑھ کر کافر قرار دیا ہے اور سب الغزالی کا ذکر حافظ ابن حجرؒ نے بھی درر کامنہ (ترجمہ ابن تیمیہؒ میں کیا ہے اور آج بھی اس دور کے متعصب سلفی حضرات نے صرف حافظ ابن تیمیہؒ پر انتقاد کی وجہ سے علامہ کوثریؒ کو جہمی کہا ہے (جبکہ ان لوگوں کے سوا تمام دنیائے اسلام کے علماء ان کے صحیح مسلک اور علم و فضل و تبحر پر نہ صرف انتقدر علمی خدمات کے معترف ہیں) ایسے بے جا تعصب کا خاتمہ ہونا چاہئے اور ٹھنڈے دل سے اختلافی مسائل کی تحقیق و تنقیح ہونی چاہیے اختلافی نقاط کو گھٹا اور مٹا کر اتحاد و یکجہتی کی راہ اپنانی چاہیے نیک نیتی و خلوص کے ساتھ ہر مشکل و دشواری کا حل تلاش کیا جا سکتا ہے اس تقدمہ میں اور بھی بہت کچھ لکھنا تھا مگر جگہ نہ رہی

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ وصحبہ اجمعین وانا الاحقر سید احمد رضاء عفا اللہ عنہ

حافظ ابن تیمیہؒ اور حضرت شاہ ولی اللہؒ: ہمارے اکابر دیوبند کے قریبی سلسلہ سند حدیث میں حضرت شاہ ولی اللہؒ کا اسم گرامی سرفہرست ہے لیکن اہل علم و تحقیق جانتے ہیں کہ وہ شیخ کورانی شافعیؒ کے طویل المدت تلمذ اور مصاحبت سے غیر معمولی طور پر متاثر ہو گئے تھے اسی لئے ان کی تالیفات الانصاف: عقد الجید۔ حجۃ اللہ وغیرہ میں عدم تقلید کا رجحان اور دوسرے تفردات و شطحیات بھی پائے جاتے ہیں، فیض الباری ص۱/۲ وحسن التقاصی فی سیرۃ ابی یوسف القاضی ص۹۵ اور شیخ کورانی چونکہ حافظ ابن تیمیہؒ سے بھی نہایت متاثر تھے وہ اثر بھی حضرت شاہ صاحبؒ نے قبول کیا یہاں تک کہ حجۃ اللہ وغیرہ میں حافظ ابن تیمیہؒ کے پورے پورے مضامین بغیر حوالہ و انتساب کے درج کئے ہیں اور

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اسی خوش عقیدگی کا یہ ثمرہ ہے کہ انہوں نے ایک مکتوب بنام شیخ معین الدین سندھی میں حافظ ابن قیمؒ کی طرح بعض ایرادات کا دفاع بھی کیا ہے تاہم ہمارا خیال ہے کہ حضرت شاہ صاحبؒ نے حافظ ابن تیمیہؒ کی وہ سب تالیفات ملاحظہ نہیں کی تھیں جو بعد کو حضرت شاہ عبدالعزیزؒ نے پڑھ کر ان کے خلاف سخت نقد کیا ہے اور اب تو ان سے بھی زیادہ تالیفات طبع ہو کر منظر عام پر آچکی ہیں یہاں نہایت ضروری اور اہم بات پیش کرنی ہے کہ حسب تصریح علامہ بنوری عم فیضہم حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ اپنے سابقہ نظریات ترک کر کے جو طریقہ انیقہ حنفیہ مذکورہ فیوض الحرمین ص۴۸ و ص۶۲ اختیار فرمایا تھا اسی کی تکمیل حضرت شاہ عبدالعزیزؒ صاحب نے فرمائی اور اسی کو ہمارے اکابر دیوبند حضرت گنگوہیؒ حضرت نانوتویؒ، حضرت شیخ الہندؒ حضرت علامہ کشمیریؒ و شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ نے اختیار فرمایا ہے۔ مقدمہ فیض الباری ص۲۴ پھر چونکہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کی موجودہ تالیفات شائع شدہ میں ان کے وہ سابقہ اقوال مضطربہ و تفردات و سطحیات بھی ہیں اس لئے جماعت دیوبند کے علمی و فکری امام و سرخیل حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہٗ ہیں اور چونکہ مسلک اکابر دیوبند بکل معنی الکلمہ صرف مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ ہے اس لئے ہم جمہور سلف و خلف کے خلاف اکابر امت سے کسی کے بھی تفردات و شذوذ کی پسند و اختیار سے قطعاً معذور ہیں۔

(مؤلف) [1]

تفردات: حافظ ابن تیمیہؒ کے بڑے تفردات و شواذ عقائد و احکام وغیرہ میں چالیس؟ کے قریب ہیں جن میں سے بعض میں انہوں نے

---

[1] مقدمہ انوار الباری جلد یازدہم ص ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، مؤلف سید احمد رضا بجنوری

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

امام احمدؒ کی بھی مخالفت کی ہے مثلاً مسح علی الخفین کہ اس کی مدت مقیم کے لئے ایک دن ورات اور مسافر کے لئے تین دن تین رات شریعت میں مقرر ہے اور امام احمدؒ نے اس کے خلاف کو بدعت اور خروج عن الجماعۃ فرمایا کرتے تھے مگر حافظ ابن تیمیہؒ نے اس کی عدم توقیت کا فتویٰ دیا تھا اور اس پر تمام عمر عمل بھی کیا علامہ ابن العماد اور علامہ ابن رجب حنبلیؒ نے نقل کیا ہے کہ حافظ ابن تیمیہؒ مصر سے دمشق کا سفر کرتے تھے اور پورے سفر میں سب کے سامنے مسح کرتے رہتے تھے امام احمدؒ نے فرمایا تھا کہ جو شخص ایک لفظ سے تین طلاق دے اس کی بیوی اس پر حرام ہوجائیگی اور کبھی حلال نہ ہوگی تا آنکہ کسی دوسرے سے نکاح کرکے صحبت بھی کرے پھر اس کے طلاق وعدت کے بعد پھر اوّل کے نکاح میں آوے مگر حافظ ابن تیمیہؒ نے بڑی شدت سے اس کی مخالفت کی ہے اور فتویٰ دیا ہے کہ ایک لفظ سے تین طلاق بھی دے گا تو وہ مغلظہ نہ ہوگی اور بغیر حلالہ کے نکاح کرسکتی ہے حالانکہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں اس مسئلہ پر صحابہ کرام کا اجماع بھی ہوگیا تھا سب صحابہؓ نے ان کے فیصلہ کو شرعی مان لیا تھا اور اس کو سیاسی فیصلہ قرار دینا جمہور امت کے بھی خلاف ہے حافظ ابن تیمیہؒ اور ان کے متبعین کی یہ رائے ان کی دوسری بہت سی آراء کی طرح جمہور امت محمدیہ کے سلف وخلف سے الگ ہیں حاشیہ مذکورہ صـ۱۸۷، مزید افادہ کے لئے ہم ان سب تفردات کو یکجا نقل کئے دیتے ہیں یہ سب تفردات حافظ ابن طولون نے اپنی کتاب ذخائر القصر فی تراجم نبلاء العصر میں مشہور محدث وفقیہہ الامام الحجۃ شیخ صلاح الدین علائی دمشقی شافعی سنہ ۷۶۱ھ سے نقل کئے ہیں جن کے حالات ذیول تذکرۃ الحفاظ صـ۴۳ اور الرسالۃ المتطرفہ صـ۹

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

میں ہیں آپ نے عنوان قائم کیا ذکر ان مسائل اصول وفروع کا جن میں ابن تیمیہؒ نے دوسرے سب لوگوں کی مخالفت کی ہے پھر لکھا کہ مسائل فروع میں سے کچھ میں انہوں نے اجماع کی مخالفت کی ہے اور کچھ میں راجح فی المذہب کی مخالفت کی ہے وہ سب یہ ہیں :

(۱) **یمین طلاق** : حافظ ابن تیمیہؒ نے کہا کہ وقوع محلوف علیہ پر بھی طلاق واقع نہ ہوگی بلکہ صرف کفارہ یمین دینا ہوگا حالانکہ اس صورت میں ان سے پہلے فقہاء اُمت میں سے کوئی بھی کفارہ کا قائل نہیں ہوا۔ ابن تیمیہؒ کے فتویٰ کے بعد بہت سے عوام نے ان کا اتباع کرلیا اور لوگ ابتلاء عظیم میں مبتلا ہوگئے۔

(۲) **طلاق حائض** : حافظ ابن تیمیہؒ کے نزدیک حالت حیض میں طلاق دے[1] تو واقع نہ ہوگی۔

(۳) **طلاق مجامعت والے طہر میں** : حافظ ابن تیمیہؒ کے نزدیک واقع نہ ہوگی (بدایۃ المجتہد ص۵۵ میں باوجود خلاف سنت ہونے کے طلاق ہونے پر اجماع نقل کیا ہے۔

(۴) **تین طلاق کا مسئلہ** : حافظ ابن تیمیہؒ کہتے ہیں کہ ایک لفظ سے تین طلاق دے گا تو وہ صرف ایک شمار ہوگی پہلے انہوں نے خود بھی اس کے خلاف (یعنی وقوع طلاق ثلاث[2]) پر اجماع نقل کیا تھا اور مخالفت کرنے والوں پر کفر کا حکم کیا تھا پھر اس کے خلاف فتویٰ دیدیا۔

---

[1] ائمہ اربعہ اور امام بخاری کے نزدیک طلاق واقع ہوجائیگی اگرچہ ایسا کرنا خلاف سنت ہے (العرف الشذی)

[2] یہی قول داؤد ظاہری کا بھی ہے اور انکے خلاف بکثرت نصوص و دلائل ہیں اسی لئے ائمہ اربعہ اور جمہور سلف وخلف تین طلاق ہونے کے قائل ہیں (مؤلف)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

(۵) ترکِ صلوٰۃ عمداً کی قضا نہیں: حافظ ابنِ تیمیہؒ کا یہ فتویٰ ساری امت کے خلاف ہے کیونکہ سب کے نزدیک نماز کی قضا شرعاً درست ہوجاتی ہے، حافظ ابن تیمیہؒ کہتے ہیں کہ ساری عمر بھی ادا کرتا رہے تو قضا شدہ ایک نماز بھی ذمہ سے ساقط نہ ہوگی۔

(۶) طوافِ حائضہ: حافظ ابن تیمیہؒ کہتے ہیں کہ حائضہ عورت کے لئے طواف بیت اللہ مباح ہے لہٰذا وہ طواف کرلے تو کوئی کفارہ نہیں ہے۔

(۷) محصول ٹیکس یا چُنگی کا جواز: حافظ ابن تیمیہؒ اسکو جائز کہتے تھے اگر تاجروں سے لیا جائے تو اس کو زکوٰۃ سے بھی محسوب کرتے تھے اگرچہ وہ زکوٰۃ کے نام یا طریقہ سے بھی نہ لیا گیا ہو ان کا یہ فتویٰ بھی جمہور سلف وخلف کے خلاف تھا۔

(۸) سیال چیزوں کی نجاست: حافظ ابن تیمیہؒ کہتے تھے کہ ان میں اگر چوہا وغیرہ مرجائے تو نجس نہ ہوں گی۔

(۹) باوجود پانی کے نماز تیمّم کا جواز: حافظ ابن تیمیہؒ نے کہا کہ جنبی رات کے نوافل تیمّم سے پڑھ سکتا ہے اگرچہ شہر کے اندر[1] ہو اور اس کو غسل صبح تک نماز مؤخر کرنے کی ضرورت نہیں اور اس فتویٰ پر ان کے مقلدین کو میں نے عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے ان کے بعض مقلدین سے سُنا کہ اگر سفر میں رات کو کسی کے یہاں مہمان ہو

---

[1] ملاحظہ ہو فتاویٰ ابن تیمیہؒ ص ۲۹۵، ج ۴ اور اسی جگہ پر یہ فتویٰ بھی درج ہے کہ جو شخص بحالت جنابت آخر وقت نماز میں سدار ہوا یا نماز کو بھول گیا اور آخر وقت میں یاد آئی تو غسل کرکے نماز پڑھے خواہ وقت نکل ہی جائے لیکن اگر اول وقت میں بیدار ہوگیا اور نماز میں اتنی دیر کردی کہ وقت فوت ہونیکا ڈر ہوا تو غسل کی ضرورت نہیں تیمم کرکے نماز پڑھ لے اور نماز قضا نہ ہونے دے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اور غسل احتلام میں میزبان کے انتہام کا خوف ہو تو صبح کی نماز بھی تیمم سے جائز ہونیکا فتویٰ دیا تھا۔

(۱۰) شروط واقف کا لغو ہونا: وہ کہتے تھے کہ واقف کی شرط لغو ہے اس لئے شافعیہ کے لئے وقف شدہ چیز کو حنفیہ پر فقہار کے لئے وقف شدہ کو صوفیہ پر صرف کر سکتے ہیں اور اسی پر وہ اپنے مدرسہ میں عمل کرتے تھے اس کے اوقاف سے لشکر اور عوام پر صرف کر دیتے تھے۔

(۱۱) جواز بیع اُمّہاتُ الاولاد: اسی کو ترجیح دیتے تھے اور فتویٰ دیتے تھے ان کے علاوہ مسائل اصول میں سے حسب ذیل مسائل حافظ ابن تیمیہؒ کے تفردات میں سے ہے۔

(۱۲) مسئلہ حسن وقبح اشیاء: اس مسئلہ میں حافظ ابن تیمیہؒ نے معتزلہ کا مسلک اختیار کیا تھا بلکہ ان سے آگے بڑھ گئے تھے الخ موصوف کے مقالات واقوال اصول دین وعقائد میں بھی جمہور سے الگ تھے مثلاً موافقۃ المعقول والمنقول۔

(۱۳) اللہ تعالیٰ محل حوادث ہے: اس کی تصریح انہوں نے اپنی کتاب موافقۃ المعقول والمنقول میں کی ہے صـ۵، ج۲ یہ منہاج السنہ کے حاشیہ پر طبع ہو کر شائع ہو گئی ہے

(۱۴) اللہ تعالیٰ ید وعین وغیرہ کا محتاج ہے: کہا کہ اللہ تعالیٰ مرکب ہے، اور ان سب جوارح کا محتاج ہے جس طرح کل جزء کا محتاج ہوا کرتا ہے۔

لہ معلوم ہوا کہ حافظ ابن تیمیہؒ پر ظاہریت کا رجحان غیر معمولی درجہ میں تھا اس لئے انہوں نے زیارۃ روضہ مطہرہ وغیرہ مسائل میں حافظ ابن حزمؒ کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے تفصیل اپنے موقع پر آئیگی۔ (مؤلف)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

(۱۵) قرآن مجید ذاتِ باری تعالیٰ میں محدث ہے۔

(۱۶) عالم قدیم بالنوع ہے، یعنی حق تعالےٰ کے ساتھ کوئی نہ کوئی مخلوق ہمیشہ رہی ہے اسی طرح اس کو موجب بالذات قرار دیا فاعل بالاختیار نہیں۔ سبحانہ

(۱۷) حق تعالیٰ کیلئے جہت وجہیت کا اثبات: اس کی تصریح منہاج النبوت ص ۲۶۴ ج ۱ میں ہے وھو تعالیٰ منزہ عن ذالك۔

(۱۸) اللہ تعالیٰ بمقدار عرش ہے: کہ نہ اس سے بڑا نہ چھوٹا صرح بہ فی بعض تصانیفہ تعالی اللہ عن ذالك۔ [1]

(۱۹) علم خداوندی محدود ہے: کہ غیر متناہی سے متعلق نہیں ہوتا جیسے نعیم اہل جنت اس پر حافظ ابن تیمیہؒ نے مستقل رسالہ لکھا ہے۔

(۲۰) ذات باری تعالیٰ غیر متناہی کا احاطہ نہیں کرتی: اس بارے میں حافظ ابن تیمیہؒ سے قبل امام ابن الجوینی سے بھی البرہان میں غلطی ہوئی ہے۔

(۲۱) حضرات انبیاء علیہم السلام معصوم نہیں تھے: اور یہ بھی کہ سید الاولین والآخرین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جاہ نہ تھی۔

(۲۲) توسل بالنبی علیہ السلام درست نہیں: جو آپ کے وسیلہ سے دعا کرے گا وہ خطا کار ہوگا کئی اوراق اس پر لکھے ہیں۔

---

[1] علامہ تقی الدین محدث حصنی دمشقی رح ۸۲۹ھ نے اپنی کتاب دفع الشبہ میں ائمہ مجتہدین اور اکابر امت خصوصاً امام احمدؒ کے ارشادات بابت عقائد و ایمانیات تفصیل سے ذکر کرکے حافظ ابن تیمیہؒ کے عقائد و فتاویٰ بھی نقل کئے ہیں جن کی اس وقت کے علماء مذاہب اربعہ نے تردید کی اور ان پر مباحثات و مناظرات نقل کرکے حافظ ابن تیمیہؒ کے ابتلاآت کی بھی تاریخ وار تفصیل دی ہے جو نہایت اہم اور معتمد تاریخی مواد ہے یہ تفصیل ص ۵۸ تک ہے پھر حافظ ابن تیمیہؒ کے نظریہ فناء نار و نظریہ قدم عالم کی مدلل تردید کی ہے (مؤلف)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

(۲۳) سفرِ زیارت روضہ مطہرہ معصیت ہے: جس میں نماز قصر جائز نہیں بڑے شدومد سے اس فتویٰ کو لکھا حالانکہ اس سے قبل مسلمانوں میں سے کوئی بھی اس امر کا قائل نہیں ہوا۔

(۲۴) اہل دوزخ کا عذاب ختم ہوجائیگا: یعنی ہمیشہ کے لئے نہ ہوگا اس کے رد میں علامہ تقی سبکیؒ کا رسالہ شائع ہوچکا ہے اس میں جنت و دوزخ کے عدم فنا پر ابن حزم سے اجماع بھی نقل کیا ہے جبکہ موصوف بہت کم کسی مسئلہ میں اجماع کو تسلیم کرتے ہیں اور ان سے یہ بھی نقل ہے کہ جو عدم فنا کو نہ مانے وہ باجماع کافر ہے۔

(۲۵) توراۃ وانجیل کے الفاظ میں تحریف نہیں ہوئی: وہ نازل شدہ بدستور موجود ہیں، تحریف صرف معانی میں ہوئی ہے یہ بات کتاب اللہ تعالیٰ اور تاریخ صحیح کے مخالف ہے اور بخاری شریف میں جو حضرت ابن عباسؓ کا کلام طویل نقل ہوا ہے اس کے درمیان میں کلام مدرج ہے جس کو کسی نے مسند نہیں کیا اور احتمال وابہام کی موجودگی میں اس سے استدلال کرنا نہ صرف کتاب اللہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے نادرست ہے بلکہ اس لئے بھی کہ خود بخاری شریف ہی میں حضرت ابن عباسؓ کا قول اس کے مخالف ثابت ہے آخر میں حافظ طولوں نے حافظ حدیث صلاح علائیؒ سے نقل کیا ہے کہ یہ سب امور آخر تک میرے مطالعہ میں آچکے ہیں اور ان کا لکھنا بھی قابل استغفار ہے چہ جائیکہ کوئی ان کا عقیدہ رکھے۔

اس کے علاوہ حافظ حدیث الامام الحجۃ ابن رجب حنبلیؒ ۷۹۵ھ نے بھی حافظ ابن تیمیہؒ کے چند تفردات کا ذکر کیا ہے جو درج ذیل ہیں،

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

انہوں نے نہایت مفید اہم علمی کتابیں تصنیف کی تھیں مثلاً شرح بخاری شریف
شرح ترمذی شریف ذیل طبقات الحنابلہ لابن ابی یعلیٰ ۲

حافظ ابن حجرؒ نے اپنی کتاب انباء الغمر فی انباء العمر میں حافظ ابن رجبؒ کے بارے میں لکھا کہ ان پر مقالات ابن تیمیہؒ کے فتویٰ موافق دینے کی وجہ سے اعتراض ہوا تو انہوں نے اس سے رجوع کر لیا تھا جس پر تیمیوں نے ان سے نفرت کی لہٰذا وہ نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے دمشق کے اکثر اصحاب حنابلہ ان کے شاگرد ہیں لیکن رجوع مذکور کے باوجود اب بھی حافظ ابن رجب کی تالیفات میں شواذ ابن تیمیہ وابن قیم کی طرف رجحانات ملتے ہیں ممکن ہے یہ قبل کی تالیفات ہوں بہرحال ان کی کتابوں کا مطالعہ تیقظ کے ساتھ کرنا چاہئے حواشی ذیول ص۱۸۲ ترجمہ ابن رجبؒ)

حافظ ابن حجرؒ سے سہو ہوا کہ ان کو ابو یعلیٰ کی تالیف قرار دیا ذیول تذکرۃ الحفاظ ص۲۶۸: ان میں ابی یعلیٰ کبیر نے اپنی مذکورہ بالا کتاب طبقات الحنابلہ میں اور ان کے والد اور ابن ابی حازم ابو یعلی الصغیر اور ابو حازم وغیرہ نے مذہب حنبلی پر نقد کرتے ہوئے عقائد کی بہت سی ایسی باتیں امام احمدؒ کی طرف منسوب کر دی ہیں جن سے وہ بری ہیں پھر ان پر اعتماد کرتے ہوئے بعد کے لوگوں نے بھی ان کو نقل کر دیا حالانکہ وہ حضرات باوجود فروع مذہب کی وسیع واقفیت کے معتقدات کے بارے میں قابل اعتماد نہ تھے سامحہم اللہ تعالیٰ (حاشیہ ذیول تذکرۃ الحفاظ ص۱۸۱)

(۲۶) **ارتفاع الحدث بالمیاہ المعتصرہ**: کہ نچوڑے ہوئے پانی سے بھی حدث رفع ہو سکتا ہے مثلاً گلاب کیوڑہ وغیرہ سے وضو یا غسل کر کے نماز پڑھ سکتے ہیں۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

(۲۷) مسح ہر اس چیز پر درست ہے جس کو پاؤں سے نکالنے کے لئے ہاتھ یا دوسرے پاؤں کی ضرورت ہو مثلاً سردی سفر وغیرہ کی وجہ سے جب تک چاہے مسح کر سکتا ہے۔

(۲۸) ضرورت کے وقت مسح خفین کے جواز کے واسطے کوئی حد مقرر نہیں۔

(۲۹) جواز تیمم غیر معذور کے لئے: یعنی کسی نماز کا وقت ختم ہو جائے یا جمعہ و عیدین کے فوت ہو جانے کا خوف ہو تو پانی کی موجودگی میں بھی بغیر وضو و غسل کئے صرف تیمم کر کے نماز پڑھ سکتا ہے۔

(۳۰) حیض کی کم یا زیادہ مدت مقرر نہیں: اسی طرح سن ایاس کی بھی کچھ مدت نہیں ہے۔

(۳۱) نماز کا قصر ہر سفر میں درست ہے: خواہ وہ چھوٹا سفر ہو یا بڑا، یہی مذہب ظاہریہ کا بھی ہے۔

(۳۲) باکرہ عورت کے استبرا رحم کی ضرورت نہیں: اگرچہ وہ بڑی عمر کی بھی ہو بظاہر یہ حکم باندی کا ہے جیسا کہ فتاویٰ ابن تیمیہؒ ص ۵۸۹ میں ہے۔

(۳۳) سجدہ تلاوت کیلئے وضو کی ضرورت نہیں: بدایۃ المجتہد میں ص ۳۵ میں ہے کہ یہ بھی جمہور کے خلاف ہے۔

(۳۴) مسابقت بلا محلل کے جائز ہے: یہ بھی جمہور کے خلاف ہے۔

(۳۵) موطوءہ بالشبہۃ کا استبرا صرف ایک حیض سے ہو جاتا ہے اسی طرح مزنیہ بالشبہۃ بھی ہے اور خلع والی عورت نیز مطلقہ ثلاثہ طلاق والی کی عدت صرف ایک حیض ہوگی (فتاویٰ ابن تیمیہؒ ص ۵۸۸ ج ۴)

کتاب ابن تیمیہؒ ص ۴۸۰ میں مندرجہ ذیل تفردات بھی نقل ہوئے ہیں۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

(۳۶) رمضان کے مہینہ میں دن کو رات سمجھ کر کھالیا جائے تو روزہ کی قضا ضروری نہیں ہے۔

(۳۷) زیور کے بدلے زیادہ سونا یا چاندی دے کر خریدنا درست وجائز ہے۔

(۳۸) حج اور عمرہ دونوں ملا کر ادا کرنے والے کے لئے صفا اور مروہ کے درمیان ایک ہی سعی کرنا کافی ہے۔

(۳۹) ایک مسلمان ایک ذمی کافر کا وارث ہو سکتا ہے۔

(۴۰) راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ حافظ ابن تیمیہؒ کے تفردات ان کی تفسیری تشریحات میں بھی ملتے ہیں مثلاً آیۃ سورہ یوسف لیعلم انی لم اخنہ بالغیب وان اللہ لا یہدی کید الخائنین وما ابرئ نفسی ان النفس لامارۃ بالسوء الخ کے بارے میں ان کی رائے ہیکہ یہ مقولہ حضرت یوسف علیہ السلام کا نہیں بلکہ امرأۃ العزیز کا ہے اور اس پر مستقل تصنیف بھی کی اور اپنے فتاویٰ ص ۲۴ ج ۲ میں اکثر مفسرین والے قول کو غایت فساد میں قرار دیا نیز لکھا کہ اس پر کوئی دلیل نہیں ہے بلکہ ادلہ اس کے خلاف ہیں کوئی دلیل نہ ہونے کے دعویٰ کی حقیقت تو نیچے کی عبارت ہی سے واضح ہو جائیگی پھر ان ادلہ کا جواب بھی اپنے موقع پر پیش کر دیا جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

اوپر کے تفردات نقل کر کے محشی السیف نے لکھا ان کے علاوہ بھی حافظ ابن تیمیہؒ کے شواذ وتفردات بہ کثرت ہیں اور ابن حجر ھیثمی نے اپنے فتاویٰ حدیثیہ میں بھی ذکر کئے ہیں شیخ نعمان آلوسی نے نواب صدیق حسن خاں کے اشارہ پر جلاء العینین لکھی تھی جس میں حافظ ابن تیمیہؒ کی طرف سے بہت کچھ صفائی پیش کی تھی مگر پھر خود حافظ ابن تیمیہؒ ہی کی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ایسی کتابیں طبع ہوگئیں جن کی وجہ سے وہ جواب وصفائی بیکار ہوگئی اور شیخ موصوف نے خود بھی اپنی کتاب غایۃ المواعظ میں جلاء کے برعکس ومناقض باتیں لکھدیں اور انہوں نے جو اپنے والد ماجد کی تفسیر روح المعانی شائع کی ہے اس پر بھی اعتماد مشکل ہے اور اگر کوئی اس مطبوعہ کا مقابلہ اس قلمی نسخہ سے کرے گا جو مکتبہ راغب پاشا استنبول میں محفوظ ہے (جو مولفؒ نے سلطان عبدالمجید خاں کو پیش کیا تھا) تو وہ اس نقد کے بارے میں اپنا اطمینان کرلے گا نسأل اللہ السلامۃ (السیف الصقیل ص ۱۴۲)

مطبوعہ فتاویٰ ابن تیمیہؒ جلد چہارم کے آخر میں ص ۴۸۳ - ۶۵۶ کتاب الاختیارات العلمیہ کے عنوان سے بھی بہ ترتیب ابواب فقہیہ، حافظ ابن تیمیہؒ کے تفردات ایک جگہ ذکر کئے گئے ہیں جن کو ناشر نے عصر جدید کے لئے عظیم تحفہ سمجھ کر اور خلاصۃ الفتاویٰ قرار دے کر شائع کیا ہے۔[1]

سیرۃ النبی اور فناء جہنم کی بحث: شب معراج کی سیر جنت اور مشاہدہ جہنم کا حال مختصر کرکے آگے بڑھنا تھا کہ سیرۃ النبی جلد چہارم تالیف حضرت مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ میں جزاء وسزا کے تحت دوزخ کا بیان پڑھا جو ص ۶۰۷ سے ۸۱۱ تک پھیلا ہوا ہے اس کو پڑھ کر تکلیف اس لئے ہوئی کہ سیرۃ النبی ایسی معیاری وتحقیقی اہم اسلامی تالیف میں اس قسم کی غلط فہمی پیدا کرنے والا مواد موجود ہے اور اس کی اصلاح اب تک نہیں کی گئی اس عظیم الشان کتاب کی گرانقدر افادیت وجامعیت ہمارے نزدیک بھی مسلم ہے اور اس کی مقبولیت

---

[1] انوار الباری جلد یازدہم ص ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، مع الحواشی۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نیز دوسری زبانوں میں اس کے تراجم واشاعت سے بڑی مسرت بھی ہے مگر
اسی قدر اس سے تکلیف بھی کہ جن خیالات ونظریات سے خود حضرت سید
صاحبؒ نے اپنی زندگی ہی میں رجوع کرلیا تھا اور اسکو شائع بھی کردیا تھا
اس کی روشنی میں غلط مقامات کی اصلاح وتصحیح نہیں کی گئی ہے اور کتاب کے
ایڈیشن پر ایڈیشن پہلے ہی غلط نظریات رجوع شدہ ہی کے ساتھ شائع ہورہے
ہیں۔ حضرت سید صاحبؒ کے علم وفضل وتقویٰ ودیانت جذبہ احقاق
حق وابطال باطل وغیرہ خصوصیات سے کون واقف نہ ہوگا راقم الحروف
کو بھی ہمیشہ اس کا اعتراف رہا اور اسی لئے سیرۃ النبی پر حسب خواہش
سید صاحبؒ جب مولانا مناظر احسن صاحبؒ گیلانی نے مفصل تبصرہ لکھا تو
احقر نے مولانا موصوف کو اس کی اہم اغلاط اور فروگذاشتوں کی طرف بھی
توجہ دلائی تھی تاکہ تبصرہ ونقد کا صحیح حق ادا ہوجائے مگر موصوف کچھ اس قدر
حضرت سید صاحبؒ کی شخصیت سے مرعوب ومتاثر تھے کہ کھل کر کچھ نہ
لکھ سکے اس کے بعد احقر نے حضرت مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی دام ظلہم
کو توجہ دلائی تو انہوں نے حضرت سید صاحبؒ کو اس بارے میں اپنے
طریقہ پر متوجہ کیا ہوگا جس کی تفصیل معلوم نہ ہوسکی تاہم کچھ عرصہ کے بعد
حضرت مولانا موصوف نے مجھے اطلاع بلکہ خوشخبری دی کہ حضرت سید صاحبؒ
نے بہت سی چیزوں سے رجوع کرلیا ہے پھر رجوع کی ایک عبارت بھی
معارف میں چھپ گئی اور میں مطمئن ہوگیا کہ سیرۃ النبی کے جدید ایڈیشنوں
میں اصلاح ہوگئی ہوگی میرے پاس اس وقت مجلس علمی کا نسخہ تھا
جس میں محدود مقامات پر نشانات بھی لگائے گئے تھے اس کے بعد
کئی ایڈیشن شائع ہوئے اور اب ۳،۲ سال قبل تالیف انوار الباری کی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ضرورت سے کتابیں خریدی گئیں تو مکتبہ سیرۃ النبی بھی منگالی گئی اور اسوقت بظاہر یہ آخری ایڈیشن بار چہارم کا مطبوعہ سنہ ۱۹۵۹ء م سنہ ۱۳۷۹ھ میرے پچاس ہے کیونکہ آخری ایڈیشن ہی لکھ کر طلب کیا گیا تھا اب تک کئی جگہ مراجعت کی اور یہ دیکھ کر افسوس ہوا کہ رجوع شدہ اغلاط اب بھی موجود ہیں اور رفقائے دار المصنفین نے اصلاح و ترمیم کا کوئی خیال نہیں کیا اگرچہ میں اس کا ممنون ہوں کہ ادارہ نے میری دوسری بار کی درخواست پر حضرت سید صاحبؒ کے رجوع و اعتراف شائع شدہ معارف ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۳ء کی نقل مجھے بھیج دی ہے ضرورت ہے کہ اگر سیرۃ النبی پر نظر ثانی کر کے اس رجوع شدہ اور دوسری فروگذاشتوں کی اصلاح نہ ہو سکے تو کم از کم یہ شائع شدہ رجوع تو ضرور ہی اس کے ساتھ چھپ جایا کرے اس موقع کی مناسبت سے اس کے چند جملے یہاں نقل کئے جاتے ہیں۔

کتابوں اور مضمونوں کے ہزار ہا صفحات اتنے دنوں (چالیس سالوں کے عرصہ) میں سیاہ کئے گئے کہا نہیں جا سکتا کہ کہاں کہاں حق کا ساتھ چھوٹا ہے اور کس کس باطل کی تائید میں قلم نے لغزش کی ہے..... خاکسار ہیچمدان علی الاعلان اپنی ان غلطیوں سے جو دانستہ یا نادانستہ حق کے خلاف ہوئی ہوں صدق دل سے توبہ کرتا ہے اور اپنے قصور کا اعتراف اور اپنی ہر اس رائے سے جس کی سند کتاب و سنت میں نہ ہو اعلان براءت کرتا ہے وَمَا تَوْفِیقِی اِلَّا بِاللّٰہِ تعالےٰ مسائل کی تشریح میں حافظ ابن تیمیہؒ حافظ ابن قیمؒ اور حضرت شاہ ولی اللہؒ کی تحقیقات پر اکثر اعتماد کیا ہے ایسا بھی دو چار دفعہ ہوا کہ ایک تحقیق کے بعد دوسری تحقیق سامنے آئی ہے اور اپنی غلطی ظاہر ہوئی ہے تو بعد کے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ایڈیشن میں اس کے مطابق تبدیلی کردی ہے مثلاً معراج بحالت بیداری و بجسم ہونے پر قرآن مجید سے صحیح استدلال مجھے پہلے نہیں مل سکا اور بعد کو اللہ تعالےٰ نے مجھے اپنی توفیق سے صحیح دلیل سمجھادی تو دوسرے ایڈیشن میں اس کو بڑھا کر مقام کی تصحیح کردی گئی۔

اسی طرح فنائے نار کے مسئلہ میں پہلے حافظ ابن تیمیہؒ اور ابن قیمؒ کی پیروی میں کچھ لکھا گیا تھا بعد کو جمہور کی رائے کا اضافہ کرکے دلائل کی تشریح کردی اور اب بحمداللہ کہ اس باب میں جمہور کے مسلک کا ہی حق ہونا سمجھ میں آگیا ہے، وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ: چند اور مسائل کا ذکر کرکے ان میں اپنے رجوع کا ذکر کرکے آخر میں لکھا کہ اگر مسلمانوں میں کوئی ایسا ہو جس نے میری وجہ سے ان مسئلوں میں میری رائے اختیار کی ہو تو اس کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ اس میرے رجوع اور تصحیح کے بعد اپنی غلطی سے رجوع کرے اور صحیح امر اختیار کرے علمائے سلف میں اپنی رائے سے رجوع اور ترجیح قول ثانی کا رواج عام رہا ہے یہ ان ہی کا اتباع حق ہے وَالْحَقُّ اَحَقُّ اَنْ یُّتَّبَعَ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی (معارف ماہ جنوری ۱۹۴۳ء)

اوپر کی تفصیل سے واضح ہوگیا کہ حضرت سیدصاحبؒ کی تحقیق آخر میں وہ نہ رہی تھی جو پہلے انہوں نے حافظ ابن تیمیہؒ و ابن قیمؒ کے اتباع میں اختیار کی تھی بلکہ وہ جمہور کی رائے کو ہی اصح و اصوب مان چکے تھے مگر موجودہ مطبوعہ و شائع شدہ سیرت النبی میں فنائے نار کی بحث پڑھ کر ہر شخص یہی سمجھنے پر مجبور ہوگا کہ حضرت سیدصاحب فنائے نار کے مسلک کو ہی ترجیح دیتے تھے[1]

---

[1] انوار الباری جلد نہم ص ۸۲، ۸۳، ۸۴۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نیز حضرت مولانا سید احمد رضا صاحب مدظلہ نے جلد یازدہم صـ۱۰۳ میں ایک تفرد ابن تیمیہؒ کی پوری تحقیق کے بعد فرمایا ہے کہ ہم نے یہ تفصیل بطور نمونہ اسی لئے ذکر کردی ہے کہ حافظ ابن تیمیہؒ کے سارے تفردات و شذوذ میں اسی طرح کے استدلالات ملیں گے اور پوری طرح تجزیہ کرنے اور کابل تنقیح کے بعد ہی حقیقت حال معلوم ہوسکتی ہے ان کے ظاہری دعاوی اور سطح سے مرعوب ہوکر صحیح رائے قائم کرنا نہایت دشوار ہے اور یہ قاعدہ کلیہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ جمہور امت اور سلف کیخلاف متاخرین نے جتنے بھی تفردات وشذوذ کئے ہیں سب ہی دلائل وبراھین کی روشنی میں کھوکھلے نکلیں گے اور ٹھوس حقیقت کہیں بھی نہیں ملے گی اسی لئے ہمارے نہایت بزرگ حضرت مولانا سید سلیمان ندویؒ نے آخر میں اپنی سابقہ بہت سی تحقیقات سے رجوع کرتے ہوئے فرمادیا تھا کہ میں نے حافظ ابن تیمیہؒ وغیرہ کی تالیفات سے متأثر ہوکر جو نظریات جمہور امت کے خلاف اپنائے تھے ان سب سے رجوع کرتا ہوں اور میرا مسلک وہی ہے جو جمہور سلف و خلف کا تھا یہ بھی فرمایا تھا کہ میں نے وہ راہ اختیار کرکے دین و دنیا کا نقصان بھی اٹھایا ہے اس لئے تنبیہ کرتا ہوں کہ اہل علم وقلم اس راہ پر چلنے سے گریز کریں فھل من مدکر انتہی رفقائے دار المصنفین موصوف کی اس تنبیہ کو یاد رکھیں جو انہوں نے سارے ہی اہل علم وقلم کو اپنے ذاتی تجربے کی روشنی میں فرمائی ہے۔[1]

ہم نے انوار الباری صـ۱۸۹/ج۱۵ میں ذکر کیا تھا کہ اکابر امت محمدیہ نے کسی بڑے سے بڑے عالم کے بھی تفردات کو قبول نہیں کیا ہے اور

---

[1] انوار الباری جلد یازدہم صـ۱۰۳

مثال میں صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کا بھی ذکر کیا تھا جو کثیر التفردات تھے اور نہ صرف دوسرے اکابر امت نے بلکہ علامہ ابن تیمیہؒ نے بھی ان کے تفردات پر نقد کیا ہے جبکہ بقول حافظ ابن حجرؒ عسقلانی وہ صاحب مناقب جلیلہ و فضائل عظیمہ بھی تھے تو ظاہر ہے کہ جمہور امت کے خلاف علامہ ابن تیمیہؒ کے تفردات کو بھی رد و نقد سے محفوظ نہیں قرار دیا جا سکتا۔

علماءِ نجد و حجاز کو مبارکباد: میں یہاں ان حضرات کی خدمت میں دلی مبارکباد پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے حکم طلاق ثلاث بلفظ واحدٍ کے بارے میں علامہ ابن تیمیہؒ کے تفرد کو رد کر کے جمہور امت کے فیصلے کو نجد و حجاز میں نافذ کر دیا ہے یہ فیصلہ پوری تفصیل کے ساتھ مجلۃ البحوث العلمیہ والافتاء والدعوۃ والارشاد جلد اوّل بابت ماہ شوال و ذی قعدہ و ذی الحجہ ۱۳۹۷ھ میں صـ ۱۶۵ تا صـ ۱۷۳ میں شائع ہوا تھا جس کو پھر الگ سے بھی بعنوان فتویٰ کبار العلماء و المحققین بڑی تعداد میں شائع کیا گیا ہے یہ بات کم حیرت و مسرت کی نہیں کہ اس دور کے نجدی علماءِ کبار و محققین نے بھی علامہ ابن تیمیہؒ کے ایک تفرد کیخلاف ایسی جرأت و وضاحت کے ساتھ اقدام کیا جزاہم اللہ خیر الجزاء ہماری تمنا ہے کہ اسی طرح وہ حضرات دوسرے اہم اصولی و فروعی تفردات پر بھی کھلے دل سے بحث و فکر کر کے داد تحقیق دیں اور احقاق حق و ابطال باطل کا فریضہ ادا کریں واللہ الموفق والمعین۔

مولانا بنوریؒ کی یاد: اس موقع پر شیخ سلیمان الصنیع رئیس ہیئۃ الامر بالمعروف والنہی عن المنکر کی یاد تازہ ہو گئی جن سے احقر

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اور علامہ بنوری بزمانہ قیام مکہ معظمہ ۱۹۳۸ء گھنٹوں اصولی وفروعی اختلافی مسائل پر بحث کیا کرتے تھے اور وہ فرمایا کرتے تھے کہ جب بھی نجدی علماء میں تعصب کم ہوگا تو وہ تم لوگوں سے قریب تر ہوں گے اور حق بات کا اعتراف کرلیں گے اس وقت ان میں علم کی کمی اور تعصب کی زیادتی ہے پھر جب مولانا بنوریؒ کی آمدورفت حرمین کی بہت زیادہ ہوگئی تھی تو احقر سے کہا تھا کہ علماء نجد میں بڑی صلاحیت ہے اور وہ بہت سے مسائل میں ہماری بات مان لیتے ہیں پھر اب تو طلاق ثلاث جیسے نہایت اہم مسئلہ میں ان علماء کا قبول حق تو بہت ہی قابلِ قدر ہے اور شیخ ابن باز، ایسے چند کے علاوہ خیال ہے کہ اکثریت بے تعصب علماء کی ہی ہوگئی ہے کمی یہ ہے کہ ہم میں سے جن کی رسائی وہاں تک ہے وہ علم ومطالعہ کی کمی اور جرأت اظہار حق سے محرومی کا شکار ہیں۔

ولعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا [1]

ہندوستان میں صرف حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ علامہ ابن تیمیہؒ سے کچھ متأثر ہوئے تھے کیونکہ ان کے مطالعہ میں بہت سی تصانیف نہ آسکی تھیں پھر حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ نے ان کی منہاج السنہ وغیرہ پر سخت تنقید کی اور حضرت شاہ عبدالغنی مجددیؒ نے سید احمد حسن عرشی قنوجی برادر نواب صدیق حسن خاں کو سندِ حدیث دی تو اس میں لکھا کہ ان پر واجب اور ضروری ہے کہ اللہ کے مقبول بندوں صوفیہ وفقہاء و محدثین کے راستے پر چلیں جو راہ مستقیم پر قائم رہے ہیں ابنِ حزمؒ وابنِ تیمیہؒ جیسوں کی اتباع نہ کریں۔

---

[1] انوار الباری جلد شانزدہم ص ۳۸، ۳۹

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پھر علامہ محدّث صدرالدین صاحب اور حضرت مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی رحؒ نے بھی علامہ ابن تیمیہ رحؒ کے رد میں تصانیف لکھیں اور ہمارے اکابر دیوبند میں سے حضرت شاہ صاحب رحؒ اور حضرت مدنی رحؒ بھی علامہ کے تفردات کا رد کیا کرتے تھے حضرت تھانوی رحؒ نے استوٰی عرش وغیرہ کئی مسائل میں رد وافر کیا ہے ملاحظہ ہو بوادرالنوادر وغیرہ۔

علامہ ابنِ تیمیہ رحؒ کے فتاوٰی کا ذکر: ہمارے مطالعہ میں مطبوعہ مصر قدیم نسخہ پانچ جلد کا ہے اور سعودیہ سے بڑے اہتمام کے ساتھ ۳۲ ضخیم جلدوں میں شائع ہوا ہے اس کا بھی ایک نسخہ مجھے مل گیا تھا مگر افسوس کہ تقریباً نصف جلدیں حجاز سے نہ آسکیں مطبوعہ قدیم کی تیسری جلد میں صـ۹۵، ۹۶ میں کچھ مسائل کی فہرست دی گئی ہے جس میں علامہ نے ائمہ اربعہ سے اختلاف کیا ہے یا جن میں بعض کا اتباع کیا ہے پھر چوتھی جلد میں صفحہ ۳۸۲ سے ۶۴۶ تک ۱۰۸ فقہی ابواب کے اندر جو علامہ نے جمہور کے خلاف رائیں قائم کی ہیں وہ سینکڑوں مسائل بھی دکھلائے گئے ہیں ان میں دوسرے مشہور اختلافی مسائل زیارت نبویہ توسل نبوی اور عقائد اور اصول سے متعلق مسائل وابحاث نہیں دکھلائے ہیں شاید اس لئے کہ ان پر مستقل تالیفات علامہ کی موجود ہیں۔

علمائے نجد و حجاز کی خدمت میں: ضروری گذارش یہ ہے کہ جس طرح انہوں نے طلاق ثلاث بلفظٍ واحدٍ کے لئے جمع ہو کر بحث و تنقیح کا بیڑا اٹھایا اور بالآخر اس نتیجہ پر پہنچے کہ جمہور سلف و خلف کے خلاف علامہ ابن تیمیہ رحؒ کی رائے صحیح نہ تھی اسی لئے اس کو رد کر کے جمہور کے مطابق فیصلہ کر کے اس کو سعودیہ قلم رو میں نافذ و شائع بھی کر دیا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اسی طرح وہ دوسرے انفرادی مسائل پر بھی غور و توجہ کریں ہمارے نزدیک بیسیوں فروعی و اصولی مسائل اب بھی ایسے ہیں کہ جن پر بحث و تنقیح کے بعد علامہ کی رائے کو مرجوع قرار دے کر جمہور ائمہ یا امام احمدؒ کے مسلک کو ترجیح دی جائے گی، وَہُوَ الْمَقْصُوْد۔

ہمارے نزدیک چاروں ائمہ عظام کا اُسرۃ واحدۃ (ایک کنبہ و قبیلہ کی طرح) ہیں اور ہم اس سے مطمئن ہیں کہ چاروں مذاہب میں سے کسی ایک مذہب کے مطابق بھی شرعی حکم کا اجراء کرا دیا جائے تو وہ اس سے ہزار درجہ بہتر ہے کہ ان سے الگ ہو کر کوئی شرعی رائے انفرادی طور سے منوائی جائے۔

مسلک علمائے دیوبند: ہمارا مسلک اگرچہ حنفی ہے مگر ہم بہ نسبت دیگر مذاہب فقہیہ کے امام احمدؒ کے فقہی مسلک سے زیادہ قریب ہیں اس کے بعد ہمارا مسلک مالکی مذہب سے بہت زیادہ قریب ہے پھر یہ بات ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں کہ ردِّ بدعت و شرک اور مخالفت عقائد باطلہ کو ہم اپنا سب سے بڑا فریضہ سمجھتے ہیں اور اسی لئے ہند و پاک کے اہل بدعت میں سے بریلوی حضرات ہم سے بہت دور اور سخت ناراض ہیں، اور وہ ہماری تکفیر تک کرتے ہیں تاہم اپنے موقف سے نہ اب تک ہٹے ہیں اور نہ آئندہ ہم کبھی ہٹیں گے ان شاء اللہ لیکن دوسری طرف ہم ان لوگوں کے خیالات و عقائد پر بھی نقد و جرح کرنے پر مجبور ہیں جو کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ عرش نشیں ہے اور عرش کو خدا کے وجود اور جلوس سے خالی ماننے والے چنگیز خاں کی طرح کافر مطلق ہیں فلا تنکروا انہ قاعد ولا تنکروا انہ یقعد (خدا کے عرش پر قاعد و

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جالس ہونیکا انکار مت کرو اور نہ اس سے انکار کرو کہ وہ روزِ قیامت اپنے عرش پر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے پاس بٹھائیگا خدا صرف ایک جہت فوق میں محدود ہے جو لوگ کسی اونچے پہاڑ پر ہیں وہ بہ نسبت ہمارے خدا سے زیادہ قریب ہیں کیونکہ خدا اوپر عرش پر ہے ہم سے بہت دور ہے کہ زمین و آسمان درمیان ہیں، خدا کا عرش قدیم بالنوع ہے کہ خدا کے ساتھ ایک نہ ایک عرش جلوس کے لئے ضرور ہمیشہ رہا ہے جب دنیا فنا ہوگی تو خدا زمین پر آکر چکر لگائیگا۔ خدا کا عرش آٹھ بکرے اٹھائے ہوئے ہے جن کے گھٹنوں اور کھروں کے درمیان زمین سے آسمان تک دوری کی مسافت ہے وغیرہ ایک وقت آئیگا کہ جہنم فنا ہو جائیگی یعنی کافروں کو ابدی عذاب نہ ہوگا مقام محمود سے مراد حضور علیہ السلام کا روز قیامت خدا کے عرش یا کرسی پر بیٹھنا ہے صبح کے وقت شروع دن میں حق تعالیٰ کا بوجھ عرش پر مشرکین کے شرک کی وجہ سے بہت زیادہ ہوتا ہے پھر جب ملائک تسبیح کرتے ہیں تو وہ بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔ خدا کرسی پر بیٹھتا ہے تو صرف چار انگل جگہ فارغ بچتی ہے یہ اور اس قسم کے اور دوسرے عقائد کتاب النقض للدارمی میں ذکر کئے گئے ہیں جس کی اشاعت کے لئے علامہ ابن تیمیہؒ و ابن القیمؒ نے وصیت کی تھی اور شیخ عبداللہ ابن الامام احمد کی کتاب السنہ وغیرہ میں ہیں اور ان سب کتابوں کو اس دور کے سلفی حضرات نے شائع کر دیا ہے اور ان کے عقائد بھی یہی ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔

بہرحال سلفی حضرات کو بھی اہل بدعت کی طرح غلط عقائد و نظریات سے اجتناب کرنا چاہئے اور صرف ان عقائد و نظریات پر اعتقاد و یقین

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کرنا چاہیئے جو مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ کی کسوٹی پر پورے اتریں، واللہ الموفق۔

علامہ ابن تیمیہؒ کے قاعدہ نافعہ پر ایک نظر: علامہ نے سفر شرعی کے لئے مسافتؔ کی بات درمیان سے بالکل اٹھادی اور مدار مدت پر رکھدیا کہ کم مدت صرف ہو تو سفر نہیں زیادہ صرف ہو تو وہ سفر شرعی ہے حالانکہ شریعت نے سارا مدار مسافت پر ہی رکھا ہے علامہ کی عقل نے یہ نئی اختراع کی یعنی ایک شخص پندرہ بیس میل پیدل چل کر جائے اور اس کے لئے زاد و توشہ ساتھ لے تو وہ سفر ہے اور چار دن سے زیادہ دن کی اقامت کا ارادہ کرے تب بھی مسافر ہی رہے گا دوسرا مثلاً سو پچاس میل ہوائی جہاز سے جائے اور توشہ نہ لے تو وہ شرعی مسافر نہیں مقیم ہی کی نماز پڑھیگا گویا اس طرح سفر کے لئے کوئی نصاب شرعی مقرر نہیں ہو سکتا اور جو کچھ احادیث و آثار اور تعامل صحابہ سے سمجھا گیا تھا وہ سب کاوش غیر شرعی تھی اسی طرح اقل و اکثر حیضؔ کی مدت سارے اکابر امت و علماء اسلام نے غلط طور سے مقرر کی تھی کیونکہ وہ علامہ موصوف کے مقرر قاعدہ نافعہ کے خلاف ہے علامہ موصوف کی عادت ہے کہ وہ اپنے ذہن و عقل سے ایسے قوانین بناتے ہیں جو شرعی نصوص سے ٹکراتے ہیں اسی نظریئے سے انہوں نے مسافر کے لئے مدت مسح خفینؔ کی توقیت کو بھی ختم کر دیا ہے یعنی ایک دو ماہ یا زیادہ بھی سفر میں رہے تو برابر مسح کرتا رہے جنبی شخصؔ وضو کرے تو مسجد میں ٹھہرا رہ سکتا ہے کسی کی عادت رات میں نفل نماز یا تہجد کی ہو تو وہ بستی کے اندر پانی کے ہوتے ہوئے بھی تیمم کر کے نماز پڑھ سکتا ہے عمداً کوئی نماز فرض ترک کر دے تو اس کی قضا جائز و مشروع

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نہیں سونے چاندی کا بنا ہوا زیور ہو تو اس کی ہم جنس زیور کے ساتھ کمی و بیشی کے باوجود خرید و فروخت کر سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ یہ اور اس قسم کے سینکڑوں مسائل علامہ نے اپنی عقل و قیاس کے ذریعے حل کر دیئے ہیں اگر ان کے مقررہ، مسئلہ کی کسی سے کچھ تائید مل جائے تو بہت بہتر ورنہ اس کی بھی ضرورت نہیں، ابھی آپ نے اوپر دیکھا کہ امام بخاری کو ساتھ لے لیا کہ وہ بھی بلا وضو سجدہ تلاوت جائز سمجھتے ہیں حالانکہ ان کی آرائے دوسرے محققین اکابر کی نظر میں مشکوک اور غیر متعین ہے زیارۃ نبویہ کے وقت روضہ مقدسہ پر سلام عرض کرے تو قبلہ سے پشت نہ کرے اور اپنی اس منفرد رائے کے لئے امام ابو حنیفہ رضؓ کا ایک قول مل گیا تو اس کو تائید میں پیش کر دیا حالانکہ اس کی سند موضوع ہے اور صحیح قول ان کا بھی دوسرے اکابر کی طرح استقبال قبر شریف ہے۔

الحاصل بقول حضرت شاہ صاحبؒ وہ یہ سمجھ گئے تھے کہ دین و شریعت تمام تر میری رائے کے موافق ہے اس لئے میں جو بھی رائے قائم کروں یا قاعدہ نافعہ مقرر کروں وہی عین دین و شریعت ہے اور حضرت شاہ صاحبؒ ہی یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ ہر استدلال کے موقع پر صرف اپنی کہتے ہیں دوسرے کی نہیں سنتے دوسرے حضرات نے یہ ریمارک تک بھی کر دیا کہ علامہ کا علم و مطالعہ ان کی عقل سے زیادہ تھا[1] جس کی وجہ سے صحیح توازن قائم نہ ہو سکا بہر حال ہم تو بہت چھوٹے اور ان کی نسبت سے حقیر در حقیر ہیں۔ اور در حقیقت ان کی جلیل القدر علمی خدمات و تحقیقات عالیہ کے مرہون منت بھی اس لئے صرف

---

[1] ملاحظہ ہو غیث الغمام مولانا عبد الحیؒ وغیرہ (مؤلف)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نقل پر اکتفا کرتے ہیں ہمارا فرض صرف اتنا ہے کہ ان کے علوم نافعہ سے استفادہ کریں اور تفردات کی نشاندہی کرکے ان سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچانے کی کوشش کریں اور غلطیوں سے بجز انبیاء علیہم السلام کے کوئی معصوم ہے بھی نہیں، واللہ المسئول للہدایۃ والرشاد [1]

اسلام میں ایک نیا فرقہ عمل بالحدیث کا دعویٰ کرکے انکار حدیث وقرآن کا کام انجام دے رہا ہے۔

سُبْحَانَکَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ

بعد حمد وصلوٰۃ کے واضح رائے ناظرین ہو کہ چند دنوں سے ایک نیا فرقہ اہل اسلام میں سے نکلا ہے عام لوگ اس کو لامذہب کہتے ہیں اور حتی الوسع ان سے علیحدہ رہتے ہیں مگر وہ لوگ اپنی جماعت کو اپنے منہ سے اہل حدیث بتلاتے ہیں اور اپنے سرگروہوں کو حق پرست جتاتے اور اپنے ماسوائے جس قدر اہل اسلام ائمہ کرام کے زمانہ سے لے کر اس وقت تک ہوئے ہیں سب کو دین سے بے دین اور راہ سے بے راہ سمجھتے ہیں حالانکہ اس زمانہ طول طویل میں جس کا اندازہ بارہ سو برس سے کم نہیں ہے لکھو کھا علماء اور ہزار ہا اولیاء اور سینکڑوں غوث اور قطب ہوئے ہیں اور ان کے واسطہ درواسطہ علم دین چلا آیا ہے مگر ان کے گمان فاسد میں کسی کو آج تک ہدایت نصیب نہیں ہوئی ہے اگر ہوئی ہے تو دور آخر میں ان چند آدمیوں کو نصیب ہوئی ہے۔ اور وہ بھی اس طرح کہ دو کو یہاں اور چار کو وہاں دس کو اس شہر میں بیس کو اس شہر میں باقی سب کے سب گمراہ اور

---

[1] انوار الباری جلد شانزدہم ص ۷۳، ۹۳، ۹۴، ۹۵۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بے دین ہی رہے ہیں اور یہ نہ سمجھا کہ اس خام خیالی سے تو خود حدیث رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا بنانا اور سراسر اس کے خلاف کہنا ہے پھر اس
پر دعویٰ عمل بالحدیث کا کیونکر ٹھیک ہوگا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم
بطور پیشین گوئی یوں ارشاد فرما گئے ہیں کہ ان اللہ لا یجمع امتی علی
الضلالۃ ویداللہ علی الجماعۃ ومن شذ شذ فی النار یعنی اللہ
تعالےٰ میری امت کو گمراہی پر ہرگز جمع نہ کرے گا اور ہمیشہ خدا کی امداد
جماعت ہی پر رہے گی اور جو جماعت سے علیٰحدہ ہوا جہنم میں ڈالا جائیگا
سو بتلایئے اگر یہ بات ٹھیک ہو کہ اول سے لے کر اس وقت تک تمام
جہاں کے مسلمان گمراہی پر ہی جمے رہے ہوں اور صرف ان گنے چنے
آدمیوں کو ہی اتباع حق نصیب ہوا ہو تو درپردہ یہ لوگ گویا یوں کہہ
رہے ہیں کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد (کہ میری امت
گمراہی پر ہرگز جمع نہ ہوگی الخ) جھوٹ فرما گئے ہیں اور یہ افسانہ محض بے
اصل سنا گئے ہیں ادھر ارشاد خداوندی ما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی
یوحیٰ جس سے سراسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف وتوصیف اور
آپ کی دیانت وامانت ہی ٹپکتی ہے لغو وبیکار ہو جائیگا اور پھر خدائے
پاک اور صاحب لولاک دونوں کے ذمہ جھوٹ کا دھبہ عائد ہو جائیگا
اب بتلایئے کہ خدائے پاک اور رسول لولاک کے بعد اور کس سے حق گوئی
کی توقع رکھی جائے اور کس کے قول پر اعتماد کیا جائے بھلا جس مذہب
کی بنیاد ایسے ایسے خراب اصول پر ہو اس مذہب کا کیا ٹھکانہ ہے بالجملہ
ایسے ایسے عقائد فاسدہ اس فرقہ نے تراشکر خلق خدا کو گمراہ کرنا شروع کیا
اور سیدھے سادے مسلمانوں کو راہ سے بے راہ کرنا اختیار کیا اور ائمہ دین

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

خصوصاً امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر طعن و تشنیع کی بوچھاڑ اور اولیاء اللہ پر سب و شتم کی دھواں دھار برسانی شروع کی اس اثناء میں بعض بعض علماء حنفی المذہب یہاں (میرٹھ) تشریف لائے اور اُنلوگوں کے مذہب کی حقیقت موشگاف کرد کھائی اور ان کی بہتان بندی اور افترا پردازی کا حال لوگوں کو سنایا جس کا ثمرہ یہ ہوا کہ جو لوگ اپنی سادہ لوحی سے ان کے ساتھ ہو گئے تھے اس مذہب سے تائب ہوتے اور حنفی مذہب پر قائم ہوتے اور جو لوگ متردد تھے اور مذہب کے بارے میں مذبذب تھے ان کے دل سے شبہات و ترددات دور ہوتے اس امر سے اس فرقہ کی حد سے زیادہ کساد بازاری ہوئی اور مدتوں کا منصوبہ بنایا ہوا مثل تار عنکبوت کے ٹوٹ پھوٹ کر برابر ہوا اور لوگوں کو پھانسنے کی آئندہ کو توقع منقطع ہوئی الخ[1]

نیز اس فرقہ کے چند اور مسائل جن کو یہ عامل بالحدیث مانتے ہیں ناظرین کے ملاحظہ کیلئے پیش ہیں:

مسئلہ اوّل: رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک ایسے کنوئیں سے پانی پیا اور اسی سے وضو کیا ہے کہ جس میں لوگوں کا گوہ موت اور کتوں کا گوشت اور حیض کے کپڑے پڑے ہوتے سڑا کرتے تھے حالانکہ ہم لوگوں سے بھی یہ ممکن نہیں کہ جس پانی میں چڑیا بھی مرکر سڑ جائے تو اس کو پی سکیں تو پھر جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم جن کی نفاست و نظافت غیر قوموں کے نزدیک بھی مسلم ہے کیونکر اس پانی کو جس میں اسقدر نجاسات پڑی سڑتی ہوں نوش فرماتے ہوں گے، معاذ اللہ۔

---

[1] الجواب الکامل فی ازھاق الباطل ص ۲، ۳، مولف مولانا محمد ناظر حسن دیوبندی رح

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مسئلہ دوم: اگر کنویں میں پانچ آدمی بھی مل کر موت کی دھاریں جھیر جھیر لگائی جائیں تو وہ پانی پاک ہے معاذ اللہ: غیر مقلدین کے نزدیک نجاست گرنے سے کوئی پانی ناپاک نہیں ہوتا پانی تھوڑا ہو یا بہت نجاست پاخانہ پیشاب ہو یا اور کوئی چیز ہو وہاں رنگ بو مزہ ہو تو ناپاک ہو جائے گا۔ (عرف الجادی ص۹)

مسئلہ سوم: حضرت عمر رضی اللہ عنہ بسبب التزام کر دینے بیس رکعت تراویح کے بدعتی ہو گئے، حضرت عثمان رضؓ عنہ بسبب زیادتی کرنے اذان اوّل جمعہ کے بدعتی بن گئے حالانکہ علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین من بعدی کے یہ خیال سراسر خلاف ہے۔

مسئلہ چہارم: ان کے بڑے مجتہد دہلی والے فرماتے ہیں کہ سوزنا ایک طرف ہیں اور ایک تقلید ایک طرف جس کے یہ معنیٰ ہوئے کہ تمام مقلدین بجرم تقلید اولاد زنا سے بھی بدتر اس کا ثبوت میرے محمد ناظر حسن، کے پاس موجود ہے میرے مکان پر جو صاحب پوچھنا چاہیں اور اپنا اطمینان کر جائیں۔

مسئلہ پنجم: جس قدر مجتہدین گذرے ہیں وہ سب کے سب بوجہ قیاس کرنے کے زمرہ شیاطین میں محسوب ہیں خواہ صحابی ہوں یا تابعی یا بعد کے لوگ ہوں اور اپنے دعویٰ کی دلیل اول من قاس ابلیس کو بتاتے ہیں، معاذ اللہ۔

مسئلہ ششم: صرف و نحو کی کتابیں یا فقہ و اصول کی کتابیں پڑھنی سب حرام ہیں کچھ حاجت کتب فقہ کی نہیں ہم سب مسائل قرآن وحدیث سے نکال سکتے ہیں۔ [1]

---

[1] الجواب الکامل فی ازہاق الباطل ص۳۸ مولف مولانا ناظر حسنؒ دیوبندی۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مسئلہ ہفتم: ظاہر چوتڑوں میں ذکر کو داخل کرنا غیر مقلدین کے نزدیک جائز ہے بلکہ سنت صحیحہ اس پر وارد ہوئی ہے (بدور الاہلہ ص۱۷۵) سنت صحیحہ کا حوالہ درکار ہے۔ [1]

مسئلہ ہشتم: غیر مقلدین کے نزدیک متعہ جائز ہے (ہدایۃ المہدی ص۱۱۲) [2]

سلفی یعنی غیر مقلدین حضرات اطاعت اور عبادت میں فرق کو بھی نہیں سمجھتے بلکہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے خاندان پر افتراء اور بہتان باندھنے سے بھی اپنے مطلب کے لئے باز نہیں آتے

ایک رسالہ بنام نظام الملۃ دافع العلۃ جو حقیقت میں نظام العلۃ دافع الملۃ کے نام کا زیادہ مستحق تھا بنا کر پہلے زمانہ میں شائع کیا گیا تھا اس کے نمبر ۲۳ میں لکھا ہے کہ بہت آیات قرآن کی منع کرتی ہیں ایسی تقلید کو کہ مجتہد کی رائے کو خدا کے حکم کے مثل جانے اور حدیث صحیح کو بھی اس کے مقابل نہ مانے اللہ جلّ شانہٗ نے ارشاد فرمایا اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ یعنی پکڑا اپنے علماء اور مشائخ کو معبود سوائے اللہ کے یعنی ان کا کہنا مثل خدا کے کہنے کے سمجھتے ہیں اور مولوی اسمٰعیل صاحب نے اس تقلید کو شرک اور کفر لکھا ہے انتہی اقول وباللہ التوفیق اس آیۃ شریفہ میں علمائے یہود ونصاریٰ کا بیان ہے کہ جو طمع دنیا کی وجہ سے احکام قطعیہ کے خلاف حکم دیکر لوگوں کو اپنا ممنون احسان کرتے تھے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما

---

[1] اظہار اسرار متحدثین مولفہ مولانا العلام المفتی السید مہدی حسن شاہجہانپوری قدس سرہٗ ص

[2] قطع الوتین نمبر ۲ ص۸ مولانا المفتی السید مہدی حسن صاحب قدس سرہٗ۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

هلک الذین قبلکم انهم کانوا اذا سرق فیهم الشریف
ترکوه واذا سرق فیهم الضعیف اقاموا علیه الحد فرمایا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک ہلاک ہوتے پہلے لوگ اس کے سبب
سے کہ اگر چوری کرتا کوئی شریف حد نہ جاری کرتے اس پر اور اگر غریب
پر چوری ثابت ہوتی تو اس پر حد سرقہ جاری کرتے : مذاہب اربعہ کے
مقلدین جو امام کے قول کو کسی آیۃ یا حدیث کا مبین سمجھ کر عمل کرتے ہیں ہرگز
اس آیۃ مذکورہ کے مورد نہیں بلکہ ائمہ مجتہدین کی اطاعت کو شاہ
عبدالعزیز صاحبؒ نے تفسیر عزیزی میں فرض لکھا ہے اور عبارت ان
کی یہ ہے باید دانست کہ اطاعت غیر او تعالےٰ بالاستقلال کفر است ومعنیٰ
اطاعت غیر بالاستقلال آنست کہ اورا مبلغ احکام او ندانستہ ریقہ
اطاعت درگردن انداز و وایں ہم نوعے از شرک است کہ در آیۃ
اتخذوا احبارھم الآیۃ نکوہش آن فرمودہ اند پس کسانیکہ اطاعت
آنہا بحکم خدا فرض ست شش گروہ انداز انجملہ مجتہدین شریعت اند حکم ایشاں
بطریق واجب غیر لازم الاتباع برعوام است زیرا کہ فہم اسرار شریعت
ایشان را میسرت قال اللہ تعالیٰ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون
وجہ فرق در اطاعت وعبادت کہ در شرائع اطاعت غیر را جائز بلکہ واجب
ساختہ اند وعبادت غیر را بہیچ حال روا نداشتہ آن ست کہ اطاعت
بجا آوردن حکم کسی کہ او شایان حکمرانی ست ولیاقت حکمرانی در غیر
او تعالیٰ نیابۃ نیز متصور ست مثل رسول وحاکم بخلاف عبادت کہ
حقیقت او غایت تذلل ست پس شایاں نیست مگر کسیکہ غایت عظمت
داشتہ باشد وآن منحصر در یک ذات حق ست وبس آنکہ جہال فرق نمے کنند

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

درمعنیٰ اطاعت وعبادت در ورطہ تحیرے افتند ومشرکین ہر فرقہ راایشاں
الزام مے دہند کہ شرک در ہر مذہب ودین است زیرا کہ اطاعت غیر اللہ
در جمیع ادیان مسلم است مثل اطاعت پیغمبر ومرشد ومجتہد انتہی ملخصا
اور مولوی اسماعیل صاحبؒ نے بھی اطاعت بالاستقلال غیر اللہ کو
ہی شرک لکھا ہوگا ورنہ یہ قول ان کا مخالف ہے آیۃ فاسئلوا اھل الذکر
ان کنتم لاتعلمون کے پس تابعدار اس قول مولوی اسماعیل کے کا مورد
آیۃ اتخذوا احبارھم الآیۃ کا ہوگا واللہ اعلم وعلمہٗ اتم [1]

غیر مقلدوں کی افترا پردازی وجعل سازی کا نمونہ

مذکورہ آیۃ اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابًا من دون اللہ
الآیۃ اس فریق تبہ کار سراپا اشرار کی یہ کیا افترا پردازی وجعل سازی
ہے معاذ اللہ مقلدین نے بضمن تقلید کے کیا ائمہ مجتہدین کو خدا قرار دیا ہے جیسا
کہ یہود ونصاریٰ حضرت مسیح کو اور احبار اور رہبان کو خدا ٹھیرایا ہے
معاذ اللہ اس طائفہ نجدیہ گستاخ وبے ادب سے پوچھنا چاہیئے کہ ہم اہل
سنت والجماعۃ جو رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا اتباع کرتے ہیں یا بتعمیل
امر جلیل فاسئلوا اھل الذکر یا بمقتضائے واولی الامر منکم ائمہ مجتہدین
کی تقلید کرتے ہیں معاذ اللہ کیا ہم ان کو خدا قرار دیتے ہیں جیسے یہود و
نصاریٰ نے اپنے احبار ورہبان کو خدا قرار دیا تھا یہ گمراہ ولامذہب
اتنا نہیں سمجھتے کہ یہ مقولہ کاذبہ منافقین کا جیسا کہ تفسیر معالم التنزیل میں
مذکور ہے کہ جب جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے

---

[1] تفسیر فتح العزیز مطبوعہ افضل المطابع شیخ الٰہی بخش طبع نمود بتصحیح مولوی عبدالرب
صاحب ومولوی سلام اللہ صاحب ومولوی ابراہیم صاحب ص ۸۱، ۸۲۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

میری اطاعت کی تو یقینا اس نے خدا کی اطاعت کی اور جس نے مجھ کو دوست رکھا یقیناً اس نے اس اللہ کو دوست رکھا یہ سن کر منافقین نے کہا کہ یہ شخص کیا خواہش رکھتا ہے کہ ہم اسکو اپنا رب بنالیں، جیسا کہ بنالیا تھا نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو اپنا رب اس پر یہ آیۃ شریفہ نازل ہوئی من یطع الرسول فقد اطاع اللہ پس تقلید ائمہ دین کو مشرکین پر حمل کرنا صریح قیاس مع الفارق ہے کیونکہ مقلدین حضرات ائمہ دین کو بمقتضائے نصوص قطعیہ فاسئلوا اھل الذکر واولی الامر منکم جان کر اور وسائط عالیہ بلاغ علم نبوت اور وسائل جلیلہ وصول احکام شریعت سمجھ کر تقلید کرتے ہیں البتہ اگر بقول مخالف ان حضرات کو بالاستقلال مصدر احکام شرعی جانتے یا مستقل مالک شریعت سمجھتے تو اس حالت میں ان کے اس طعن کی گنجائش بھی نکل سکتی تھی ورنہ نہیں جیسا کہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہٗ اپنی تفسیر فتح العزیز میں فلا تجعلوا للہ اندادا وانتم تعلمون کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ جن لوگوں کی اطاعت بحکم خدا فرض ہے وہ چھ گروہ ہیں از انجملہ پیغمبروں کی اطاعت ہے کہ حقیقت میں ان کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے، دوسرا گروہ مجتہدین شریعت وشیوخ طریقت کا ہے کہ ان کا حکم عوام پر بطریق واجب مخیر لازم الاتباع ہے اسوجہ سے کہ فہم اسرار شریعت وحل دقائق طریقت کا خدائے تعالیٰ نے ان پر آسان فرمایا ہے بمقتضائے امر جلیل فاسئلوا اھل الذکر، تیسرا گروہ سلاطین وامراء واہل خدمات کا ہے مثل قضاۃ ومحتسبین وحکام کہ اوامر ونواہی مصالح جزئیہ وحوادث یومیہ میں رعایا کے حق میں واجب الاتباع ہیں وغیر ذالک، چوتھا گروہ شوہروں کے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

احکام عورتوں کے حق میں پانچویں ماں باپ اپنی اولاد کے حق میں چھٹے مالک اپنے مملوکوں کے حق میں انتہی [1]

ان پانچ گروہ اخیرہ کی اطاعت مشروط و مقید ہے کہ اوامر نواہی شرعیہ کے مخالف نہ ہونے کے ساتھ اسی لئے فرمایا گیا لاطاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق نیز ارشاد فرمایا گیا واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شئ فردوہ الی اللہ والرسول :

اطاعت و عبادت میں فرق کی وجہ یہ ہے کہ غیر کی اطاعت کو تو ان شروط کے ساتھ جائز بلکہ واجب بھی کیا گیا ہے اور غیر اللہ کی عبادت کو کسی حال میں بھی جائز نہیں رکھا گیا وجہ یہ ہے کہ طاعت کا بجالانا ایسے شخص کے لئے جو حکمرانی کے لائق ہو اور حکمرانی کی لیاقت اللہ پاک کے علاوہ میں نیابۃ بھی متصور ہے جیسے رسول و حاکم بخلاف عبادۃ کے کہ اس کی حقیقت انتہائی تذلل ہے پس اس کا مستحق ایسی ذات ہی ہو سکتی ہے کہ جو انتہائی عظمت رکھتا ہو اور ایسی ذات ایک ہی ذات حق تعالیٰ شانہٗ میں منحصر ہے فقط اور جہال عبادت اور اطاعت کے فرق کو نہیں سمجھتے بدیں وجہ تحیر و اشتباہ کی وادی میں حیران و پریشان ہوتے ہیں اور مشرکین ہر فرقہ کے ان کو الزام دیتے ہیں کہ شرک ہر مذہب و ہر دین میں ہے کیونکہ غیر اللہ کی اطاعت سب دینوں میں مسلم و معتبر ہے جیسے پیغمبروں کی اطاعت اور مرشد اور مجتہد اور حاکم کی اطاعت اور مطاع ہونا بغیر جاہ کے متصور نہیں ہے پس اعتقاد و مشارکت عظمت میں لازم

---

[1] روح الایمان فی مناقب الایمان ص ۲۱۰، ۲۲۱، تالیف حضرت مولانا مفتی عبدالغفار صاحب مفتی ریاست گوالیار۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

آتی ہے اور یہ نہیں سمجھتے کہ مطاع ہونے کے لئے عظمت ذاتی لازم نہیں ہے ہاں معبود ہونے کے لئے عظمت ذاتی لازم ہوتی ہے اور وہ بھی یہاں تک کہ انتہائی درجہ تک پہنچی ہوئی ہو پس عبادت کا قیاس اطاعت پر قیاس مع الفارق ہے۔[1]

اس مذکور تحقیق سے معلوم ہوا کہ جو لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے اطاعت اور عبادت میں فرق نہیں سمجھتے اور ایک کو دوسری پر قیاس مع الفارق کرتے ہیں وہی الزامات جو منافقین نے لگائے تھے یا مشرکین نے ہر گروہ پر لگائے تھے انہی کو دوہراتے ہوئے مسلمانان اہل سنت والجماعۃ کو ان کا مصداق گردانتے ہیں وہ بہت ہی قابل رحم ہیں اللّٰھم انا نعوذ بک من الجھالۃ والغوایۃ ومن علم لا ینفع وقلب لا یخشع و نفس لا تشبع ومن دعاء لا یسمع۔

علامہ ابن حزمؒ کے بارے میں علمی دنیا بخوبی جانتی ہے کہ ان کی شخصیت علمائے سلف میں عجیب وغریب متضاد خصوصیات کی حامل رہی ہے ایک طرف ان کے بارے میں یہ معروف ہے کہ وہ مسلکاً ظاہری تھے جس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ ہمیشہ حدیث کے ظاہری مفہوم پر کاربند رہیں دوسری طرف ان پر عقلیات کا بھی کسی قدر غلبہ تھا تیسرے ان کے مزاج میں جو حدت تھی اس کی بناء پر نہ صرف یہ کہ اجتہادی مسائل میں وہ ائمہ مجتہدین پر تنقید کرتے ہوئے علمی متانت کے تمام حدود بھی پار کر جاتے تھے چنانچہ ان کی تنقید بلکہ تنقیص کی تلوار سے شاذ کوئی ہی مجتہد محفوظ رہا ہو ان تمام وجوہ کی بناء پر وہ ایک دو نہیں بلکہ بیسیوں مسائل میں

---

[1] فتح العزیز ص ۸۲، ج ۱

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ساری امت سے الگ راہ اختیار کرتے ہیں جو نہ صرف دلائل کیخلاف ہوتی ہے بلکہ بسا اوقات ایسی مضحکہ خیز اور عجیب وغریب ہوتی ہے کہ ایک عام مسلمان بھی بداہۃً اس کی تردید کرسکتا ہے۔

ان کی عدم تقلید کثیر تفردات جمہور امت سے الگ بکثرت انحراف علمائے سلف بالخصوص ائمہ مجتہدین پر تنقید وتنقیص جیسے امور نے عامۃ المسلمین اور علمائے عصر دونوں کو مضطرب کردیا اور انہوں نے ان کی شدت سے مخالفت کی علامہ ابن خلکان لکھتے ہیں کان کثیرالوقوع علی العلماء المتقدمین لایکاد یسلم احد من لسانہ فنفرت عنہ القلوب واستھدف فقہاء وقتہ فتمالئوا علیٰ بغضہ وردقولہ واجمعوا علیٰ تضلیلہ وشنعوا علیہ وحذروا سلاطینھم من فتنتہ ونھوا عوامھم عن الدنوالیہ والاخذ عنہ فاقصتہ الملوک وشردوا عن بلادہ حتیٰ انتھیٰ الیٰ بادیۃ فتوفیٰ بھا (وفیات الاعیان ج ۱ ص ۲۴۴) یعنی ابن حزم علمائے متقدمین پر کثرت سے حملے کیا کرتے تھے مشکل ہی سے کوئی عالم ان کی زبان سے بچ پاتا تھا اسی لئے لوگوں کے دلوں میں ان کے اس رویہ سے ان کے خلاف نفرت پیدا ہوگئی اور وہ فقہاء وقت کے ایسے نشانہ بن گئے کہ وہ سب ان سے بغض رکھنے پر متفق تھے انہوں نے ابن حزم کے اقوال کی تردید کی اور بیک زبان انہیں گمراہ قرار دیا ان پر نکیر کی بادشاہوں کو ان کے فتنے سے ڈرایا عوام الناس کو ان کے پاس جانے اور ان کی صحبت اختیار کرنے سے روکا یہاں تک کہ بادشاہوں نے ان کو اپنے آپ سے دور کرنے کے لئے شہر بدر کردیا آخر کار وہ ایک دیہات میں جارہے اور وہیں انتقال فرمایا۔ علامہ صالح بن طاہر الجزائری لکھتے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کے بعد کہ جن لوگوں نے علامہ ابن حزمؒ کی کتابوں کا مطالعہ کیا ہے وہ جانتے ہیں کہ انہوں نے اپنی تصانیف میں بکثرت جمہور امت سے اختلاف کیا ہے اور اکثر غلط راستے پر نکل گئے ہیں اور پھر اس کے باوجود اصحاب علم بلکہ علمائے اعلام پر شدید طعن و تشنیع بھی کرتے ہیں علامہ موصوف کی طرف سے عذر بیان کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ غالباً اس مزاج کی وجہ وہی ہے جو خود علامہ ابن حزم نے اپنی کتاب مداواۃ النفوس میں بیان کی ہے کہ ——— لقد اصابتنی علۃ شدیدۃ ولدت علیٰ ربوا فی الطحال شدیدا فولد ذالک علیّ الضجر وضیق الخلق وقلۃ الصبر والترق امرا حاسبت نفسی منہ فانکرت تبدل خلقی واشتد عجبی من مفارقتی لطبعی (توجیہ النظر الیٰ اصول الاثر ص۳۱) یعنی مجھے ایک بیماری ہو گئی ہے میری تلی بہت بڑھ گئی ہے اس بیماری نے مجھ میں بے کلی درشت مزاجی قلت صبر اور چڑچڑاہٹ پیدا کر دی ہے یہ ایسی چیزیں ہیں کہ جب میں اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہوں تو اپنے اخلاق کی تبدیلی پر حیران رہ جاتا ہوں اور اپنے مزاج اور طبعت بدل جانے پر بہت تعجب کرتا ہوں۔

مزاج میں درشتی چڑچڑاہٹ اور انتہا پسندی یہ سب چیزیں علامہ موصوف کی تحریر سے خوب جھلکتی ہیں اسی لئے علمائے اعلام کو برا بھلا کہنے کے علاوہ بسا اوقات وہ ایسے ایسے مضحکہ خیز مسائل بھی لکھ جاتے ہیں جن کی غیر معمولی سطحیت اور فحش غلطی کی بنا پر ہر مسلمان تردید کر سکتا ہے چنانچہ ان کے نزدیک ایک کنواری لڑکی سے جب نکاح کی اجازت طلب کی جائے تو اس کا نکاح اسی وقت درست ہو سکتا ہے جب وہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

خاموش رہ کر اپنی رضامندی کا اظہار کرے لیکن اگر وہ اپنی رضامندی کا اظہار منہ سے بول کر کرے تو اس کا نکاح باطل ہو جائیگا۔ (المحلی ج ۹ ص ۴۷۱)

دوسرے اگر ٹھہرے ہوئے پانی میں اگر پیشاب کر دیا جائے تو وہ ناپاک ہو جاتا ہے اور اس کے بعد اس میں غسل کرنا جائز نہیں رہتا لیکن اگر اس میں پاخانہ کر دیا جائے اور پھر غسل کیا جائے تو کوئی حرج نہیں یا اگر باہر سے پیشاب بہتا ہوا اس پانی میں چلا جائے تب بھی وہ لائق غسل اور پاک ہی رہتا ہے۔ (المحلی ج ۱ ص ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۵۹)۔

یہ اور اس قسم کے اور بہت سے مسائل کی نوعیت بھی یہی ہے علامہ ابن حزم اس معاملہ میں سب سے منفرد نظر آتے ہیں وہ نہایت شد و مد سے لکھتے ہیں جو اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ اتنے بڑے عالم کے بھی بعض تفردات انتہائی غلط اور خطا سے پُر ہیں۔ [1]

علامہ ابن حزمؒ اس معاملہ میں سب سے منفرد نظر آتے ہیں وہ نہایت شدّ و مد سے لکھتے ہیں کہ حرمت غنا و مزامیر کی کوئی حدیث صحیح نہیں حالانکہ عالم یہ تھا کہ سنن ترمذی جیسی کتاب سے ناواقف تھے اور امام ترمذی جیسے امام حدیث کو انہوں نے مجہول لکھا ہے حافظ ذہبیؒ لکھتے ہیں ولا التفات الیٰ قول ابی محمد بن حزم فیہ فی الفرائض من کتاب الایصال انہ مجہول فانہ ما عرف ولا دری بوجود الجامع ولا العلل لہٗ (میزان الاعتدال ج ۳ ص ۱۱۷)

حافظ العلم ابو عیسیٰ ترمذی کی ثقاہت متفق علیہ ہے، اور ان کے بارے

---

[1] تکملہ اسلام اور موسیقی مولف حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ تکملہ از مولانا محمد عبد المعز صاحب مترجم و شارح احکام القرآن ص ۴۱۵ تا ۴۱۸۔

(نوٹ) اسلام و موسیقی دراصل رسالہ کشف الغنا عن وصف الغنا کا ترجمہ اور اس کی شرح ہے:

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

میں ابو محمد بن حزم کا یہ قول کہ وہ مجہول ہے ناقابل توجہ ہے درحقیقت ابن حزم ان سے اور ان کی کتاب جامع اور علل سے واقف ہی نہ تھے حافظ ابن حجر اس پر مزید اضافہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: واما ابو محمد بن حزم فانه نادی علی نفسه بعدم الاطلاع فقال فی کتاب الفرائض من الاتصال محمد بن عیسٰی بن سورہ مجهول ولا یقولن قائل لعله ما عرف الترمذی ولا اطلع علی حفظه ولا علی تصانیفه فان هذا الرجل قد اطلق هذه العبارة فی خلق من المشهورین من الثقاة الحفاظ کابی القاسم البغوی واسمٰعیل بن محمد بن الصفار وابی العباس الاصم وغیرهم۔
یعنی ابو محمد بن حزم نے ترمذی کو مجہول لکھ کر اپنی ناواقفیت کا ثبوت دیا ہے وہ غالباً امام ترمذی سے واقف ہی نہ تھے اور نہ ان کو ان کے حفظ اور تصانیف کی خبر تھی ابن حزم اس قسم کے الفاظ بعض اور مشہورین ثقات حفاظ مثلاً امام ابو القاسم بغوی، اسماعیل بن محمد الصفار اور ابو العباس الاصم وغیرہ کے متعلق بھی استعمال کئے ہیں (تہذیب التہذیب ج ۹ ص ۳۸۸) [1]

وفی کتاب الاشفاق فی احکام الطلاق قال ابو بکر بن العربی فی کتاب العواصم والقواصم ص ۹۰ ج ۲ فی الظاهریة وهی امة سخیفة تسورت علی مرتبة لیست لها وتکلمت بکلام لم تفهم تلقوہ من اخوانهم الخوارج حین حکم علی رضی الله عنه یوم صفین فقالت لاحکم إلا لله کلمة حق اریدبها الباطل وکان اول بدعة لقیت فی رحلتی القول بالباطن

---

[1] تکملہ اسلام اور موسیقی از مولانا محمد عبد المعز صاحب مترجم و شارح احکام القرآن ص ۴۱۸، ۴۱۹۔ احکام القرآن کا ایک رسالہ کشف الغناء عن وصف الغناء جو مصنفہ حضرت مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فلما عدت وجدت القول بالظاهر قد ملأ به المغرب سخيف كان من
بادية اشبيلية يعرف بابن حزم فنشأ وتعلق بمذهب الشافعي ثم انتسب
الى داود ثم خلع الكل واستقل بنفسه وزعم انه امام الائمة يضع و
يرفع ويحكم ويشرع وينسب الى دين الله ما ليس فيه و يقول
عن العلماء مالم يقولوا به تنفيرا للقلوب وتشنيعا عليهم انتهى [1]

ولقد صدق الفاضل اللكنوي في تعليقه غيث الغمام على امام الكلام
له في حق الحافظ ابن تيمية "ان علمه اكبر من عقله وهذا القول بعينه
صادق على ابن حزم ان علمه اكبر من عقله حيث قال في بحث ولوغ
الكلب في الاناء فامر عليه السلام بحرق ما في الاناء اذا ولغ فيه الكلب
ولم يخص شيئاً من شيء ولم يامر عليه السلام باجتناب ما ولغ فيه في
غير الاناء بل نهى عن اضاعة المال الخ [2]

انظر كيف فهم قوله عليه السلام وانت تعلم كل هذا تغال و
مبالغة في التمسك بالظاهر بدون نظر الى معاني الشريعة وما
يتفق مع العقول فما حرم الله شيئاً وهو قذر موذ ولا حكم بنجاسة
شيء الا وكان مما تجتنبه الطبائع النقية وازالة النجاسات واجب
معقول المعنى فمن العجيب اذن ان يفرق ابن حزم بين اكل الكلب
من الاناء وبين شربه بل الاعجب ان يفرق بين شرب وبين وقوع
الكلب كله في الاناء والكلب قذر بكل حال وقد ثبت من الطب الحديث

---

[1] السيف المجلى على المحلى تاليف العلامة الشيخ المفتي السيد مهدي حسن الشاهجانوري رحمة الله عليه، مقدمه ص ۲

[2] مقدمه السيف المجلى على المحلى ايضاً ص ۵

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

انه يحمل كثيرا من الامراض الخبيثة ينقلها للانسان والتوقى منه ضرورى وهذا مصداق مما نفهم من معانى الشريعة فى هذا الباب والنظافة من الايمان قاله المعلق (مقدمة المجلى على المحلى تاليف العلامه المفتى السيد مهدى حسن شاهجهانپورى رح صـ٦)

قال ابن حزم فى صـ١٤٠ بعد رواية الحديث بسنده فى النهى عن البول فى الماء الراكد الخ انهم اباحة الماء لغير البائل فلو اراد عليه السلام ان ينهى عن ذالك غير البائل لما سكت عن ذالك عجزا ولانسيانا ولا تغيبا لنا بان يكلفنا علم ما لم يبده لنا من الغيب قلت انظر فهمه ووازن عقله بميزان العلم باحكام الشريعة واقتصر ههنا بما قال المعلق تغالى ابو محمد رحمه الله تعالى فى التمسك بالظاهر حتى اغرب جدا وذهب فى هذه المسئالة مذهبا لا يؤيده عقل ولا يوافقه النقل وقد رد عليه النووى فى المجموع ابلغ رد فقال ج ١ صـ١١٨، ١١٩ نقل اصحابنا عن داؤد بن على الظاهرى الاصبهانى رحمه الله مذهبا عجيبا فقالوا انفرد داؤد بان قال لو بال رجل فى ماء راكد لم يجز ان يتوضا هو منه مقولة صلى الله عليه وسلم لا يبولن احدكم فى الماء الدائم ثم يتوضا منه وهو حديث صحيح وقال ويجوز لغيره لانه ليس بنجس عنده ولو بال فى اناء ثم صبه فى ماء او بال فى شط نهر ثم جرى البول الى النهر قال يجوز ان يتوضاء هو منه لانه ما بال فيه بل فى غيره قال ولو تغوط فى ماء جاز ان يتوضا منه لانه تفوط ولم يبل وهذا مذهب عجيب وفى غاية العناد فهو اشنع ما نقل عنه ان صح عنه رحمه الله وفساده مغن عن الاحتجاج عليه ولهذا اعرض جماعة من اصحابنا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

المعتنين بذكر الخلاف عن الرد عليه بعد حكايتهم مذهبه وقالوا
مناجيز مغن عن ايرادهم وقد خرق الاجماع فى قوله فى الغائط اذ
لم يفرق احد بينه وبين البول ثم فرقه بين البول فى نفس الماء
والبول فى اناء يصب فى الماء من اعجب الاشياء ومن احصر
ما يرد عليه ان النبى صلى الله عليه وسلم نبه بالبول على ما فى معناه من
التغوط وبول غيره كما ثبت انه صلى الله عليه وسلم قال فى الفارة تموت
فى السمن ان كان جامدا فالقوها وما حولها واجمعوا ان السنور كالفارة
فى ذالك وغير السمن من الدهن كالسمن وفى الصحيح اذا ولغ الكلب
فى اناء احدكم فليغسله فلو امر غيره فغسله ان قال داؤد لا يطهر لكونه
ما غسله هو خرق فى الاجماع وان قال يطهر فقد نظر الى المعنى وناقض
قوله والله اعلم قلت وابن حزم قلد امامه داؤد فى ذالك وهو يقول
التقليد حرام۔ [1]

اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم اس آیۃ شریفہ میں
حاکموں کو خطاب ہے کہ اے حاکمو تمہاری اطاعت بموجب آیۃ مذکورہ
کے لوگوں پر لازم ہے پس تم کو چاہئے کہ ہر شخص کو اس کی طاقت کے
بموجب حکم دو اور یہ مراد نہیں کہ ہر مذہب کے آسان آسان مسائل لیکر
عمل کرو بلکہ شارح مشکوٰۃ علامہ طیبی جو بڑا محدث ہے اس نے اسی لفظ کی
شرح میں لکھا ہے کہ جو شخص ہر مذہب سے آسان آسان مسائل لے کر
عمل کرے وہ شخص زندیق ہے اور جلال الدین سیوطی رح نے تاریخ الخلفاء
میں لکھا ہے معتصد باللہ کے احوال میں جو خلفاء عباسیہ سے ۲۷۹ھ ہجری

---

[1] مقدمۃ المجلی علی المحلی تالیف العلامہ الشیخ المفتی السید مہدی حسن الشاہجہانپوری ص۸

میں تھا قال اسماعیل القاضی دخلت علی المعتضد باللہ فدفع الی کتابا
فاذا فیہ قد جمع لہ الرخص من زلل العلماء فقلت مصنفہ زندیق
قال أمختلق قلت لا لکن من اباح المسکر لم یبح المتعۃ ومن اباح المتعۃ
لم یبح الغناء ما من عالم الا ولہ زلۃ ومن اخذ بزلل العلماء ذھب
دینہ فامر بالکتاب فاحرق انتھی ملخصًا — یعنی کہا اسماعیل قاضی نے
کہ ایک روز میں سلطان وقت کے پاس گیا جس کا نام معتضد باللہ تھا
پس اس نے مجھ کو ایک کتاب ایسی دی کہ جس میں ہر مذہب کے آسان
آسان مسائل جمع کئے گئے تھے میں نے اس کو دیکھ کر کہا کہ اس کتاب
کا بنانے والا کوئی بے دین ہے سلطان نے کہا کہ کیا یہ مسائل نئے گھڑے ہوئے
ہیں میں نے کہا کہ نہیں لیکن جس امام نے بعض مسکرات کو مباح کیا ہے
اس نے متعہ کو مباح نہیں کیا اور جس نے متعہ کو مباح کیا اس نے غناء کو
مباح نہیں کیا یوں تو ہر عالم کے لئے لغزشیں ہوتی ہیں پس جس شخص نے
سب عالموں کی لغزشوں پر عمل کیا پس اس کا دین دور ہو گیا پس وہ کتاب
سلطان کے حکم سے جلائی گئی پس جب ۲۷۹ھ میں اس روش پر چلنے والا
زندیق ہوا پس اس ۱۲۹۴ھ میں اس کا اس آیۃ شریفہ کا مصداق ہونا
فبشر عبادی الذین یستمعون القول فیتبعون احسنہ محالات سے ہے ورنہ
آٹھ تراویح کا پڑھنا اور نمازوں کو بلا عذر گھر میں جمع کرنا اور تین طلاق
کے بعد بدون حلالہ شرعیہ اس عورت سے نکاح کرنے کو درست
جاننا درست بلکہ احسن ہونا لازم آئیگا حالانکہ بیس تراویح کا احسن ہونا
حدیث نبوی اور خلفائے راشدین کے عمل سے ثابت ہے اسی طرح نمازوں
کا وقت پر ادا کرنا بلا عذر جمع کرنے سے بہت بہتر بلکہ بلا عذر جمع کرنیوالا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بموجب روایت حضرت عمرؓ کے سخت گنہگار ہے اسی طرح حلالہ کرنا تیسری طلاق کے بعد قرآن اور احادیث سے بخوبی ثابت ہے پس بیس تراویح پڑھنے والے اور نمازوں کو بلا عذر جمع نہ کرنے والے اور تیسری طلاق کے بعد حلالہ کرنے والے داخل بشارت فبشر عبادی الذین الآیۃ کے ہوئے نہ کہ غیر مقلد حضرات، کیونکہ آسان آسان پر عمل کرنا اتباع احسن کی ضد ہے کیونکہ شریعت میں جو امر احسن ہوگا وہ امر ضرور دوسرے کے اعتبار سے مشکل ہوگا کیونکہ احسنیت احکام شرعیہ میں بمقدار مخالفت خواہش نفسانی کے ہوتی ہے۔ [1]

دفعہ ۳۲ مضمون صہ۲ پر نظام الملۃ ودافع العلۃ نے کہا: ابو محمد ظاہری نے کہ تینوں قرنوں میں جو بہتر تھے ہم نہیں جانتے کہ کسی نے کسی کی تقلید کی ہو اقول وباللہ التوفیق، یہ بات بالکل غلط[2] ہے کیونکہ امام ابو یوسف نے زواج دیا مذہب حنفی کو اور ابو یوسف تبع تابعین ہیں کیونکہ یہ شاگرد ہیں امام اعظمؒ کے اور ان کا تابعی ہونا بالاتفاق ہے جیسا کہ لکھا ہے ملا علی قاری نے شرح موطا امام محمد میں اور عبارت اس کی اس طرح ہے: وقیل ردی الامام مالک عن عائشۃ بنت ابی وقاص وصحبتھا ثابتۃ فیکون تابعیا کابی حنیفۃ الا انہ تابعی بلاخلاف انتھیٰ یعنی

---

[1] انتصار الاسلام ص ۳۲، ۳۳، از تالیف مولوی محمدؒ بن مولانا عبدالقادر صاحب مرحوم لدھیانوی۔

[2] بلکہ بموجب فرمانے ابو موسیٰ اشعری کے جو صحیح بخاری میں ہے لاتسئلوا عنی ما دام ھذا الحبر منکم یعنی مت پوچھو مسئلہ مجھ سے جبتک عبداللہ ابن مسعود تمہارے اندر موجود ہیں اس سے تقلید شخصی قرن صحابہ میں ثابت ہوتی:

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

امام مالک کے تابعی ہونے میں اختلاف ہے اور امام اعظم کے تابعی ہونے میں کسی کو کلام نہیں جب تبع تابعین ہونا امام ابو یوسف کا ثابت ہے پس تقلید مذہب حنفی کی قرن ثالث میں پائی گئی اور رواج دینا امام ابو یوسف کا مذہب حنفی کو ابن حزم سے شاہ عبد العزیز صاحبؒ نے بستان المحدثین میں نقل کیا ہے ابن حزم در جائے نوشتہ است کہ این دو مذہب، مذہب حنفی و مالکی در عالم از راہ ریاست رواج گرفتہ اند زیرا کہ قاضی ابو یوسف قضائے کل ممالک بدست آوردہ از طرف او قضاۃ میرفتند و بر قاضی را حکم میکرد کہ عمل بمذہب ابو حنیفہ نماید انتہی ملخصاً۔ والایراد بان الرواج بطریق الریاسۃ یوھم النقص مردود کایراد النصاریٰ علی دین الاسلام بان رواج ھذا الدین فی العالم شاع بالسیف فافھم اور فرقہ ظاہریہ سنت و جماعت سے خارج ہے جیسا کہ ذکر کیا ہے امام نووی نے شرح مسلم میں اور کہا شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے قول جمیل میں کہ ظاہری فرقہ کی مجلس میں بیٹھنا درست نہیں پس نہ معلوم ہونا ابو محمد ظاہری کو مثل نہ معلوم ہونے آفتاب کے ہے۔ شپرک کو بیت گر نہ بیند بروز شپرہ چشم : چشمہ آفتاب را چہ گناہ : واللہ یھدی من یشآء الیٰ صراط مستقیم۔[1]

(۲۰) مضمون صفحہ ۲۴ مسلمانوں کو تمسخر سے ضال اور مضل کہتے ہیں اور کہیں تمسخر سے مثل رافضیوں اور خارجیوں کے بتاتے ہیں اور نہیں جانتے کہ خود گرفتار ہیں اس ضلالت میں قال اللہ تعالیٰ ولا یسخر قوم من قوم ولا تنابزوا بالالقاب الآیۃ۔

اقول وباللہ التوفیق جب ثبوت تقلید معین کا آیات اور احادیث

---

[1] انتصار الاسلام ص ۴۳، ۴۴۰ از تالیف مولوی محمد بن مولانا عبد القادر صاحب مرحوم لدھیانوی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سے بخوبی ہوچکا پس اس کے منکر کو اگر ضال نہ کہا جاوے تو کیا کہا جاوے
اور جب حضرت عمرؓ کو تمہارے اکابر بیس تراویح کے قائم کرنے کے
سبب بدعتی کہنے لگے پس خارجیوں اور رافضیوں کی برادری سے کیوں
بھاگتے ہو۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے غنیۃ الطالبین کے صـ۱۹۴ میں
اس حدیث کو قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اختارنی
واختار لی اصحابی فجعلھم انصاری وجعلھم اصھاری وانہ سیجئ
فی آخر الزمان قوم ینقصونھم الا فلا تؤاکلوھم ولا تشاربوھم
الا فلا تناکحوھم الا فلا تصلوا معھم الا فلا تصلوا علیھم حلت
اللعنۃ علیھم انتہی یعنی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اختیار فرمایا
اللہ پاک نے مجھ کو اور اختیار فرمائے میرے لئے اصحاب اور انکو میرے
مددگار اور سسرال بنایا عنقریب آخر زمانہ میں ایسے لوگ بھی ہونگے
جو نقصان کی نسبت کریں گے صحابہؓ کی طرف دیکھو تم ان کے ساتھ نہ کھانا
نہ پینا نہ ان کے ساتھ نکاح وشادی کرنا نہ ان کے ساتھ نماز پڑھنا اور
نہ ان کے جنازہ میں شرکت کرنا اور وہ ہوگئے لعنت کے مستحق، فائدہ
پس اس حدیث مذکورہ کے مطابق لامذہبوں کے ساتھ نماز تک پڑھنا
بھی ممنوع ہوا اور اسی طرح باقی امور مذکورہ میں مشارکت ممنوع ہوئی
پس ان الفاظ کا ان پر اطلاق بطور تمسخر کے نہیں کیا جاتا کیونکہ تمسخر تو اسکو
کہا جاتا ہے کہ جو بات اس شخص میں نہ ہو اور سبقت لسانی سے اسکو
کہا جائے جیسا کہ لامذہب لسا اوقات کہتے ہیں کہ مذہب پر چلنا بھی کچھ برا
نہیں لیکن عامل بالحدیث ہونا بھی گناہ نہیں بعض اوقات میں مسخری سے
مقلدوں کو مذہبی سگہ وغیرہ الفاظ ناشائستہ زبان پر لاتے ہیں پس یہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

آیۃ مذکورہ بھی تمہاری ضلالت پر دلیل قاطع ہے۔ خنزیر کو خنزیر کہنے والا اس وعید میں داخل نہیں ہاں البتہ بکری کو خنزیر کہنے والا ضرور اس وعید میں داخل ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔[1]

ولما کان وقوع کل ما ارتکبته الامم الماضیة من الافعال الردیة بنفسه او بنظیره فی هذه الامة امرا مقدرا کما اخبر به النبی صلی الله علیه وسلم بقوله لترکبن سنن من قبلکم شبرا بشبر و ذراعا بذراع الحدیث توجهت ملاحدة هذه الامة الی امرین وتفرقوا شعبتین فمنهم من توجه الی التحریف المعنوی فی الکلام الالهی حین عجزوا عن التحریف اللفظی ففسروا القرآن بآرائهم ونسبوا ما ظنوه الی ربهم غافلین عن قولهم صلی الله علیه وسلم من قال فی القرآن برأیه فقد کفر وقد حدثت فی زماننا من اول العشرة الآخرة من عشرات المائة الثالثة بعد الالف من الهجرة فرقة منهم اشتدت فی دین الاسلام مع اظهار انها مؤیدة لدین الاسلام اشتهرت بالنیچریة انکروا اسها ورئیسها وتبعه من تبعه وجود الملائکة والجن والارواح والعرش والکرسی وغیرهما من السمٰوٰت السبع والارضین السبع وانکروا الجنة والنار وجزئیات النشر والحشر وعذاب القبر وقالوا انها اوهام وخیالات والف رئیسهم تفسیر القرآن فاهتم بابقاء مبانیه وادخل آراءه الفاسدة فی معانیه ففسر جمیع الآیات الواردة فی تلک الامور بما تقشعر منه جلود الذین یخشون ربهم وتتنفر عنه الصدور وقالوا ان الله لا یعذب مشرکا ولو مات

---

[1] استبصار الاسلام ص۳۴ از مولانا محمد صاحب رح بن مولانا عبدالقادر صاحب لدھیانوی

على الكفر وان من قال بثالث ثلثة ليس بمشرك وان عيسى بن مريم
ابن يوسف النجار لم يخلق بغير اب واباحوا شرب الخمر والزنا
وغير ذالك عند الضرورة الشديدة وكون النية صالحة
واسقطوا العبادات الشاقه بل المستهلة ايضًا وخالطوا النصارىٰ
اكلًا وشربًا ومشيا وقياما وقعودا ولباسا ومسكنا وحسنوا اطوارهم
فى حركاتهم وسكناتهم واباحوا التشبه بهم فى جميع اطوارهم
ولهم غير هٰذه اقوال خبيثة وافعال ردية قد خالفوا دين الاسلام
اصولا وفروعا ومع ذالك ظنوا ان طريقتهم هى التى فطر الله
الخلق عليها لا تبديل لخلق الله وانها هى الاسلام حقا وان
المسلمين كلهم اولهم وآخرهم من عصر الصحابة الىٰ عصرهم
قد اخطئوا فى فهم معانى القرآن والاحاديث النبوية ولم يصلوا
الىٰ فهم اسرار الشريعة النقية ولعمرى افساد هٰؤلاء الملاحدة
وافساد اخوانهم الاصاغر المشهورين بغير المقلدين الذين
سقوا انفسهم باهل الحديث وشتان ما بينهم وبين اهل الحديث
قد شاع فى جميع بلاد الهند وبعض بلاد غير الهند فخربت به
البلاد ووقع النزاع والعناد فالى الله المشتكى واليه المتضرع
والملتجى بدأ الاسلام غريبا وسيعود غريبًا فطوبىٰ للغرباء و
لقد كان حدوث مثل هٰؤلاء المفسدين والملحدين فى الازمنة
السابقة فى ازمنة السلطنة الاسلامية غير مرة فقابلتهم السلاطين
المله وسلاطين الامة بالصوارم المنكية واجروا عليهم الجوازم
المغنية فاندفعت فتنتهم بهلاكهم ولما لم تبق فى بلاد الهند فى

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اعصارنا سلطنة اسلامية ذات شوكة وقوة عمت الفتن وواقعت عباد الله فى المحن فانا لله وانا اليه راجعون۔ [1]

حضرت مولانا مشتاق احمد صاحب رح چرتھاولی کا تبصرہ غیر مقلدین وھابیہ پر

عقیدہ (۵) وہابیہ کسی خاص امام کی تقلید کو شرک فی الرسالہ جانتے ہیں اور ائمہ اربعہ اور ان کے مقلدین کی شان میں الفاظ واہیہ خبیثہ استعمال کرتے ہیں اور اس کی وجہ سے بہت سے مسائل ہیں وہ گروہ اہل سنت والجماعۃ کے مخالف ہو گئے چنانچہ ہندوستان کے غیر مقلد اس طائفہ شنیعہ کے پیرو ہیں بفضلہ تعالیٰ علماء دیوبند اس عقیدہ میں بھی بالکل مخالف اس طائفہ کے باغیہ کے ہیں اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے جملہ مسائل اصولیہ وفروعیہ میں مقلد ہیں، ائمہ اربعہ میں سے ایک شخص کی تقلید کو واجب کہتے ہیں شب و روز فقہ حنفی کی اشاعت و تقلید کی حمایت میں ہمت صرف کرتے ہیں جس مسئلہ میں فقہاء کی تصریح دیکھتے ہیں اسی کو اپنے لئے حجت اور قابل عمل سمجھتے ہیں اور فقہاء کے اقوال کے وہ معارف وحقائق بیان کرتے ہیں کہ سننے والے کا اعتقاد وحسن ظن فقہاء کرام کی نسبت اور زیادہ ہو جاتا ہے، ہندوستان میں یہی ایک جماعت ہے جس نے تقلید کی حمایت کا علم بلند کر کے مخالفین پر قیامت کبریٰ قائم کر دی ہے یہ حضرات ہمیشہ فقہ حنفی کو بلا تحریف وتبدیل اصلی صورت میں پیش کرتے ہیں ایسی ایسی تصانیف مسائل فقہیہ کی تائید میں شائع فرمائی ہیں کہ غیر مقلدین کو دم مارنے کی مجال نہیں اجماع وقیاس کے حجت شرعی ہونے پر دلائل ساطعہ

---

[1] الآثار المرفوعۃ فی الاخبار الموضوعۃ ص ۲۴۷، ۲۴۸۔ لمولانا المولوی محمد عبدالحی الکھنوی رح

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قائم کر کے ہندوستان جیسے ملک میں فتہ کو وہ قوت پہنچائی ہے کہ اب کسی مخالف سے کسی قسم کا صدمہ پہنچنے کا اندیشہ ہی نہیں باقی رہا ان حضرات کا قول ہے کہ غیر مقلدی نیچریت کا دروازہ ہے پس جو شخص تقلید چھوڑ کر اپنی خود رائی سے کام لے گا کچھ پتہ نہیں کہ وہ گمراہی کے کس گڑھے میں پڑ کر ہلاک ہوگا خود ہم نے اپنے رسالہ ردِّ نیچری کے دیباچہ میں یہی ثابت کیا ہے کہ نیچری چکڑالوی قادیانی یہ سب غیر مقلدی کے ترقی یافتہ فرقے ہیں چنانچہ ناظرین کی آگاہی کے لئے اس کا ضروری اقتباس ہم یہاں بھی نقل کرتے ہیں:

ایک جماعت اہلحدیث کہلاتی ہے اس طرف اگر نظر ڈالی جاتی ہے تو ایک قسم کا عجیب سا نظارہ آنکھوں کے سامنے آتا ہے اصل یہ ہے کہ اس جماعت نے تو بالکل لٹیا ہی ڈبو دی ہے خوب تجربہ ہو گیا ہے کہ ان کا صرف دعویٰ ہی دعویٰ ہے ان میں محض جاہل سے جاہل بھی پابند شریعت متبع سنت ہونے کا دم بھرتا ہے، مگر معلوم نہیں کہ اتباع سنت کے کیا معنیٰ سمجھ رکھے ہیں کیا نماز میں ٹانگیں چوڑا کر کھڑے ہونے آمین کی آواز سے مسجد کو گونجا دینے کو ہی اتباع سنت کہتے ہیں، نہیں بلکہ اتباعِ سنت یہ ہے کہ مسجد کے اندر ہوں یا مسجد سے باہر تمام اقوال وافعال حرکات وسکنات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع ہوں ہر وقت یہی کوشش رہے کہ کوئی فعل کوئی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف نہ ہو مگر یہاں کیفیت یہ ہے کہ ڈاڑھی منڈی ہوئی ہے اور کہنے کو بڑے زور سے اہل حدیث ہیں کسی مسئلہ کا ذکر آجائے تو دس بیس حدیثیں غلط سلط فوراً سنا دیں زیادہ حجت ہو تو امام ابو حنیفہ کی غلطیاں

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نکالنے پر مستعد ہو جائیں سنگدلی ہٹ دھرمی ان میں اس درجہ ہوتی ہے کہ اپنے سامنے بزرگان دین کی بھی کوئی حقیقت نہیں سمجھتے مگر یہ اس حالت پر رہ کر آخر خود بھی گمراہ ہو جاتے ہیں اور نیچری چکڑالوی قادیانی وغیرہ ہو جاتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کیا کرتے ہیں اور وجہ اس کی یہ ہے کہ غیر مقلدی جس کو مطلق العنانی بھی کہہ سکتے ہیں انسان کو بے ادب و گستاخ بنا دیتی ہے۔ غیر مقلد اپنے لئے نہ کسی مجتہد امام کی ضرورت سمجھتا ہے اور نہ اس کے دل میں کسی کی کچھ عظمت و وقعت ہوتی ہے اور اپنے آپکو سرکشی اور خود رائی سے علامہ عصر مجتہد وقت خیال کر کے ائمہ دین کی تضحیک کیا کرتا ہے تو جو شخص آج ائمہ دین کو اس بے وقعتی اور حقارت سے دیکھ رہا ہے ضرور ہے کہ اس خبیث طینت میں ترقی کر کے ایک روز نبی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی تحقیر و اہانت پر بھی مستعد ہو جائیگا چنانچہ سید احمد خاں کی ترقی کا یہی راز ہے۔

غرضیکہ ہم اور ہمارے اکابر بفضلہ تعالیٰ اس پُر آشوب زمانہ میں کہ ہر شخص ہوائے نفسانی کا تابع ہو کر ہر روز نیا طریقہ اختیار کرتا اور نیا مذہب بدلتا ہے تقلید شخصی ہی میں دین و ایمان کی سلامتی سمجھتے ہیں اور حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کی محبت کو موجب نجات و فلاح اعتقاد کرتے ہیں بخلاف طائفہ باغیہ بریلویہ کے کہ یہ بظاہر اپنے آپ کو مقلد بتاتے ہیں لیکن درحقیقت امام ابو حنیفہ کی تقلید مٹا کر (غیر مقلدوں کی طرح) اپنی تقلید کرانا چاہتے ہیں آج تک غیر مقلدوں نے بھی وہ سلوک فقہ کے ساتھ نہیں کیا جو یہ نام کے مقلد کرتے ہیں جب ان پر ہوائے نفسانی کا غلبہ ہوتا ہے تو فقہ کو بالائے طاق رکھ کر جس فعل کو چاہا جائز

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اور جس کو چاہا ناجائز کہہ دیتے ہیں اس طرح صدہا مسائل فقہیہ کا خون بریلوی جماعت کی گردن پر ہے۔[1]

اندرونی دشمن کس ترتیب سے اسلام کو مٹانا چاہتے ہیں!

اول اول اس گمراہ فرقہ نے فقہ کو مشرکانہ خیال بتا کر لوگوں کو یہ سمجھایا کہ قرآن وحدیث کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے کی رائے دین میں قابل لحاظ نہیں جب اس کا بہت شور وغل ہوا اور ہر جگہ اس خیال کے لوگ پیدا ہو گئے تب قدم قدم پیشتر بہتر اس دوسرے خیال کو شائع کیا گیا کہ قرآن کے ہوتے ہوئے حدیث (معاذ اللہ) فضول اور بیکار ہے اس خیال کا بھی بہت چرچا ہوا اور اس سے تمام دنیا میں نیچری فرقہ اور آزاد خیال لوگ پیدا ہو گئے جب اس پودہ کی دنیاوی حیثیت سے بھی بہت آبپاشی ہوئی اور دنیاوی مراتب و مناصب اور بڑے بڑے عہدے بھی انہیں کو ملے تو ان سے ایک مرزائیت کی شاخ پھوٹی مرزا صاحب نے اول اول حمایت اسلام کا دعویٰ کر کے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنایا اور وہ اصول قائم کئے جن کو آج مسلمان دیکھ رہے ہیں کہ مرزا صاحب کی باتوں کو تسلیم کرنے کے بعد اسلام ہی باقی نہیں رہ سکتا مگر مرزا صاحب اور مرزائی تدبیر اور نفاق اور مغربی پالیسی سے کام لیتے ہیں کہ سمجھنے والے سمجھ جائیں اور

---

[1] افسانہ عبرت تالیف حضرت مولانا مشتاق احمد صاحبؒ ساکن قصبہ چرتھاول ضلع مظفر نگر مقیم احمد آباد گجرات کالو پور ۱۸ شعبان المعظم سنہ ۱۳۳۶ھ الحمد للہ کہ یہ رسالہ ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۳۸ ہجری میں طبع ہو کر احمد آباد گجرات سے شائع کیا گیا۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عوام بے چاروں کو پتہ بھی نہ لگے قتل مرتد اور رجم زانی کا اس بنا پر انکار کرتے ہیں کہ قرآن میں صراحۃً ذکر نہیں اور غرض یہ ہے کہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیکار کر کے اگلا قدم تمام احکام سے انکار ہو چونکہ مرزائیت نیچریت کا شعبہ ہے اس وجہ سے نیچری اور انگریزی تعلیم یافتہ طبقہ ہی اس کا زیادہ شکار ہوا اور یہی وجہ ہے کہ علی گڈھ کالج میں مسٹر محمد علی اور خواجہ کمال الدین صاحب کا بڑے اہتمام سے بیان ہوا اور یہی وجہ ہے کہ محمد علی صاحب مثنی آخر قتل مرتد میں مرزائیوں کے ساتھ ہوئے اور ان کو مسلمان ہی کہتے ہیں کیوں نہ ہو آخر مجتہد تو ان کو بھی بننا ہے۔

غیر مقلدیت نے جب ترقی کی تو جس دلیل سے لامذہبوں نے فقہ کو شرک کہا تھا اہل قرآن نے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ وہی بے ادبی اور گستاخی کر کے اپنے ایمان کو تباہ اور برباد کیا اور یہ کہا کہ قرآن کے ہوتے ہوئے حدیث پر عمل کرنا مشرکانہ خیال ہے اور جتنے کفار نے انبیاء علیہم السلام کا مقابلہ کیا وہ سب اہلحدیث ہی تھے فرعون بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں یوسف علیہ السلام کی حدیث ہی پیش کیا کرتا تھا اسی نیچریت اور لامذہبیت اور غیر مقلدیت نے ترقی کی تو سب کے مایہ ناز عنایت اللہ خاں مشرقی

ؔ یہ ایک نئے بزرگ ہیں جو صوبہ سرحد میں نیچریت وغیرہ سے ایک معجون مرکب کی صورت میں کچھ عرصہ سے ظاہر ہو گئے اور آج کل اپنے ساتھ چند ملحدوں کو ملا کر شریعتِ اسلام پر مرزا کی طرح اپنے خاص انداز میں حملہ آور ہونے کی کوشش میں ہیں مگر اب تک باستثناء چند مسلم نما ملحدوں اور بعض ہندوؤں کے انکی دال نہیں گلی (منہ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پیدا ہوئے کہ انہوں نے صاف لفظوں میں تو قرآن شریف کا انکار نہیں کیا مگر یہ دعویٰ ضرور کیا کہ قرآن کو آج تک یہ زبان کے کوئی نہیں سمجھا اور معنیٰ وہ بیان کئے کہ کفر کو اسلام اور اسلام کو کفر کر دکھایا یہ تعلیم یافتہ طبقہ مغربی آزادی کا اس قدر دلدادہ ہو گیا ہے کہ سنا جاتا ہے کہ عنایت اللہ خاں مشرقی کا تذکرہ بھی اس طبقہ میں استحسان کی نظر سے دیکھا جاتا ہے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ میں نہیں کہتا کہ کل انگریزی تعلیم یافتہ ایسے ہی بدمذہب اور بے دین ہیں بہت سے افراد نہایت سچے اور پکے اور متقی اور پرہیزگار و دیندار ہیں کہ صدہا نام کے علمائے زمانہ بھی ان پر نثار اور قربان کر دینے کے قابل ہیں لیکن یہ کہے بغیر بھی نہیں رہا جاتا ہر فتنہ کہ مے خیزد از کوئے تو مے خیزد۔

افسوس مسلمانوں کی زمین استعداد ایسی شور ہو گئی کہ دینی اور دنیوی دونوں قسم کی تخم ریزی کے قابل نہ رہی غیر مسلم قوموں نے انگریزی پڑھ کر اس قدر دنیاوی ترقی کی کہ تمام رئیسوں کی جائیدادوں کے وہی مالک ہو گئے اور مذہبی ترقی یہ کی کہ وید جیسی کتاب اور سنسکرت جیسی مردہ زبان کو زندہ کر دیا۔[1] مگر مسلمانوں نے انگریزی پڑھ کر کثرت سے اپنی پہلی جائیدادیں بھی فروخت کر دیں اور مذہب کی یہ حالت

---

[1] اسکے مقابلہ میں نیچریوں اور مرزائیوں نے عربی زبان کے مٹانے کا پورا سامان کیا چنانچہ جمعہ کے روز خطبہ بھی عربی زبان میں نہیں پڑھتے ہیں تاکہ عوام کے کان بھی عربی زبان سے ناآشنا ہو جائیں اور عربی سیکھنے کی امنگ بھی ان کے قلوب میں کبھی پیدا نہ ہو جائے واہ رے اسلام کے فرزندو این کار از تو آید مرداں چنیں کنند (منہ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہے کہ قرآن جیسی کتاب اور اسلام جیسا مذہب ان کے ہاتھوں سے نکلا جارہا ہے۔ خدا مسلمانوں کے حال پر رحم فرمائے یہ سب کچھ بلائیں آزادی نیچریت لامذہبیت یورپ کی تقلید کے نتیجہ بد ہیں دیکھئے کس قدر اس کی شاخیں اور بھی پیدا ہوتی ہیں حقیقت یہ ہے کہ جس نے بھی اتباع سلف سے منہ موڑا اور ان کے پاکدامن کو چھوڑا اس کا نتیجہ ضرور یہی ہوگا کہ بجز دہریت اور نیچریت کے ہاتھ میں کچھ نہ رہیگا واللہ المستعان۔[1]

اہلسنت والجماعۃ کے اختلاف کو فرقہ بندی بتلانا سخت غلطی ہے!

بیان سابق سے اس شبہ کا ازالہ بھی ہوگیا جو بعض ناواقف کہہ دیتے ہیں کہ حنفی شافعی مالکی حنبلی اہلحدیث یہ اسلام میں فرقہ بندیاں کہاں سے آگئیں کون حق پر ہے اور کون باطل پر؟ اس کا جواب یہ ہیکہ جہاں سے آم کے درخت میں کثرت سے شاخیں آگئیں اور ایک بہت بڑا سایہ دار درخت بن گیا وہیں سے یہ انشعاب بھی پیدا ہوگیا اور جیسے یہاں یہ کہنا غلط ہے کہ آم کی یہ شاخ ہوگی یا وہ دونوں شاخیں آم کی نہیں ہوسکتیں کیونکہ یہ سب شاخیں ایک ہی درخت کی ہیں اور سب پر ایک ہی پھل آتا ہے اسی طرح یہاں بھی یہی جواب ہے کہ سب مسلمان اور اہل سنت والجماعۃ ہیں۔

ایک غلطی کا ازالہ: یہاں ہماری مراد اہل حدیث سے وہ جماعت ہے جو پہلے سے اہل حدیث کے لقب سے ملقب ہے وہ نہ تقلید ائمہ کو

---

[1] تحقیق الکفر والایمان ص ۷۷، ۷۸، ۷۹ مولفہ حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوری سابق ناظم تعلیمات دارالعلوم دیوبند۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

شرک اور فسق کہتے ہیں اور نہ مقلّدین کو مشرک اور فاسق بلکہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ یا امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ یا کسی اور محدث نے کسی خاص مسئلہ میں کسی حدیث کی صحت کی بناء پر جو اس کے نزدیک ثابت ہوئی ہے اس نے کسی امام کا یا اپنے امام کا خلاف کیا لیکن اس کا مذہب بھی ائمہ مجتہدین اور سلف صالحین کے اختلاف سے باہر نہیں ایسے محدث کا کوئی شخص اس مسئلہ میں متبع ہو جاوے کسی دوسرے مسئلہ میں کسی دوسرے محدث کا غرض وہ اپنا یہ مسلک قرار دے لے کہ ہر مسئلہ میں جو حدیث صحیح ثابت ہو گی اس پر عمل کروں گا اور اس حدیث پر بایں معنیٰ بعض سلف صالح نے بھی عمل کیا ہے تو ایسے اہلحدیث سے ہمارا کوئی نزاع نہیں ہم ان کو بھی اہلسنّت والجماعت میں داخل سمجھتے ہیں ہاں آج کل کے بعض اہلحدیث جو تقلید ائمہ کو شرک اور بدعت قرار دیتے ہیں اور ائمہ کی شان میں گستاخیاں کرتے اور فقہ کو شرک اور مقلدین کو مشرکین اور اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ کا مصداق بتاتے ہیں ایسے لوگوں کو ہم گمراہ اور بددین اور اہلسنت والجماعۃ سے خارج اور جن کے عقائد کفر کی حد تک پہنچ گئے ہیں ان کو کافر سمجھتے ہیں جب کہ وہ کسی ضروری دین کا انکار کریں۔

بہتّر فرقوں کا ذکر: جس طرح درخت میں سرسبز شاخیں ہوتی ہیں مگر ان میں سے بعض کسی مرض کی وجہ سے بالکل خشک ہو جاتی ہیں کہ ان میں نہ پتہ ہوتا ہے نہ پھول و پھل اور بعض شاخیں اگرچہ ہری ہوتی ہیں مگر ان کے پتے بھی مرجھانے لگتے ہیں جو ان کے بہت جلد خشک ہونے کی خبر دیتے ہیں اور بعض شاخیں ہوتی تو ہیں سرسبز مگر ان پر پھل نہیں آتا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یا آتا ہے مگر چھوٹا ہو جاتا ہے، بڑا نہیں ہوتا یا بڑا بھی ہوتا ہے تو پکتا نہیں یا پکتا ہے تو اس میں فوراً کیڑے پڑ جاتے ہیں غرض یہ تمام شاخیں جلانے ہی کے قابل ہوتی ہیں اسی طرح ما انا علیہ واصحابی کے سوا وہ بہتر فرقہ ہیں کہ جن کے اہل سنت والجماعۃ کے علاوہ اسلام میں پیدا ہونے کی جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی فرمائی ہے یہ بہتر فرقے بھی مسلمان ہی ہیں اور ان کے بعض عقائد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے عقائد سے مختلف ہیں، صحابہ کرام کی جماعت میں ایک صحابی بھی ان فرقوں میں سے کسی کا ہم عقیدہ نہیں نکل سکتا جب ہی تو ما انا علیہ واصحابی سے خارج ہو کر یہ دوسرا فرقہ قرار دیا گیا لیکن ان کا اختلاف کسی ایسے عقیدے میں نہیں جو ضروریات دین میں سے ہو بلکہ ایسے امور میں اختلاف ہے جن میں تاویل کی گنجائش ہے لیکن چونکہ تاویل غلط ہے اس وجہ سے ما انا علیہ واصحابی سے وہ نکل گیا لیکن چونکہ کسی ضروری دین کا منکر نہیں اس وجہ سے اسے کافر بھی نہیں کہہ سکتے ان بہتر فرقوں کا اختلاف اہل سنت والجماعۃ سے اعمال میں ہونا ضروری نہیں فرقہ کا اختلاف عقیدہ کے اختلاف سے ہوتا ہے یہ بہتر فرقے اگرچہ ما انا علیہ واصحابی سے بعض عقائد میں مختلف ہیں جن میں تاویل کی گنجائش ہے لہٰذا یہ سب اسلام ہی کی شاخیں ہیں اور اسلام میں داخل ہیں لیکن بوجہ فساد عقائد جلانے کے قابل ہیں اسی واسطے آپ نے فرمایا کہ کلھم فی النار یعنی جو فرقہ اہل سنت والجماعۃ کے عقائد چونکہ صحیح اور ما انا علیہ واصحابی کے موافق ہیں اس واسطے ان کا کوئی عقیدہ مستوجب نار نہ ہوگا اگرچہ بداعمالی کی سزا میں ان میں سے کوئی مستحق نار نہ ہو اَعَاذَنَا اللّٰہُ منھا اور یہ بہتر فرقے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

باعتبار عقائد مستحق نار ہیں اگرچہ ان کے اعمال اچھے ہوں اور وہ جنت کا تقاضا کریں اور یہ لوگ مشرک اور کافر نہیں ہیں اس وجہ سے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ بمقتضائے ویغفر مادون ذالک لمن یشاء بالکل بخشدیں یا بوجہ شفاعت ان کی مغفرت ہو جائے اور سیدھے جنت کو چلے جائیں جہنم ہی میں جانا ضرور نہیں کلہم فی النار ان کا مستحق نار ہونا بیان فرمایا گیا ہے نہ دخول واللہ تعالیٰ اعلم یا اپنے عقائد اور اعمال کے مطابق جہنم میں جائیں اور سزا بھگت کر پھر ابدالآباد کے لئے جنت میں داخل ہوں۔

عُلماء کو تنگ خیال کہنا غلط ہے: مرزائیو نیچر یو دیکھا علمائے اسلام کیا فرماتے ہیں یہ بہتر[1] فرقے بھی اسلام میں داخل ہیں اور چونکہ کسی ضروری دین کا انکار نہیں کیا لہٰذا ان کی سکونت بھی اسلامی محل ہی میں ہے۔[2]

اگر تم یہ چاہو کہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کو یا جو شخص کسی ضروری دین کا انکار کرے اس کو مسلمان کہہ کر خود کافر ہو جائے ایسے لوگوں کو بھی علماء مسلمان کہیں یہ ناممکن ہے علماء تنگ خیال ہرگز نہیں نہایت وسیع الخیال ہیں مگر وسیع الخیال ہی ہیں غیر محدود الخیال نہیں غرض یہ بہتر فرقے بھی اسلام میں داخل ہیں اور درخت اسلام ہی کی شاخیں ہیں ابھی تک اس سے جدا نہیں ہوئیں لیکن وہ شاخ کہ جو آندھی کے جھوکہ سے درخت سے ٹوٹ کر علیحدہ ہو گئی اور درخت سے اس کا کوئی تعلق باقی نہ رہا وہ درخت

---

[1] ہاں ان بہتر فرقوں کے بعض شعبے ایسے بھی ہیں جو کسی ضروری دین کے انکار کی وجہ سے کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہو گئے ہیں اگرچہ ان کا نام بھی وہی ہے مگر درحقیقت یہ ایک مستقل جداگانہ ان بہتر فرقوں سے خارج ہیں ۱۲ ـــــ تحقیق الکفر والایمان۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کی خشک شاخ ہے اور تر بار آور اور غیر بار آور شاخوں میں شمار نہیں ہو سکتی اگرچہ بالفعل اس پر پتے بھی سرسبز ہوں اور پھل بھی لگے ہوئے ہوں مگر درخت سے کوئی تعلق نہیں ہاں حیرت بھری نظروں سے دیکھ کر بے شک کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ کبھی یہ بھی اس درخت کی شاخ تھی جیسے ہم آج حیرت سے کہتے ہیں کہ ہائے یہ مرزائی بھی کبھی ہمارے بھائی اور مسلمان تھے۔ [1]

مقدمۃ المجلی علی المحلی سے ہم نے علامہ ابن حزمؒ اور ان کے استاد داؤد ظاہریؒ محلیٰ کے حوالہ سے عربی میں نقل کی تھی مگر اس کا ترجمہ نہیں کیا تھا اب اس کا خلاصہ انوار الباری کے حوالہ سے لکھتے ہیں: حافظ ابن حزم ظاہری کا فہم حدیث کا نمونہ: فہم معانی احادیث فن حدیث میں کتنا بلند و بالا ہے، اس وصف میں ائمہ مجتہدین اور ان کے مخصوص تلامذہ مسترشدین کا مقام نہایت اعلیٰ وارفع ہے اور اسی نسبت سے ان کے علوم و افادات سے جو جتنا بھی دور ہوتا گیا اتنا ہی اس وصف سے محروم ہوتا گیا خواہ وہ طبقہ ظاہریہ سے ہو یا طاغین و منکرین تقلید سے ہو یہ ایک حقیقت ہے جس کو ناظرین انوار الباری پوری طرح جان لیں گے انشاء اللہ تعالیٰ مسئلہ میاہ میں حافظ ابن حزم کے جس مسئلہ ۱۳۶ کی عبارت بیان مذہب کے لئے ہم نے نقل کی تھی اس کے ضمن میں انہوں نے متعلقہ تمام احادیث و آثار سے بحث کی ہے، جس کا جواب حنفیہ کی طرف سے ہماری بحث و نظر میں آچکا ہے۔ یہ بحث ص ۱۳۵ سے ص ۱۶۸ تک

---

[1] تحقیق الکفر والایمان ص ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، مؤلفہ حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوریؒ سابق ناظم تعلیمات و شعبہ تبلیغ دارالعلوم دیوبند۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

درج ہے اور قابل دید ہے مگر یہاں ہمیں اس کا ایک جزو اور نقل کرنا ہے جس سے معلوم ہوگا کہ ظاہریت یا تقلید ائمہ سے بے زاری ایک اچھے خاصے متبحر عالم کو بھی عقل و خرد سے کتنی دور پھینک دیتی ہے۔

حدیث لا یبولن احدکم الخ سے علامہ ابن حزم ظاہری یہ سمجھتے ہیں کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے غیر جاری پانی میں پیشاب کرنے اور پھر اس سے وضو و غسل کرنے کی ممانعت فرمائی ہے اس لئے یہ ممانعت اسی پیشاب کرنے والے کے ساتھ خاص رہے گی دوسرا آدمی اس سے وضو و غسل کر سکتا ہے اور دوسرا ارشاد یہ ہوا کہ ممانعت صرف پیشاب کی ہے اگر اس پانی میں پاخانہ کر دے تو کچھ حرج نہیں نہ اس کی ممانعت ہے یعنی اس پانی سے خود بھی اور دوسرے بھی وضو و غسل کر سکتے ہیں اس پر کسی نے ان کے مذہب پر اعتراض کیا کہ یہ سب کہ یہ آپ نے بائل یعنی پیشاب کرنے والے اور دوسرے پیشاب نہ کرنے والے کا فرق اور پیشاب کرنے والے اور پاخانہ پھرنے والے کا فرق کہاں سے سمجھ لیا تو ابن حزم نے ص ۱۵۷ و ص ۱۵۹ میں اس کا جواب یہ دیا کہ جس طرح تم زانی و غیر زانی سارق و غیر سارق مصلی و غیر مصلی میں فرق کرتے ہو ہم نے بھی حدیث سے فرق مذکور نکال لیا اگر فرق نہ ہوتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیا بیان سے عاجز تھے آپ نے جس طرح بائل کو پیشاب سے روکدیا دوسروں کو بھی صراحت سے روک سکتے تھے جب نہیں روکا تو معلوم ہوا کہ وہ اس ممانعت سے مستثنیٰ ہیں[1]

علامہ ابن تیمیہؒ اور انکار حدیث

اپنی کتاب منہاج السنہ میں علامہ ابن تیمیہ نے بعض احادیث

---

[1] انوار الباری ج ۵ ص ۶۴ ۔ ۶۵ مؤلفہ مولانا سید رضا صاحب بجنوری۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صحیحہ ثابتہ کا انکار کر دیا جس پر علامہ سبکیؒ اور حافظ ابن حجرؒ نے نقد کیا اور مسئلہ طلاق میں جو حیض کی حالت میں دی جائے لکھ دیا کہ ایسی طلاق کو تسلیم کرنے کے لئے احادیث میں کوئی تصریح نہیں جس پر حافظ ابن حجرؒ نے رد کیا کہ اس کی حدیث تو صحیح مسلم شریف میں بھی ہے تمام احادیث زیارۃ کو موضوع و باطل کہدیا درود شریف میں سیدنا ابراہیم و آل ابراہیم کی حدیث سے انکار کر دیا جبکہ وہ بھی بخاری میں ہے وغیرہ اس کو ہم انوار الباری جلد ۱۱ میں بھی مزید تفصیل سے لکھ چکے ہیں الغرض فقہی مسلک نہ تو امام بخاریؒ کا چل سکا نہ علامہ ابن تیمیہؒ کا چلے گا کچھ غیر مقلدین اور سلفی ہی اس پر چلیں تو چلیں حکومت سعودیہ نجدیہ نے جس طرح طلاق ثلاث کے مسئلہ میں علامہ ابنِ تیمیہ کی غلطی وہیں کے علماء کے فیصلے سے مان لی اور جمہور کے موافق قانون بن گیا اسی طرح امید ہے کہ جلد ہی زیارت نبویہ وغیرہ مسائل پر بھی حق واضح ہو کر رہے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔[1] مذکورہ تصریحات سے معلوم ہوا کہ علامہ ابن تیمیہؒ نے غیر مقلدوں اور سلفیوں اور اپنے مقلدوں کے لئے انکار حدیث صحیح چاہے وہ بخاری و مسلم کی ہو جب کہ وہ اپنے مفاد کے خلاف ہو اس کا انکار کر دیں فیا للعجب ولضیعۃ الادب کا نمونہ بھی قائم کر دیا ہے۔

امام اعظمؒ اور خطیب بغدادیؒ

اس موقع پر حضرت شاہ صاحبؒ نے مزید فرمایا کہ خطیب کے متعلق کیا کہوں غصہ آجائیگا صرف یہ کہتا ہوں کہ ایسے لوگوں نے

---

[1] انوار الباری جلد ہفتدہم ص۱۷ مولفہ تلمیذ علامہ کشمیری صاحب قدس سرہٗ مولانا سید احمد رضا صاحب بجنوری نقشبندی مجددی مدفیوضہ۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

دین محمدی کی جڑ نکال دی ہے اس نے اپنی تاریخ بغداد میں جو کچھ امام اعظمؒ کے خلاف بے تحقیق مواد جمع کر دیا ہے اس کے لئے السہم المصیب فی کبد الخطیب دیکھنا چاہئے اور کسی کے متعلق لوگوں کے من گھڑت افسانوں سے صرف نظر کر کے خارجی صحیح واقعات پر نظر کرنی چاہئے آج بھی لوگ دوسروں پر کیسے کیسے بہتان اور افترا آت باندھ دیتے ہیں ان کی اگر خارجی و واقعی حالات کے ذریعہ تحقیق و تنقیح نہ کی جائے تو آدمی مغالطہ میں پڑ جاتا ہے اور اچھے اچھے لوگوں کے متعلق بدظنی کا شکار ہو جاتا ہے واجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم بہت سے گمانوں سے بچو کہ کچھ گمان ضرور گناہ ہوتے ہیں۔

امام اعظمؒ اور ابو نعیم اصفہانیؒ

حضرت شاہ صاحبؒ نے فرمایا کہ میرے نزدیک خطیب کی طرح ابو نعیم امام صاحبؒ کے مخالفین میں سے نہیں ہیں اور حلیۃ الاولیا، میں انہوں نے حدیث روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو چالیس رجال اہل جنت کے برابر قوت عطا فرمائی گئی تھی ان کی اس روایت کی سند میں امام صاحبؒ بھی ہیں حضرتؒ کی یہ رائے بھی ایسی ہی محتاط ہے جیسی نعیم بن حماد خزاعی کے بارے میں تھی اور وہ بھی امام صاحبؒ سے روایت کرتے ہیں یہ بھی اور دونوں سے امام صاحب کے خلاف چیزیں بھی منقول ہوئی ہیں اس لئے علامہ کوثریؒ کے نزدیک یہ دونوں امام صاحب کے مخالفین میں سے ہیں اور انہوں نے تانیب الخطیب میں ان دونوں پر سخت تنقید کی ہے ابو نعیم کے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے حلیۃ الاولیا، میں امام شافعی کی رحلت مکذوبۃ مشہور کذابین سے روایت کی ہے اور

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

امام شافعیؒ کو قتل کرانے کے لئے امام ابو یوسف و امام محمدؒ کا باہمی مشورہ کرکے خلیفہ ہارون رشید کو قتل پر اکسانے کا قصہ نقل کیا ہے حالانکہ وہ بھی محض جھوٹ ہے کیونکہ امام شافعیؒ امام ابو یوسفؒ کی وفات سے بھی دو سال بعد ۱۸۴ھ میں عراق پہنچے ہیں اور امام محمدؒ نے جو احسانات امام شافعیؒ پر کئے ہیں وہ بھی مشہور و متواتر اور سب کو معلوم ہیں بلکہ انہوں نے امام شافعیؒ کو بڑی مصیبت سے نجات دلائی تھی جس کی وجہ سے ابن عماد حنبلی نے شذرات الذہب میں لکھا ہے کہ قیامت تک ہر شافعی المذہب پر واجب ہے کہ وہ اس احسان عظیم کو پہچانے اور امام محمدؒ کے لئے دعاء مغفرت کیا کرے لیکن ابو نعیم نے احسان فراموشی کرکے الٹا امام محمدؒ پر بہتان مذکور نقل کر دیا ہے (تانیب ص۱۷۔) ابو نعیم کی طرف سے ان باتوں کی اور امام صاحب کے بارے میں جو کچھ ان سے نقل ہوا حضرت شاہ صاحبؒ کے نزدیک غالباً یہی تاویل ہوگی کہ نعیم کی طرح ابو نعیم بھی متساہل قسم کے نیک بخت انسان ہوں گے جو بہت سی باتیں بے تحقیق بھی چلتی کر دیا کرتے ہیں اور ایسے امور میں کوئی ذمہ داری محسوس نہیں کرتے یعنی قصد و ارادہ سے کس کے خلاف جذبہ کے تحت جھوٹ نہیں بولتے تھے۔ والعلم عند اللہ العلیم بذات الصدور۔[1]

٭٭٭ مؤرخ خطیب بغدادیؒ نے اپنی تاریخ کی تیرھویں جلد میں جو کچھ نقل کیا ہے اس کے متعلق ابن حجر شافعی مکیؒ کی رائے اور اس پر تبصرہ ٭٭٭

انتالیسویں فصل اس چیز کی تردید میں کہ جو اس نے اپنی تاریخ میں برائی میں امام اعظمؒ کی برائی کرنے والوں سے نقل کیا ہے اور خطیب کا

---

[1] انوار الباری جلد ۲ ص ۴۸، ۴۹۔ مولفہ مولانا سید احمد رضا صاحب بجنوری مدظلہ فاضل دیوبند

مقصد اس سے کیا ہے کیا اس کا مقصد اس نقل سے حاصل ہو گیا: الفصل
التاسع والثلاثون فی رد ما نقله الخطیب فی تاریخه عن القاد
حین فیه: اعلم انه لم یقصد بذالک الاجمع ما قیل فی الرجل
علی عادة المؤرخین ولم یقصد بذالك انتقاصه ولا الحط عن
مرتبة بدلیل انه قدم کلام المادحین واکثر منه ومن نقل
مآثره السابقة فی اکثرها انما اعتمد اهل المناقب فیه علی
ما فی تاریخ الخطیب ثم عقبه بذکر کلام القادحین لیتبین
انه من جملة الاکابر الذین لم یسلموا من خوض الحساد
والجاهلین فیهم ومما یدل علی ذالک ایضًا ان الاسانید التی
ذکرها للقدح لا یخلو غالبها من متکلم فیه او مجهول ولا یجوز
اجماعًا ثم عرض مسلم بمثل ذالک فکیف بامام من ائمة المسلمین
قال شیخ الاسلام الامام التقی ابن دقیق العید اعراض الناس
حفرة من حفر النار وقف علی شفیرها الحکام والمحدثون و
بفرض صحة ماذکره الخطیب من القدح عن قائله لا یعتد
به فانه ان کان من غیر اقران الامام فهو مقلد لما قاله او
کتبه اعداءه او من اقرانه فکذالک لما مر ان قول الاقران
بعضهم فی بعض غیر مقبول وقد صرح الحافظان الذهبی
وابن حجر بذالک قالا ولا سیما اذا لاح انه لعداوة او
لمذهب اذ الحسد لا ینجو منه الا من عصمه الله تعالی
قال الذهبی وما علمت عصرا سلم اهله من ذالک الا
عصر النبیین والصدیقین وقال التاج السبکی ینبغی لك

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ایھا المسترشد ان تسلک سبیل الادب مع الائمۃ الماضیین وان
لاتنظر الیٰ کلام بعضھم فی بعض الا اذا اتی ببرھان واضح ثم
ان قدرت علی التاویل وتحسین الظن فذونک والا فاضرب
صفحا عما جریٰ بینھم فانک لم تخلق لھٰذا فاشتغل بما یعینک
ودع ما لا یعینک ولا یزال طالب العلم عندی نبیلا حتیٰ یخوض فیما
جریٰ بین السلف الماضیین ویقضی بعضھم علیٰ بعض فایاک
ثم ایاک ان تصغیٰ الیٰ ما اتفق بین ابی حنیفۃ وسفیان الثوری
او بین مالک وابن ابی ذئب او بین احمد بن صالح والنسائی
او بین احمد والحارث بن اسد المحاسبی وھلم جرا الیٰ
زمان الغر بن عبد السلام والتقیٰ ابن الصلاح فانک
اذا شتغلت بذالک خشیت علیک الھلاک فالقوم ائمۃ
اعلام ولاقوالھم محامل وایما لم تفھم بعضھا فلیس لنا
الا الترضی عنھم والسکوت عما جریٰ بینھم کما نقول فیما
جریٰ بین الصحابۃ رضوان اللہ تعالیٰ عنھم [1]

خطیب بغدادی کے متعلق حضرت شاہ صاحبؒ کا مقولہ عنقریب ہی گذر چکا ہے کہ خطیب کے متعلق کیا کہوں غصہ آجائیگا صرف یہ کہتا ہوں کہ ایسے لوگوں نے دین محمدی کی جڑیں نکال دی ہیں الخ۔

تانیب الخطیب طبع اولیٰ کے صـ۱۳ پر کلمۃ لا بد منھا قبل الدخول فی الرد التفصیلی کے عنوان کے تحت علامہ محمد زاہد الکوثریؒ فرماتے ہیں:

---

[1] کتاب الخیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان للعلامۃ مفتی الحجاز الشیخ شہاب الدین احمد بن حجر الہیتمی المکی المتوفی سنہ ۹۷۳ھ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ آمین۔ صـ۶۹

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

كان القائم بالاشراف على طبع تاريخ بغداد زارنى
فى منزلى بقلعة مصر حينما قارب طبع الكتاب المجلد
الثالث عشر الذى فيه ترجمة ابى حنيفة وقال
لى لو كنت اعلم ان الخطيب يبلغ به التقول والتحامل
على الامام الاعظم الى الدرجة التى رأيتها الان ما
كنت لأجترئ على مشاركة الطابعين فى طبع تاريخ
الخطيب ولكنى خطوت خطوة لا سبيل لى معها الى التراجع فماذا
اعمل فقلت يوجد رد ملك العلماء الملك المعظم
عيسى بن ابى بكر الايوبى على الخطيب بدار الكتب
المصرية ونسخة اخرى منه بمكتبة محمد اسعد
باصطنبول فاحدى النسختين تقابل بالاخرى فتذيل
ترجمة ابى حنيفة فى تاريخ الخطيب بما فى هذا الرّد
وفيه كفاية ثم استشار شركاؤه فى الطبع لكنهم لم يوافقوه
على ذالك بملاحظة ان نشر هذا الرد معه يضر رواج
الكتاب فراجعنى مرة ثانية فكتبت تعليقات مختصرة
تنقذ الموقف بدون ان اذكر اسمى بناء على انى لم
اعط الموضوع حقه من التوسيع حيث كان القائمون
بطبعه يابون التشدد على الخطيب لمصلحة تجاريه ثم
رأيت الكتاب قد طبع تبصرف بمحف فى تعليقاتى فاذا
احد الحشوية الجهلة (١) من اعداء السنة لعب
فى الامر بايعاز من زملاؤه المبتدعة وقام بالتصحيح

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

المطبعى كمتبرع وتصرف فى التعليقات كما اوحى اليه هواه
تصرفا يزيل قوتها وبعد اخراج المجلد الثالث عشر من التاريخ
هكذا وبعد توزيع معظم النسخ صادرت الحكومة المصرية
البقية الباقية من المجلد المذكور بعد التوزيع واوقفت
طبع باقى الكتاب الى ان الزمتهم اعادة طبع المجلد المذكور
بتعليقات تحت اشراف الازهر فى عهد الشيخ الاحمدى
مع الزامهم طبع كتاب الملك المعظم السابق ذكره
كملحق للكتاب حتى تم الحمل بعد مدة طويلة فاطلعت على
المجلد المعاد طبعه كما اطلعت على سابقه لكنى وجدت
التعليقات غير مستوفية الشروط وان كان القائمون
بامرها ادرجوا التعليقاتى التى كنت سلمتها للمشرف على طبع
الكتاب ضمن تلك التعليقات بتصرف وتلطيف ثم علمت ان
المجلد المصادر قد وزعت نسخه فعلا قبل المصادرة فى اقطار
العالم وهى لا تحتوى الا على تعليقات يسيرة مختزلة من
تعليقاتى فرأيت من الواجب استيفاء الرد على الخطيب
بمبلغ علمى قضاء لبعض حقوق الامام الاعظم علينا واعلاما
بان التحامل على امام شطر هذه الامة بل امام ثلثيها على طول
القرون استهانة بهذه الامة المحمدية لا يجوز اسكوت
عنها فكتبت هذا الرد مشيرا الى ارقام الصفحات فى النسختين
المصادرة والمعلق عليها لتسهيل المراجعة على المطالع وهذا
اوان الشروع فى المقصود ومن الله التوفيق والتسديد قوله

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فاذا احد الحشوية الجهلة من اعداء السنة الخ وهو الذى
كان نسخ ترجمة ابى حنيفة من تاريخ بغداد من نسخة دار
الكتب المصرية التى انفردت بغالب المثالب فى ترجمته وبعث
بها الى الهند فطبعت هناك مع ترجمتها الى اللغة الهنديه
بسعى بعض اغنياء الحشوية نكاية فى الحنفية وذالك قبل
طبع الكتاب بمصر بسنين ثم ابدى الناسخ عن مكنون معتقده
وباعث عدائه لامام الائمة بطبعه نقض الدارمى فى التجسيم
فى المدة الآخرة فكفى الله المؤمنين القتال وعلم العامة و
الخاصة من هم اعداء فقيه الامة وفى آخر الطبعة الهنديه
ذكر من هو الساعى فى نسخها ومن هو القائم بترجمتها ومن هو الناشر
ومن هو هذا وذاك وذاك من المهملين الفاتنين الساعين فى
تفريق كلمة المسلمين ومن غريب ما سمعت من المشرف
على طبع التاريخ ان لبعض المستشرقين واناسا من الذين يدعون
زورا الانتمار الى السلف ابلغوه انه اذا استمر على طبع الكتاب
من نسخة (الكبريلى) وهى خلو عن غالب المثالب فى ترجمة
ابى حنيفة يطلعون على الملاء ان الكتاب ناقص منقوص فاضطر
الى اتباع نسخه دار الكتب المصرية على سقمها لوجود تلك المثالب
فيها باكملها وفى ذالك ما يكشف الستار عن تامر الفريقين وتافيهما
فى تلك الغاية فليعتبر بذالك المعتبرون [1]

---

[1] تانيب الخطيب عما ساقه فى ترجمة ابى حنيفة من الاكاذيب ص ١٣-١٤ مع الحاشيه
تاليف الامام الفقيه المحدث محمد زاهد بن الحسن الكوثرى رح

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

علامہ محمد زاہد الکوثری کے بیان مذکور سے جہاں تاریخ خطیب بغداد کی طباعت کرنے والے حضرات کی ذہنیت کا اندازہ بالخصوص تیرھویں جلد کی طباعت اور موصوف کی تعلیقات میں گڑبڑ کرنے کا حال اور ان میں حذف و اضافہ کرنے کا حال بالآخر تانیب الخطیب لکھنے کا فیصلہ کرنا اور اس کے بغیر اس امۃ محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کی حق تلفی کا ہونا یہ سب باتیں واضح طور پر ثابت ہو جاتی ہیں نیز یہ بھی کہ امام اعظمؒ کے مثالب تیرھویں جلد کے نقل کر کے طباعت تاریخ بغداد سے بہت پہلے ہندوستان بھیجے گئے اور پھر ان کو ترجمہ کرا کے شائع کیا گیا، اوّل فتنہ انگیزی اور تفریق بین المسلمین کا پورا مظاہرہ کیا گیا اور عجیب تر یہ کہ جسکو طباعت کرنے والے سے کوثری صاحب نے خود سنا کہ بعض مستشرقین اور بعض وہ لوگ جن کا دعویٰ سلفی ہونے کا برابر یہ پروپیگنڈہ کرتے رہے کہ دار الکتب المصریہ کے نسخہ کے علاوہ جو دوسرے نسخے پر تاریخ بغداد کی طباعت ہوتی رہی جن میں مثالب ابو حنیفہ کچھ کم تھے تو وہ برابر یہی کہتے رہے کہ یہ کتاب نہایت ہی ناقص ہے سو اس سے ان دونوں فریقوں میں دوستی اور اخوت کا پردہ بالکل اٹھ جاتا ہے جس سے عبرت حاصل کرنے والوں کو عبرت حاصل کرنا چاہئے۔ منہ التوفیق ومنہ التسدید والہدایہ

وقال فی ص۳۶۹ من الطبعۃ الاولیٰ المصریۃ و ص۳۷۹ من الطبعۃ الثانیۃ المصریۃ وھکذا کلما تکرر الرقم.

والمحفوظ عند نقلۃ الحدیث عن الائمۃ المتقدمین وھؤلا والمذکورین منھم فی ابی حنیفۃ خلاف ذالک۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اقول انى فى ريب من كون هذه الكلمة صادرة من الخطيب
نفسه بل ارجح ان تكون مما زيد فى تاريخ الخطيب بعد وفاته
لانى اراه مهما بلغ به الهوى لايرضى لنفسه ان يقع فى مثل هذا
التناقض المكشوف وهو الذى تكلم على الرجال الذين
هم فى اسانيد المثالب فى هذا الكتاب بالتضعيف والتكذيب
كما نقله عنه الملك المعظم فى رده على الخطيب وكما نقلنا
عنه ايضا بحروفه فلا يتأتى الخطيب ان يقول هنا ان
الرواية المحفوظة هى رواية رواة المثالب ولو فرض
انا نتحاكم اليه فقط فى احوال اولئك الرواة رواة المثالب
عن السنة متقدمى الائمة الا اذا اراد بالمحفوظ ما هو
محفوظ عند عصبة التعصب المندسة بين نقلة الحديث
واما كون تاريخ الخطيب قد تصرفت فيه الاقلام فامر
لاشك فيه بدلائل ناهضة وقد تكلم الحافظ ابو الفضل
محمد بن طاهر المقدسى فى احمد بن الحسن المعروف بابن
خيرون الذى كان وصى الخطيب عند وفاته وكان الخطيب
سلم اليه كتبه فاحترقت تلك الكتب فى بيت هذا الوصى
وبينها نسخة الخطيب من تاريخ بغداد حتى روى الناس
تاريخ بغداد عن نسخة ابن خيرون لا عن خط الخطيب
وبلوا فيها زيادات على ما كانوا سمعوه من الخطيب فقالوا
انى ابن خيرون هو الذى زادها حتى رمى ابو الفضل
المقدسى ابن خيرون بكل سوء وانى لم يعجب ذلك الذهبى

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وقد نقل فی میزان الاعتدال عن ابن الجوزی انه قال
سمعت مشائخنا یقولون ان الخطیب اوصی الی ابن خیرون
ان یزید وریقات فی تاریخه وکان لا یحب ان تظهر منه فی
حیاته فبذالک تعلم ان الزیادة فیه لاشک فیها لکن هناک
روایة انها کانت بوصیة من الخطیب فتکون تبعة الزیادة
علی عاتق المؤلف نفسه او الزائد هو ابن خیرون ان یزید
فیسقط ابن خیرون من مرتبة ان یکون مقبول الروایة
علی رای ابی الفضل المقدسی ونکتفی هنا بلفت النظر الی کلام
الذهبی وابن الجوزی وکلام ابی الفضل المقدسی فقط حتی
یری الناظر رایه فی مثل هذه الوصیة وفی مثل هذه الزیادة
ومن الغریب ان المثالب الشنیعة المتعلقه بابی حنیفة فی
تاریخ الخطیب لم تذع الا بعد ان تحنف عالم الملوک الملک المعظم
عیسی الایوبی ولذالک کان هو اول من رد علیها ولو ذاعت
المثالب قبل ذالک لما تاخر العلماء من الرد علیها کما فعلوا مع
عبد القاهر البغدادی وابن الحوینی وابی حامد الطوسی وغیرهم
وسبط ابن الجوزی رد علی الخطیب ایضا فی عصر الملک المعظم فی کتاب
سماه الانتصار لامام ائمة الامصار وهو فی مجلدین [1]

---

[1] تانیب الخطیب علی ما ساقه فی ترجمه ابی حنیفه من الاکاذیب ص ۳۱-۳۲
تالیف الامام الفقیه المحدث والحجة الثقة المحقق العلامه الکبیر صاحب
الفضیلة مولانا الشیخ محمد زاهد بن الحسن الکوثری وکیل مشیخة الاسلامیه
فی الخلافة العثمانیه سابق -

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تاریخ خطیب میں حافظ ابو الفضل محمد بن طاہر مقدسی کے کلام کے مطابق ابن خیرون جو کہ خطیب بغدادی کا وفات کے وقت ان کا وصی تھا جس کے حوالے خطیب بغدادی نے اپنی کتابیں کی تھیں۔ چنانچہ وہ کتابیں اس وصی کے گھر میں سب جل گئی تھیں انہیں کتابوں میں خطیب بغدادی کا نسخہ تاریخ بغداد بھی تھا۔ چنانچہ لوگ تاریخ بغداد کی روایت ابن خیرون کے نسخہ سے ہی کرتے ہیں۔ خطیب بغدادی کے نسخہ سے نہیں کرتے اور لوگوں نے بہت سی زیادتیاں ان کے نسخے میں آزمائی جو انہوں نے خطیب کے نسخے میں نہیں سنی تھیں چنانچہ لوگوں نے کہا وہ زیادتیاں ابن خیرون نے ہی کی تھیں چنانچہ ابو الفضل المقدسی نے ابن خیرون کو ہی متہم کیا ہر برائی کے ساتھ اور امام ذہبی نے میزان الاعتدال میں ابن جوزی سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے مشائخ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ خطیب نے ابن خیرون کو وصیت کی تھی کہ وہ چند ورقے اس کی تاریخ میں بڑھادیں اور وہ یہ نہیں چاہتے تھے کہ ان کی حیات میں ان کی طرف سے اس کا اظہار ہو پس اس سے یقیناً ثابت ہو جاتا ہے کہ تاریخ بغداد میں یقیناً زیادتی ہوئی ہے اس میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے ہاں البتہ وہاں یہ بھی روایت ہے یہ وہ زیادتی خطیب کی وصیت سے ہوئی ہے پس زیادتی کا ذمہ دار بھی خطیب ہی ہوگا یا زیادتی کرنے والا ابن خیرون ہی ہے پس اس صورت میں ابن خیرون مقبول الروایۃ ہونے سے نکل جائے گا یہاں ہم ناظرین کی نظر التفات علامہ ذہبیؒ کے کلام اور ابن جوزیؒ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کے کلام اور ابو الفضل المقدسی کے کلام کی طرف ملتفت کراتے ہیں تاکہ ناظر اپنی رائے سے اس جیسی وصیّت اور اس جیسی زیادتی کے بارے میں فیصلہ کر سکے، وللہ الحمد

وقال فی (۳۸۶ و ۴۰۰) اخبرنا ابن رزق اخبرنا احمد بن جعفر بن سلم حدثنا احمد بن علی الابار حدثنا ابراهیم بن سعید حدثنا محبوب بن موسیٰ قال سمعت یوسف بن اسباط یقول قال ابو حنیفة لو ادرکنی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم او ادرکته لاخذ بکثیر من قولی قال وسمعت ابا اسحٰق یقول کان ابو حنیفة یجیئه الشئ عن النبی صلی اللہ علیه وسلم فیخالفه الی غیرہٖ۔

اقول قد اجتمعت فی هذہ الاقصوصة عصبیة العصبیة والتخلیط وقد ذکرنا ابن رزق وابن سلم والآبار وابراهیم بن سعید الجوهری کان یتلقی وهو نائم کما قال الحافظ حجاج بن الشاعر وحجاج بن الشاعر یکثر عنه مسلم فی صحیحة فتهور الذهبی فی حقه تهور من له حاجة فی النفس والا فحجاج هذا ممن جرحه لا یندمل ومحبوب بن موسی هو ابو صالح الفراء وقد قال عنه ابو داؤد لا یلتفت الی حکایاته الا من کتاب ویوسف بن اسباط الزاهد قال عنه ابو حاتم لا یحتج به وقال البخاری کان قد دفن کتبه فکان لا یجیئ بحدیثه کما ینبغی۔

وفی الطبعة الهندیة والمخلوطة بدار الکتب المصریة زیادہ سوق الخبر بسند آخر وهو اخبرنی علی بن احمد الرزاز عن علی بن محمد بن سعید الموصلی عن الحسن بن الوضاح المؤدب

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن المسيب بن واضح عن يوسف بن اسباط الى آخره
والرزاز هو ذالك الراوى عن اصول زاد فيها ابنه تسميحات
طبرية كما ذكر الخطيب والموصلى هو المذكور فى الميزان المطبوع
منسوبا الى جدة بسقوط محمد سهوا وقال عنه ابو نعيم كذاب
وقال ابن الفرات مخلط غير محمود اه وقد ذكر الخطيب فى
ترجمه عيسى بن فيروز بانه ليس بثقة ويقول ابو حاتم عن
المسيب ابن واضح صدوق يخطئ كثيرا فاذا قيل له لم يقبل
و مثله يكون مردود الرواية وقد ضعفه الدارقطنى وابن
الجوزى ويوسف حقه ان يدفن كما دفن كتبه هكذا يكون المحفوظ
عند الخطيب وفى هامش الاصل المحفوظ بدار الكتب المصرية تحت
رقم ٦٠ بخط العلامه الفقيه محمد بن محمود الجزائرى مفتى
الاسكندرية فى اواسط القرن المنصرم يوسف بن اسباط ضعيف
سئ الحفظ واصل الرواية لو ادركنى البتى لاخذ بكثير من قوله
فصحف البتى الى النبى ثم استبدل به (رسول الله) رواية بالمعنى
ثم زاد صلى الله عليه وسلم والمراد بالبتى هو عالم البصرة
الامام عثمان بن مسلم البتى المتوفى سنه ١٤٣ وقد سبق ان صحف
بعض الرواة مثل هذا التصحيف فى حديث ذكره الخطيب فى ٢-٨٠
بل من المحدثين من يقع فيما هو اطم من ذالك حيث يقول
فى سند خبر (عن الله عن رجل) فيتساءل لون من هذا الرجل
الذى يروى الله عنه تعالى الله ان يكون له شيخ فاذا المحدث
صحف (عز وجل) الى (عن رجل) ثم اللفظ المردى هنا عن ابى

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حنیفۃ وحمل علی معنی (لاخذ نی بکثیر من قولک) بحذف المفعول کما هو سائغ لاستقام المعنی ولذهبت الشناعۃ فیکون ابو حنیفۃ برهذا القول اعترف بانه لیس مصیب فی جمیع آراءه بل یری انه ربما توجد بین آراءه آراء کثیرۃ یجانبه النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیها ادرکه ذهذا القول علی هذا التقدیر یدل علی بلوغ ورعه وعلی انه لم یکن من المصوبۃ لکن حیث لم یتبین عندہ تلک الاراء التی قد لا یرضاها الرسول صلوات اللہ وسلام علیه فهو مضطر الی متابعۃ ما لاح له من الدلائل فی احکام تلک المسائل وسیأتی الکلام فی روایۃ اخری بلفظ (لو ادرکنی التی او ادرکته فانتظرہ و مخالفۃ المجتهد لحدیث صحیح انما یظهر لمجتهد مثله فی معرفۃ مراتب الاخبار ووجوہ دلالتها لا لرأیٍ متساهل فی تصحیح الاخبار غیر غواص علی المعانی مثل ابی اسحق انفراری [1]

اس مذکورہ روایت میں عصبیت اور تخلیط سب جمع ہوگئے ہیں ابن رزق اور ابن سلم اور آبار سب اکھٹے ہوگئے ہیں خطیب نے اپنی اس کتاب کو اس اندھے کی روایات سے بھر رکھا ہے اور اس کے شیخ ابن سلم کے متعلق کم سے کم یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ نہائت متعصب اور اعمی البصیرت ہے اور آبار حشوی نہائت جھوٹا ہے (تانیب الخطیب ص ۳۲)

---

[1] تانیب الخطیب علی ما ساقه فی ترجمۃ ابی حنیفۃ من الاکاذیب ص ۵-۶ تالیف الامام الفقیہ المحدث والحجۃ الثقۃ المحقق العلامہ الکبیر صاحب الفضیلۃ مولانا الشیخ محمد زاہد بن الحسن الکوثری وکیل مشیخۃ الاسلامیہ فی الخلافۃ العثمانیہ سابقاً

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اور یوسف بن اسباط زاہد کے متعلق ابو حاتم کہتے ہیں کہ لایحتج بہ اور امام بخاریؒ نے فرمایا ہے کہ یوسف بن اسباط نے اپنی کتابوں کو دفن کر دیا تھا جس کا اثر یہ تھا کہ یہ اپنی حدیث کو ٹھیک طرح نہیں بیان کر سکتے تھے ۔ انتہی یوسف بن اسباط ضعیف سیئ الحفظ ہے اور اصل روایت یہ تھی لو ادرکنی البیتی لاخذ بکثیر من قولی تو یوسف بن اسباط نے بنی کو الی النبی سے بدل دیا اور برا کیا کہ اس کو روایۃ بالمعنیٰ کے طور پر روایت کیا اور پھر بڑھا دیا صلی اللہ علیہ وسلم حالانکہ بیتی سے مراد بصرہ کا عالم امام عثمان بن مسلم متوفی سن ۱۴۳ تھا اور یہ پہلے گذر چکا ہے کہ بعض رواۃ کی ایسی تصحیف حدیث میں جس کو خطیب نے بھی ذکر کیا ہے ج ۲ - صنہ بلکہ بعض محدثین تو ایسے بھی گذرے ہیں جو اس سے بھی بڑی غلطی میں اپنی نافہمی سے مبتلا ہو گئے کیونکہ وہ ایک خبر کی سند میں عن اللہ عن رجل کہتے تھے جس پر لوگ اس رجل کے متعلق سوال کرنے لگے جس سے اللہ پاک بھی روایت کرتے ہیں حالانکہ اللہ پاک اس سے برتر ہیں کہ اس کے لئے بھی کوئی شیخ ہو یہ کہ عزوجل کو عن رجل سے بدل دیا پھر یہاں جو لفظ ابو حنیفہ رح سے روایت ہے اس کو اگر معنیٰ صحیح پر حمل کیا جاوے تو لاخذنی بکثیر من قولی مفعول کے حذف کے ساتھ جیسا کہ اکثر استعمال ہوتا رہتا ہے تو معنی بالکل ٹھیک ہو جاتے ہیں اور کوئی برائی بھی لازم نہیں آتی جس کا مفہوم یہ ہوگا کہ امام ابو حنیفہ رح اس قول میں اعتراف کر رہے ہیں کہ وہ اپنی ساری رایوں میں اپنے کو مصیب نہیں سمجھتے بلکہ سمجھتے ہیں کہ بسا اوقات ان کی رایوں میں بہت سی رائیں ایسی ہوں گی کہ جن پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان پر عتاب فرمائیں اور یہ بات اس صورت میں ان کے انتہائی تورع

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پر دلالت کرتی ہیں اور اس بات پر بھی دال ہے کہ وہ مصوبہ میں سے نہیں ہیں لیکن وہ آراء اس کے نزدیک متعین نہیں ہیں اسی لئے وہ مضطر ہیں ان دلائل کے اتباع پر جو ان مسائل کے احکام میں ظاہر ہوتے ہیں۔

فابن رزق بعد ان عمم وهرم لازمه الخطيب وروى عنه رزما واكداسا من الكتب ومثل هذا لا يصدر من غير مثل الخطيب

تانیب الخطیب ص ۱۸۳

❊ السهم المصيب فی الرد علی الخطيب میں ص ۴ پر خطیب کی معذرت اور اس کا جواب ❊ قال الخطيب قد سقنا عن ايوب السختيانی وسفيان الثوری وسفيان بن عيينه وابی بكر بن عياش وغيرهم من الائمة اخبارا كثيرة تتضمن تقريظ ابی حنيفه والمدح له والثناء عليه والمحفوظ عند نقلة الحديث عن الائمة المتقدمين وهؤلاء المذكورين منهم فی ابی حنيفة خلاف ذالك وكلامهم فيه كثير لامور شنيعة حفظت عليه يتعلق بعضها باصول الديانات وبعضها بالفروع نحن ذاكروها انشاء الله ومعتذرون الی من وقف عليها وكره سماعها بان ابا حنيفة عندنا مع جلالة قدره اسوة غيره من العلماء الذين دونا ذكرهم فی هذا الكتاب وأوردنا اخبارهم وحكينا اقوال الناس فيهم علی تباينها۔

❊ اما قول الخطيب هذا فانا انشاء الله تعالی مبينون ان قصده خلاف ماذكر من المعذرة ❊ وانما قصده الشناعة جراوة منه وافتراء واما قوله والمحفوظ عنهم عند نقلة الحديث خلاف ذالك فانا نقول ان نقلة الحديث ينظرون الی طرق الحديث فمتی ما وجدوا فيه

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

رجلا ضحیفا ضعفو الحدیث خاصۃ فی جرح الرجال فانہ لایسمع الآمن عدل ثقۃ بالعدالۃ والثقــۃ فحیث نقل الخطیب احادیث فی الجرح عن جماعۃ ضعفاء شھد بضعفھم ائمۃ الحدیث تبین ان قصدہ خلاف ما اعتذر عنہ لہ

ملک معظم ابوبکر بن ایوب رحمۃ اللہ علیہ نے السہم المصیب فی الرد علی الخطیب میں خطیب بغدادی کی معذرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کہ ہم نے ان کے مناقب اور تقریظات بھی کافی ذکر کئے ہیں اور ان کے مثالب بھی باوجود ان کے متبائن ہونے کے ذکر کئے ہیں باقی حدیث کے نقل کرنے والوں متقدمین اور معاصرین کے نزدیک ان کے مثالب محفوظ زیادہ ہیں جیساکہ ہم نے دوسرے علماء کے مناقب ومثالب کو بھی اسی طرح ذکر کیا ہے کہ ان کے تباین کے باوجود ایسا ہی کیا ہے ہم یہ معذرت ان لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں جو ان کو سننا بھی گوارا نہیں کرتے باقی ہم اس کی تصدیق کہ آپ کا ارادہ اس جمع کرنے سے کہ مناقب و مثالب کے تباین کے باوجود نقل کرنے والوں کے متعلق جو اصول محدثین نے بیان فرمایا ہے اس کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے بالخصوص جرح وتعدیل کے اصول کے مطابق آپ کے قصد ونیت کو مجروح کر دیتا ہے اس لئے ہم آپ کی معذرت کے قبول کرنے سے معذور ہیں اس لئے فرماتے ہیں کہ خطیب کا یہ فرمانا کہ ہماری معذرت قابل قبول ہے ہمیں

السہم المصیب فی الرد علی الخطیب ص۴۰-۴۱ جمعہ الملک المعظم ابوبکر بن ایوبؒ ص۶۲۱ علی نفقۃ المکتبۃ الاعزازیہ الدیوبندیۃ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تسلیم نہیں ہے ان کے اصول جرح وتعدیل کے نظرانداز کرنے سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ ان کا مقصود شناعتہ وجرادۃ اور افترا ہی ہے کیونکہ حدیث کے نقل کرنے والوں کے تردیک تو محفوظ یہی ہے کہ وہ طرق حدیث کو دیکھتے ہیں پس جب سند میں کوئی ایسا آدمی پاتے ہیں جو ضعیف ہو تو اس حدیث کو ضعیف قرار دے کر اس کو قابلِ قبول نہیں سمجھتے کیونکہ وہ ایسے ائمہ کے بارے میں جس کا ثقہ معروف بعدالتہ والحفظ ہونا تواتر سے ثابت ہو ہر کہ ومہ کی نہیں سنتے اور خطیب بغدادی جب ایسے ائمہ کے بارے میں ایسی حدیثوں کو بھی نقل کر دیتے ہیں جو ایسے ضعیف راویوں سے منقول ہوں کہ جن کے ضعیف ہونے کی شہادت بڑے بڑے ائمہ حدیث دے رہے ہوں ان کو بھی قبول کر لیتے ہیں تو اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ ان کا مقصد ہی کچھ اور ہے یہ معذرت خود خطیب بغدادی کی ہے جبکو السہم المصیب میں نقل کیا گیا ہے المرء یؤخذ باقرارہ بالخصوص ایسی صورت میں جبکہ ان کا ضعف بھی ظاہر نہیں کرتے۔

فی السہم المصیب فی الرد علی الخطیب الملک المعظم ابی بکر بن ایوبؒ ص ۱۳۴ قال ابن الجوزی انبأنا ابوزرعۃ طاہر بن محمد طاہر المقدسی عن ابیہ قال سمعت اسماعیل بن الفضل القوشی وکان من اہل المعرفۃ بالحدیث یقول ثلاثۃ من الحفاظ لا یحیم بشرۃ تعصبہم وقلۃ انصافہم الحاکم ابو عبداللہ وابو نعیم الاصبہانی وابو بکر الخطیب قلت کان اسماعیل ہذا حافظا ثقۃ صدوقا لہ معرفۃ بالرجال والمتون عزیز الدیانۃ سمع ابا الحسن ابن المہتدی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وابن اينقوا وغيرهما وقال الحق فاما ابو عبد الله الحاكم فاخبرنا ابو منصور القزاز قال انبأنا احمد بن على بن ثابت قال كان ابن اليسع الحاكم يميل الى التشيع وانبانا ابو الفتح بن عبد الباقى عن ابى محمد التميمى عن ابى عبد الرحمن السلمى قال دخلت على الحاكم ابى عبد الله وهو فى دارة لايمكنه الخروج الى المسجد من جهته اصحاب ابى عبد الله بن كرام وذلك انهم كسروا ممبره ومنعوه من الخروج فقلت له لو خرجت واملیت فى فضائل هذا الرجل يعنى معاوية حديثا لاسترحت من هذه المحنة فقال لا يجئ من قلبى لا يجئ من قلبى لا يجئ من قلبى. واما ابو نعيم الاصبهانى فكانت له من العصبية فى مذهب الاشاعرة ورأيت له كتابا قد سماه مذهب الحرفية نذكر مذهب الاشعرى مختلطا بضده وهو لا يدرى مثل قوله من قراء حرفا من القرآن فله عشر حسنات وعن دبيل تخليطه انه قال القراءة المقروء ثم حكى عن احمد بن حنبل رض انه سئل ما تقول فى رجل قال التلاوة مخلوقة والفاظنا بالقرآن مخلوقة والقرآن كلام الله ليس بمخلوق فقال هذا بجانب وهو قول المبتدعة فقلت فمن احتج على ما نصره لهذا لا يصلح ان يكلم لانه يريد ان يحتج لنفسه فيحتج على نفسه وليس هذا موضع الرد عليه وانما المقصود انه متحصب ومما للمحدث والخوض فى الكلام وهو يروى نهى السلف عنه واما الخطيب فانه زاد عليهما فى التعصب سوء القصد ولهذا لم يبارك فى كتبه ولا يكاد يلتفت اليها وهى كتب حسان ولو ذهبنا نذكر اغلاطه ومانقصب به لطال ومن تبلغ به العصبية الى ما قد ذكرنا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

من تغطية الحق والتلبيس على الخلق لاينبغي ان يقبل جرحه وتعديله لان فعله وقوله ينبئ عن قلة دينه [1]

طبقات شیخ الاسلام امام تاج الدین سبکی میں جو اس باب میں بیان طویل مذکور ہوا ہے۔ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ بہت بڑے خوف وحذر کا مقام ہے کہ تو یہ سمجھے کہ محدثین کا قاعدہ یہ ہے کہ جرح مقدم ہے تعدیل پر علی الاطلاق بلکہ قول صواب اس باب میں یہ ہے کہ جس کی امامت وعدالت بالاتفاق ثابت ہو چکی ہو اور اس کی مدح کرنے والے وصدق و صفائی بیان کرنے والے بہت ہوں اور قدح وجرح کرنے والے شاذ ونادر ہوں اور حال یہ ہے کہ وہاں قرینہ بھی جرح و قدح کے دلالت کرنے پر تعصب مذہبی و حسد معنوی وغیرہ موجود ہوں تو ایسی حالت میں ہرگز التفات نہیں کیا جاتے گا اس جرح کی طرف کیونکہ جرح ایسے شخص کے حق میں کہ جس کی عبادات وطاعات غالب ہوں اس کے معاصی پر اور مدح کرنے والے بہت ہوں مذمت کرنے والوں سے اور تزکیہ وصدق وصفائی بیان کرنے والے زیادہ ہوں جرح کرنے والوں سے اور قرینہ عقلی وہاں بداہتہ شاہد وناطق ہو اس کا کہ قول قائل کا تعصب مذہبی و لوث نفسانی سے خالی نہیں ہے جیسا کہ متقدمین ومتاخرین کے کلام میں باہم یکدیگر چلا آتا ہے تو اب ایسی حالت میں ہرگز التفات نہیں کیا جائے گا کلام ثفیان ثوری وغیرہ کی طرف جو سیدنا امام ابوحنیفہ رح کے باب

---

[1] السہم المصیب فی الرد علی الخطیب صـ ۱۳۴ جمعہ سنۃ سنہ ابوبکر بن ایوب الملک المعظم رحمہ اللہ تعالیٰ۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

میں کہا ہے اور ابن ابی ذئب وغیرہ نے امام مالکؒ کے باب میں کہا ہے اور ابن معینؒ نے امام شافعیؒ کے حق میں اور نسائیؒ نے احمد بن صالحؒ کے باب میں کہا ہے وغیر ذالک لہذا اگر ایسی صورت میں تقدیم جرح علی الاطلاق تسلیم کی جاوے تو البتہ نہ سلامت رہے گا اہلِ سنت والجماعۃ کے لئے کوئی امام فقہ وصادق دین میں اس واسطے کہ نہیں گذرا ہے کوئی امام مگر کہ طعنہ کیا ہے اس کے حق میں طعنہ کرنے والوں نے اور ہلاک ہوئے ان میں ہلاک ہونے والے اور یہی قول ہے علامہ حافظ ابن عبدالبر محدث کا کہ اس باب میں بہتوں نے غلطی کھائی اور فرقہ جاہلین و متعصبین بوجہ کوتاہ نظری ولوث نفسانی گمراہ ہو گیا اور نہ سمجھا کہ اس کا وبال ونکال عظیم ہے۔

الحذر کل الحذر وفی طبقات شیخ الاسلام التاج السبکی الحذر کل الحذر ان تفهم من قاعدتهم ان الجرح مقدم علی التعدیل علی اطلاقها بل الصواب ان من ثبت امامته وعدالته وکثر مادحوه ومزکوه وندر جارحوه وکانت هناک قرینة دالة علی سبب جرحه من تعصب مذهبی او غیره لم یلتفت الی جرحه ثم قال بعد کلام طویل قد عرفناک ان الجارح لا یقبل عنه الجرح وان فسره فی حق من غلبت طاعاته علی معصیته وما وحوه علی ذامیه ومزکوه علی جارحیه اذا کانت هناک قرینة یشهد العقل بان مثلهم حامل علی الوقیعة فیه من تعصب مذهبی او منافسة ودنیویة کما یکون بین النظراء وغیر ذالک وحینئذ فلا یلتفت بکلام الثوری وغیره فی ابی حنیفةؒ وابن ابی ذئب وغیره فی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مالک وابن معین فی الشافعی والنسائی فی احمد بن صالح ونحوذالک
قال لو اطلقنا تقدیم الجرح لما سلم لنا احد من الائمۃ اذ ما من امام الا وقد
طعن فیہ الطاعنون وھلک فیہ الھالکون قال ابن عبدالبر ھذا باب غلط
فیہ کثیرون وضلت فیہ فرقۃ جاھلیۃ لاتدری ما علیھا فی ذالک
انتھی ۔ نیز اہل تحقیق اس مقام میں لکھتے ہیں کہ خطیب نے جو اپنی تاریخ
میں چند اقوال قدح وجرح بہ نسبت امام صاحب نقل کئے ہیں سو
اس بیان سے مقصود مؤلف کا بیان نقص شان امام ابو حنیفہؒ نہیں
ہے بلکہ اس نے برسبیل عادت مؤرخین اقوال مدح وذم دونوں اپنی
تاریخ میں بطور جمع کرنے کے نقل کئے ہیں اور دلیل بدیہی اس پر یہ
ہے کہ اس نے اولاً تفصیل بیان مدح کرنے والوں کا نام امام صاحب
کا مقدم لکھا ہے اور بہت حسن اہتمام وبسط وشرح سے لکھا ہے
اور اس کو اکثر اقوال سلف وخلف سے باسناد قوی نقل کیا اور
اس کے بعد قادحین کا کلام نقل کیا ہے تاکہ اس طریق سے صاف ظاہر
ہو جاوے یہ امر کہ وہ یعنی ابن جوزی منجملہ ان افراد کے ہے جنہوں نے
نہیں تسلیم کیا ہے خوض کرنے حاسدین وجاہلین کو ائمہ دین کے باب
میں اور فرضاً اگر اقوال قدح وجرح منقولہ خطیب صحیح سمجھے جاویں تو بھی
لائق توجہ والتفات نہیں ہیں بدلیل اس کے کہ یہ امر دو حال سے
خالی نہیں ہے کہ اگر وہ قدح وجرح کرنے والا امام صاحب کے
غیر اقران سے ہے تو وہ مقلد ہے کتب حاسدین ومخالفین امام
صاحب کا کہ ان کی تقلید کی وجہ سے خلاف ادب تعصباً یہ بھی
زبان درازی کرتا ہے اور اگر وہ امام صاحب کے اقران سے ہے تو

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اس باب میں بتصریح صدر ثابت ہو چکا ہے کہ قول قدح و جرح امثال و اقران کا بعض کا بعض کے حق میں غیر مقبول ہے جیسے کہ تصریح کی اس کی حافظ ذہبی محدّث اور حافظ علامہ ابن حجر عسقلانی اور علامہ حافظ ابن عبدالبر وغیرہ نے خصوصاً جس وقت کہ ظاہر ہو جائے یہ کہ وہ ہفوات بوجہ تعصب مذہبی یا بوجہ اشتعال غیظ و غضب و حسد معنوی کے ہیں اس واسطے کہ حسد سے نجات نہیں پاتا ہے مگر وہی شخص جس کو خدائے تعالیٰ ہی محفوظ رکھے جیسا کہ علامہ ذہبی لکھتے ہیں کہ نہیں جانتا ہوں میں کسی زمانہ کو کہ جس میں محفوظ رہے ہوں اہلِ زمانہ بلا حسد سے مگر زمانہ انبیاء کرام و صدیقین فی الحقیقت بمقتضائے ومن شر حاسد اذا حسد ایسی بلاء عظیم ہے جس کی مذمت جابجا قرآن و حدیث میں منصوص ہے اور یہ بیماری عبادات و طاعات کو ایسا کھا جاتی ہے جیسے کہ آگ لکڑیوں کو کھاتی ہے اور یہ بلا عظیم ایسی عالمگیر ہے کہ بتصریح صدر بڑے بڑے اکابرِ دین متقدمین اور متاخرین اس میں مبتلا ہو گئے بنظر فائدہ عام مناسب مقام مختصر تحریر ہوتا ہے کہ ابن جوزیؒ جیسا فاضل اجل علامہ وقت جب وہ اپنے ظاہری فضل کمال علمی پر مغرور رہا تو شرف ملازمت جناب غوث پاک حضرت محبوب سبحانی سے مشرف نہ ہوا اور جوش حسد و تعصب سے اپنی تصنیفات میں دیگر زہاد و عباد کا ذکر تو کیا مگر اذکار عالی جناب غوثیت مآب کو ان میں داخل نہیں کیا بلکہ معاذ اللہ طریق انکار اختیار کیا معابلاء عظیم میں مبتلا ہو گیا چنانچہ حضرت مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں کہ جن ایام میں میں حرمین شریفین

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

میں حاضر تھا میں نے ایک رسالہ دیکھا جس میں ابن جوزیؒ کا ذکر تھا اوران کا انکار جناب غوثیت مآب سے اس کا حال درج تھا اس وجہ سے بعض مشائخ عہد و اکابر علماء اس کو بارگاہ عالیجاہ حضرت محبوب سبحانی میں لے گئے اور سب نے جناب محبوبیت مآب سے اس کی معافی خطا کی درخواست کی آپنے ابن جوزی کا قصور معاف فرمایا شیخ ممدوح لکھتے ہیں کہ اس کے بعد میں اپنے پیر و مرشد حضرت مولانا شیخ عبدالوہاب متقی کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ حکایت آپ سے بیان کی اور نقل کی میں نے حکایت قصور کی معافی کی بیان کی آپنے سن کر فرمایا الحمدللہ علی ذالک اور یہ فرمایا کہ ابن جوزی ایک مرد فاضل جلیل اور محدث کبیر تھا الحمدللہ نجات پائی اس نے بہت بڑی بلا سے اور پھر یہ فرمایا کہ سن مولانا شیخ عبدالقادر جیلانی کی شان عظیم اور مرتبہ جلیل ہے انکار آپ کا معاذاللہ زہر قاتل ہے خدائے تعالیٰ اس بلائے مہلک سے ہر مومن کو محفوظ رکھے۔ آمین۔ بعض اہل تحقیق یہ لکھتے ہیں کہ فریب نہ کھاوے کوئی خطیب کے کلام کے ساتھ کہ یقیناً اس کا تعصب بڑھا ہوا ہے سلف کی ایک جماعت کے ساتھ مانند امام ابوحنیفہؒ و امام احمدؒ کے ساتھ اور ان کے بعض اصحاب کے ساتھ کہ اس نے ان حضرات کبار کے باب میں بعض مقامات میں زبان درازی کی ہے چنانچہ کتاب نامی السہم المصیب فی کبد الخطیب میں جملہ اقوال و مطاعن خطیب کا ردو ابطال کما حقہ کیا گیا ہے چونکہ ابن جوزی تابع خطیب کا تھا اس نے بھی ان سب اقوال خطیب کو من وعن نقل کر دیا مگر سبط ابن جوزی اپنی کتاب مرآۃ الزمان میں کہتا ہے کہ ہمیں اس کا افسوس ہے کہ خطیب نے جو

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جرح و قدح بلا سبب سلف کی ایک جماعت کی شان میں کیا ہے
مگر مجھ کو تعجب ہے اپنے جد سے یعنی ابن جوزی سے کہ اس نے خطیب کا
طریق کیوں اختیار کیا اور اپنی گردن پر بار عظیم اٹھایا اسی طرح
متعصبین امام ابو حنیفہ سے دار قطنی اور ابو نعیم ہے یہاں تک کہ اس
نے اپنے حلیہ میں امام ابو حنیفہ کا ذکر ہی نہیں کیا اور ان لوگوں کا
ذکر کیا کہ جو کمالات علمی و محاسن دینی کے اعتبار سے نہایت کم درجہ
تھے پس بنظر ان وجوہ کے اس باب میں اکثر علماء دین و اکابر محدثین
نے بنا بر حفظ احکام دین و اظہار حقیقت حال حاسدین و معاندین
بمراد انتصار سیدنا امام الائمہ حضرت ابو حنیفہ کی کتابیں مطولات
تحریر فرمائی ہیں منجملہ ان کے علامہ سیوطی محدث شافعی ہیں کہ انہوں نے اپنی
کتاب تبییض الصحیفہ میں اور علامہ ابن حجر مکی شافعی نے اپنی کتاب
خیرات حسان میں و علامہ یوسف بن عبد الہادی الحنبلی نے مجلد کبیر
میں کہ نام اس کا تنویر الصحیفہ ہے و عارف شعرانی نے میزان میں اس
بناء پر علامہ حافظ بن عبد البر محدث مالکی کا قول ہے کہ کلام نہ کر شان
عظیم امام ابو حنیفہ میں کسی قسم کی برائی و توہین و خفت کے ساتھ اور
جس نے جو کچھ قدح و جرح کیا ہے اس کی ہرگز تصدیق نہ کر کہ بتحقیق
کہ مجھ کو قسم ہے خدائے عز و جل کی کہ نہیں دیکھا میں نے کسی کو افضل و
اورع و اتقی و افقہ زیادہ امام ابو حنیفہ سے اور دلیل ناطق اس پر
یہ ہے کہ جس شخص کی امانت و اجتہاد کو فضل و شرف علمی و عملی کو
دین محمدی میں جمہور خلائق نے بلا قیل و قال تسلیم کیا و قبول کیا ہو
اس کے حق میں کسی حاسد و طاعن کا قول لائق اعتبار نہ تصور کیا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جاوے اس واسطے کہ ارباب سلف میں جو طریقہ چلا آتا ہے کہ بعض نے
بعض کے کلام میں جوش و تعصب و ہجوم غیض و غضب میں قدح و جرح
کیا ہے حتیٰ کہ کلام صحابہ و اقوال تابعین اور بھی ان کے تابعین کے
اقوال میں بانحائے شتیٰ معارضے و مباحثے و تقائص وارد کئے ہیں مگر علماء
راسخین فی العلم نے ان اقوال و مباحث کی طرف مطلق التفات نہیں
کیا بلکہ ان اقوال کو تعصب مذہبی و غلو حسد پر حمل کیا ہے اور یہ کہا ہے
کہ قول حالت رضا کا غیر قول ہے حالت غضب کا پس ایسی حالت میں
جو شخص کہ تسلیم و قبول کرے گا ان اقوال علماء کو جو بعض نے بعض کے
بارے میں کہے ہیں تو اس پر لازم آئے گا قبول کرنا ان اقوال کا بھی جو
صحابہ میں سے بعض نے بعض کو کہے ہیں یا تابعین و ائمہ دین میں
سے بعض نے بعض کو کہے ہیں پس اگر اس بناء پر کچھ قیل و قال نفسانی
کو دخل دیا تو ظاہر ہے کہ یہ امر بالیقین باعث زوال ایمان اور سوء
خاتمہ ہوگا جیسا کہ علامہ ابن حجر لکھتے ہیں۔ والدلیل علیٰ انہ لا
یقبل فی من اتخذہ جمہور الناس اماما فی الدین قول احد
من الطاعنین لان السلف قد سبق من بعضہم فی بعض کلام
کثیر فی حال الغضب والقول فی الرضا غیر القول فی الغضب
فمن اراد ان یقبل قول العلماء بعضہم فی بعض فان فعل
ذالک فقد ضل ضلا بعیدا و خسر انا مبینا :۔ چنانچہ اس
باب میں علامہ موصوف اکثر اقوال سلف نقل کرتے ہیں بنظر اختصار
ان میں سے بعض اقوال لکھے جاتے ہیں روایت کیا ابو عمر نے سیدنا
عباس رضؓ سے کہ فرمایا حاصل کرو تم علم کو جس جگہ کے پاؤ اور نہ قبول

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کردفقہاء دین کے ان اقوال کو جو بعض نے بعض کے حق میں کہے ہیں
کیونکہ وہ برہنائے تغایر قیاسات کے باہم متغائر ہیں اور بروایت ان سے یوں مروی
ہوا کہ سنو تم کلام علماء کو اور نہ تصدیق کرو ان اقوال کی جو بعض نے
بعض کے حق میں کہے ہیں قسم ہے مجھ کو اس ذات کی جس کے دستِ
قدرت میں میری جان ہے کہ باہم ان کے قیاسات میں اشد تغایر
ہے اسی طرح عمر بن دینار سے منقول ہوا اور یہی قول ابو الاسود ؤلی
کا ہے حسدوا الفتی اذ لم ینالوا سعیہ ، فالقوم اعداء لہ وخصوم
اور یہی کہا ہے عاصم بن بہیل نے اور یہی قول الفقاہیہ کا ہے - ومن
ذالذی یعجو من الناس سالما ؛ وللناس قال بانطنون وقیل اور یہی
قول ابن مبارک وحسن بن ھانی وغیرہ کا ہے حتیٰ کہ اس بناء پر فتاوی مبسوط
میں مذکور ہوا کہ مذہب امام مالک میں شہادت قاری کی قاری پر
یعنی عالم کی عالم پر جائز نہیں ہے کیونکہ وہ باہم حسد و بغض میں اشد
الناس ہیں ومن ثم ذکر فی المبسوط فی مذھب مالک انہ لایجوز
شھادۃ القاری علی القاری یعنی العلماء لانھم اشد الناس
تحاسدًا وتباغضًا کذا فی الخیرات الحسان اس مقام میں علامہ
بن عبد البر لکھتے ہیں کہ زمانہ قدیم سے امام ابو حنیفہ پر لوگ حسد کرتے
ہیں اور ان کی جانب ان امور کی نسبت کرتے ہیں جو ان میں نہ تھیں
اور افترا کرتے ہیں ایسی باتوں کا جو ان کی شانِ عظیم کے لائق وزیبا
نہیں ہیں وقد قال ابن البرکان ابو حنیفۃ یحسد وینسب الیہ ما
لیس فیہ ویختلق علیہ مالا یلیق یہ نیز اس باب میں روایت کی
ابو بکر احمد بن ثابت خطیب نے امام ثقہ عابد جلیل ابی عبد الرحمٰن

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عبداللہ بن داؤد بن عامر بن الربیع الخزیمی سے انہوں نے کہا کہ نہیں قیل وقال کرتا ہے امام ابوحنیفہ کے بارے میں مگر وہ کہ جاہل ہے یا حاسد ہے:۔ حافظ عبدالرزاق ابن ہمام سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ سنا میں نے عبداللہ بن مبارکؒ سے کہ وہ فرماتے تھے کہ اگر حاصل ہوتا کسی کو مرتبہ برا یہ کہنے کا تو امام ابوحنیفہؒ اس کے لائق تھے یعنی یہ شانِ عظیم ان کو حاصل تھی کہ وہ اپنے مسائل اجتہادی میں برا یہ کہتے، پس اس سے صاف معلوم ہوا کہ بتحقیق امام ابوحنیفہؒ نے کوئی اپنا قول برا یہ نہیں کہا۔ فا حفظ روض الافکار میں مذکور ہوا کہ کہا بعض اہل علم میں سے ایک نے کہ میں امام ابوحنیفہ کے قول کو ناپسند جانتا تھا پس ایک پھوڑا میرے ہاتھ میں نکلا اور ایک رات میں شرفِ زیارت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوا اور میں نے قول امام ابو حنیفہؒ کے بارے میں حضورؐ سے سوال کیا ارشاد فرمایا کہ بتحقیق اس کا کلام حضرت لقمان کے کلام کے مشابہ ہے مگر وہ زیادہ ہوگیا ہے اس سے الغرض بربناء وجوہ مصرحہ صدر علامہ امام تاج الدین سبکی اس مبحث طویل کو ایک قول جامع پر ختم کرتے ہیں کہ ترجمہ اس کا یہ ہے کہ اے طالب رشد وہدایت تجھ کو لائق ہے کہ چل تو راہ ادب و نیاز کی ائمہ ماضیین کے ساتھ نہ نظر کر تو ان اقوال میں جو بعض نے بعض کے حق میں کہے ہیں مگر جبکہ کوئی برہان واضح اس پر ناطق وشاہد ہو پس اگر قادر ہو تو اس کی تاویل پر اور حسن ظن پر تو اختیار کر تو اس کو ورنہ دور رہ اس سے جو ان میں باہم طریقہ کشاکش کا جاری ہوا کیونکہ تو اس واسطے نہیں پیدا ہوا ہے مشغول ہو کام کی باتوں میں اور چھوڑ دے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

زوائد کو پس حذر کر تو حذر کر تو اس سے کہ سنے تو ان اقوال کو جو درمیان
ابو حنیفہؒ اور سفیان ثوری کے پیش آئے یا باہم امام مالک اور
ابن ابی ذئب کے ہوئے یا باہم احمد اور حارث بن اسد المحاسبی کے
پیش آئے اسی طرح اس سلسلہ کو سمجھ لو تا زمانہ عز بن عبد السلام
اور تقی بن صلاح تک پس بتحقیق کہ جب مشغول ہو گیا تو اس قسم
کے اقوال دقیق و نازک میں تو تیرے ہلاک ہونے کا خوف ہے کیونکہ
یہ جماعت ائمہ اعلام کی ہے اور ان حضرات کے ہر ایک قول کے
لئے ایک محل و موقع علیحدہ ہیں ناظرین کوتاہ فہم ان اقوال کو
نہیں سمجھتے ہیں لہذا طریق ادب و سلامتی ایمان اسی میں ہے کہ
ہم ان سب ائمہ دین سے راضی رہیں اور ان کے اقوال باہمی میں
سکوت اور خاموشی محض اختیار کریں اور حفظ مراتب ملحوظ رکھیں
جیساکہ ہم کو لحاظ ہے ان اقوال میں جو باہم صحابہ کرام میں پیش
آئے ہیں انتہی۔

اسی طرح بعض حاسدین و مخالفین نے بنظر تعصب مذہبی
امام مالک کی نسبت اور بعض نے امام شافعی کے بارے میں اور
بعض نے امام احمد بن حنبل کے بارے میں بانحائے مختلفہ قیل قال کی ہے
یہاں تک کلام کیا کہ ایک فریق نے سیدنا ابو بکرؓ و سیدنا عمرؓ کی شان میں
اور ایک فریق نے کلام کیا سیدنا عثمانؓ اور سیدنا علیؓ کی شان میں
اور ایک فریق نے کل صحابہ کرام کے بارے میں کلمات ملحدانہ
لکھے پس ظاہر ہے کہ اس قیل و قال لایعنی میں سیدنا علیؓ مرتضیٰ کے
بارے میں دونوں جماعتیں ہلاک ہو گئیں یعنی محبان علیؓ جنہوں

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نے حد شرعی کو چھوڑ دیا اور متعصبین علی جنہوں نے آپ کی جناب
میں تفریط اختیار کیا پس اسی طرح شان امام ابو حنیفہ میں طعن کرنے
والے بھی اسی گروہ میں داخل ہیں اور اصل میں وجہ اس کی اہل
تحقیق یہ لکھتے ہیں کہ جب فضائل و کمالات علمی و محاسن و شرائف عملی
امام الائمۃ سیدنا امام ابو حنیفہؒ کے عرب و عجم میں منتشر ہو گئے
اس وقت بمقتضائے جریان عادتِ الٰہی ولن تجد لسنۃ اللہ
تبدیلا زبان حاسدین کی آپ کی شان میں دراز ہوئی اور متعصبین
نے آپ کے اجتہاد و استنباط میں قیل و قال شروع کی کہ ان امور
سے بتصریح صدر امام صاحب قطعاً مبرا ہیں یہ غلو و شورش فریق
مخالف کی دیکھ کر ابن جوزی محدث کے پوتے نے فضائل و مناقب
سیدنا امام ابو حنیفہؒ میں دو جلدیں مطول تصنیف کیں اور اس کا نام
رکھا الانتصار للامام الائمۃ الانصار اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ
اس کتاب میں جوابات معقول امام صاحب کے مخالفین کو دیئے گئے
ہیں اور انجام کار مخالفین و معاندین پر ان دلائل سے فتح یابی و نصرت
حاصل کی گئی ہے اور شعرانی نے جو میزان میں لکھا ہے اس کا خلاصہ
یہ ہے کہ مقلدین شافعیؒ کو چاہیئے کہ اقوال و اجتہاد امام ابو حنیفہؒ
کو اپنے زعم فاسد و خیال باطل میں خلاف کتاب و سنت سمجھ کر نزاع
بے معنیٰ و قیل و قال لایعنی کو دخل نہ دیں کیونکہ امام صاحب کی قوت
اجتہادی و علوی شان استنباط و منزلت علمی و عملی کا یہ حال ہے کہ امام
شافعیؒ کا وقت زیارت بپاس ادب قبر شریف سیدنا امام ابو حنیفہؒ اپنا
اجتہاد چھوڑ دیا یعنی رفع یدین و قنوت و جہر تسمیہ نماز میں ادا نہیں کیا۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اسی طرح دیگر ائمہ ثلاثہ نے امام صاحب کے فضل و کمال علمی و عملی پر بالاتفاق مدح و ثنا بلیغ کی جیسا کہ متواترات سے ثابت ہے ایسی حالت میں غور و انصاف کا مقام ہے کہ جب خود اس گروہ کے مجتہد برحق حضرت امام شافعیؒ سیدنا امام ابو حنیفہ کے قیاس کی صحت و حقیقت کے جا بجا مداح و ثنا خواں ہوں اور بپاس ادب قبر شریف ان کی کے اپنے اجتہاد کے تارک ہوں تو اب اس فرقہ بیباک و بے ادب و گستاخ کو کب روا کہ امام الائمہ امام ابو حنیفہؒ کی شان میں کوئی کلمہ بے ادبی زبان سے نکالیں مگر تجربہ سے ایسا معلوم ہوا کہ یہ لوگ غیر مقلد فرقہ شیعہ کے مانند جماعت حنفیہ کا رعب و شان حقیقت دیکھ کر گھبرا کر تقیہ سے اپنے آپ کو مقلد شافعی کہہ دیتے ہیں ورنہ اس فرقہ بیباک غیر مقلدوں کو تقلید امام شافعی سے کیا تعلق کیونکہ اگر ان کے مقلد ہوتے تو ان کے پیرو ہوتے یہ لا الی ھولاء ولا الی ھولاء کے مصداق ہیں [1]

جماعت اہل حدیث کے مخلص صاحبان کی تحریر: جماعت اہل حدیث کے امام المناظرین شیخ الاسلام حضرت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب منتخب حواشی اور ثنائی ترجمہ القرآن مجید کے صـ۵۹ پر فرماتے ہیں دیوبند کی سند امتحان میرے لئے باعث فخر میرے پاس موجود ہے۔

جماعت اہل حدیث کے مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ نے اپنی کتاب

---

[1] روح الایمان فی مناقب النعمان صـ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، از تصنیفات عالم اجل و فاضل اکمل مولانا محمد عبد الغفار مفتی ریاست گوالیار قدس سرہ بماہ ربیع الاول ۱۳۱۲ھ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تاریخ اہل حدیث کے اندر حضرت امام ابو حنیفہؒ کی جو تعریف لکھی ہے اس کو اہل حدیث صاحبان پڑھ لینے کی مہربانی فرمائیں ہم وہی الفاظ لکھ دیتے ہیں جو کتاب میں لکھے ہوتے ہیں. اس موقعہ پر اس شبہ کا حل بھی نہایت ضروری ہے کہ بعض مصنفین نے سیدنا امام ابو حنیفہؒ کو بھی رجال مرجیہ میں شمار کیا ہے حالانکہ آپ اہل سنت کے بزرگ امام ہیں اور آپ کی زندگی اعلیٰ درجہ کے تقویٰ اور تورع پر گذری جس سے کسی کو بھی انکار نہیں۔ حوالہ تاریخ اھل حدیث ص۵۶

امام مالکؒ امام احمدؒ امام ابو حنیفہؒ وغیرہ ائمہ سلف میں سے ہیں کہاں تک گنے جائیں۔ منہاج السنہ ایسے حوالہ جات سے بھری پڑی ہے اور امام ابن تیمیہؒ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں دیگر ائمہ سنت کی طرح نہایت ہی حسن ظن رکھتے ہیں۔ حوالہ تاریخ اھل حدیث ص۵۷

حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ آپ کی جلالت شان کے دل سے قائل ہیں چنانچہ آپ اپنی مایۂ ناز کتاب میزان الاعتدال کے شروع میں فرماتے ہیں اور اسی طرح میں اس کتاب میں ان ائمہ کا ذکر نہیں کروں گا جن کی احکامِ شریعت میں پیروی کی جاتی ہے کیونکہ ان کی شان اسلام میں بہت بڑی ہے اور مسلمانوں کے دلوں میں ان کی عظمت ثبت ہے مثلاً امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام شافعیؒ اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ حوالہ تاریخ اہل حدیث ص۵۸

اسی طرح حافظ ذہبی اپنی دوسری کتاب تذکرۃ الحفاظ میں آپ کے ترجمہ کے عنوان کو معزز لقب امام اعظم سے مزین کر کے آپ کا جامع اوصاف حسنہ ہونا ان الفاظ میں ارقام فرماتے ہیں کہ آپ دین کے پیشوا صاحب ورع نہایت پرہیز گار عالم باعمل تھے ریاضت کش عبادت

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

گذار بڑی شان والے تھے بادشاہوں کے انعامات قبول نہیں کرتے تھے بلکہ تجارت کرکے اور اپنی روزی کما کر کھاتے تھے۔ سبحان اللہ کیسے مختصر الفاظ میں کس خوبی سے ساری حیاتِ طیبہ کا نقشہ سامنے رکھ دیا ہے اور آپ کی زندگی کے ہر علمی اور عملی شعبہ اور قبولیت عامہ اور غنائے قلبی اور حکام و سلاطین سے بے تعلقی وغیرہ وغیرہ فضائل میں سے کسی بھی ضروری امر کو چھوڑ نہیں رکھا اسی طرح اسی کتاب میں امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرکے فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ امام ابو حنیفہؒ میں کوئی عیب نہیں اور آپ کسی برائی سے متہم نہیں تھے۔ حوالہ تاریخ اھل حدیث ص۵۸ سے ص۵۹ تک۔ آپ تہذیب التہذیب میں جو اصل میں امام ذہبیؒ کی کتاب تہذیب کی تہذیب ہے امام ابو حنیفہؒ کے ترجمہ میں آپ کی دینداری اور نیک اعتقادی اور صلاحیت عمل میں کوئی بھی خرابی اور کسر بیان نہیں کرتے بلکہ بزرگان سے ان کی ازحد تعریف نقل کرتے ہیں اور فرماتے ہیں الناس فی ابی حنیفۃ حاسد او جاھل یعنی حضرت امام ابو حنیفہؒ کے متعلق (بری رائے رکھنے والے) لوگ کچھ تو حاسد ہیں اور کچھ جاہل ہیں۔ سبحان اللہ کیسے اختصار سے دو حرفوں میں معاملہ صاف کر دیا حوالہ تاریخ اھل حدیث ص۶۰

ہر چند کہ میں سخت گنہگار رہوں لیکن یہ ایمان رکھتا ہوں اور اپنے صالح اساتذہ جناب مولانا ابو عبداللہ عبیداللہ غلام حسن صاحب مرحوم سیالکوٹی اور جناب مولانا عبدالمنان صاحب مرحوم وزیر آبادی کی صحبت و تلقین سے یہ بات یقین کے مرتبہ تک پہنچ چکی ہے کہ بزرگانِ دین خصوصاً حضرات ائمہ متبوعین رحمۃ اللہ علیہم سے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حسن ظن نزول برکات کا ذریعہ ہے اس لئے بعض اوقات خدائے
تعالیٰ اپنے فضلِ عمیم سے کوئی فیض اس ذرہ بے مقدار پر نازل کردیتا
ہے اس مقام پر اس کی صورت یوں ہے کہ جب میں نے اس مسئلے
کے لئے کتب متعلقہ الماری سے نکالی اور اور امام ابوحنیفہ صاحب کے
متعلق تحقیقات شروع کی تو مختلف کتب کی ورق گردانی سے میرے دل
پر کچھ غبار آگیا جس کا اثر بیرونی طور پر یہ ہوا کہ ایک دن دوپہر کے وقت
جب سورج پوری طرح روشن تھا یکایک میرے سامنے گھپ اندھیرا
چھاگیا گویا ظلمات بعضہا فوق بعض کا نظارہ ہوگیا معاخدائے تعالیٰ نے
میرے دل میں ڈالا کہ یہ حضرت امام ابوحنیفہؒ سے بدظنی کا نتیجہ ہے اس
سے استغفار کرو میں نے کلماتِ استغفار دھرانے شروع کئے وہ اندھیرا
فوراً کافور ہوگیا اور اس کے بجائے ایسا نور چمکا کہ اس نے دوپہر کی
روشنی کو مات کردیا اس وقت سے میری حضرت امام ابوحنیفہؒ سے
حسن عقیدت اور زیادہ بڑھ گئی اور میں ان شخصیتوں سے جن کو حضرت
امام ابوحنیفہؒ سے حسنِ عقیدت نہیں ہے کہا کرتا ہوں کہ میری اور
تمہاری مثال اس آیت کریمہ کی مثال ہے کہ حق تعالیٰ منکرین معارج
قدسیہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب کرکے فرماتا ہے

افتمارونہ علیٰ مایری میں نے جو کچھ عالم بیداری و ہوشیاری میں دیکھ لیا
اس میں مجھ سے جھگڑا کرنا بے سود ہے اب میں اس مضمون کو ان کلمات
پر ختم کرتا ہوں اور اپنے ناظرین سے امید رکھتا ہوں کہ وہ بزرگان دین
سے خصوصاً ائمہ متبوعین سے حسنِ ظن رکھیں اور گستاخی اور شوخی اور
بے ادبی سے پرہیز کریں کیونکہ اس کا نتیجہ ہر دو جہاں میں موجب خسران و

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نقصان ہے۔ از خدا خواہیم توفیق ادب - بے ادب محروم گشت از فضلِ رب

حوالہ تاریخ اہلِ حدیث ص۱۴۱ سے ص۱۴۲ تک [1]

غیر مسلموں کی شہادتیں :- مجھ کو حیرت ہے کہ یہ منکرین ایسی متواتر چیز کا کس طرح انکار کر سکتے ہیں جس کا اعتراف متعصب سے متعصب یورپین مصنفین کو بھی ہے حالانکہ منکرین ان کی کسی بات کو وحی سے کم تصور نہیں کرتے منکرین کو سوچنا چاہیئے کہ صرف مسلمان ہی اس کے قائل نہیں ہیں کہ اقوال و افعال نبوی محفوظ ہیں بلکہ غیر مسلم مورخین بھی اس کے مقر و معترف ہیں چنانچہ مشہور روسی فیلسوف ٹالسٹائی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند حکیمانہ اقوال زریں کا ترجمہ روسی زبان میں شائع کیا ہے اور مشہور مؤرخ ایڈورڈ گبن نے تاریخ زوال روم جلد نمبر ۵ باب نمبر ۵۰ میں لکھا ہے :- ہر ایک بانی مذہب کی سیرت سے اس کے تحریری مکاشفات کی تکمیل ہوتی ہے چنانچہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں امر حق کی جامع نصیحتیں اور ان کے افعال مجسم نیکی کے نمونے ہیں :- اگر اقوال و افعال نبویہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کا کوئی ذریعہ علم دنیا میں موجود نہیں تو ٹالسٹائی کس کے اقوال کا ترجمہ شائع کرتا ہے اور گبن کس کے اقوال کو جامع نصیحت اور مجسم نیکی کا نمونہ بتا رہا ہے

مسلمانوں کا ناز خاک میں مل جائے گا :- مسلمانوں کو تمام دنیا کے مقابلے میں ناز اور بجا ناز تھا کہ اسلام کی تاریخ سے زیادہ مکمل

---

[1] جماعت اہلِ حدیث کا خلفائے راشدین سے اختلاف ص۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳ — ۱۴۴ تالیف محمد پالن حقانی گجراتی۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تاریخ کسی مذہب کی نہیں ہے اور بانی اسلام کے حالات زندگی اُن کے افعال واقوال وغیرہ جتنی تفصیل وتکمیل کے ساتھ مسلمان پیش کرسکتے ہیں دنیا کا کوئی دوسرا مذہب اپنے بانی کی نسبت اس کا ہزارواں حصہ بھی پیش کرنے سے عاجز ہے مسلمانوں کے پاس ان کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی کے معمولی سے معمولی واقعہ اور جزئی سے جزئی حالت کی نہایت مستند نقل موجود ہے مسلمانوں کے پاس ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خوراک وپوشاک نشست وبرخاست نقل وحرکت غرض ہر چیز کا بیان موجود ہے لیکن منکرین حدیث نے حدیث کا انکار کر کے مسلمانوں کا یہ فخر و نا۔۔ می خاک بیں ملادیا۔

حضرت مولانا سید سلیمان صاحب ندویؒ نے اگست ۲۹ء کے معارف میں بہت ہی خوب لکھا ہے کہ اسلام کا یہ عظیم الشان کارنامہ ہے کہ اس نے اپنے رسولؐ کے ایک ایک واقعہ ایک ایک قول اور ایک ایک حکم کو دنیا میں محفوظ رکھا اور ان کے لئے متعدد اصول اور فن ایجاد کئے مگر اگر اسلام کے ان محسنوں یعنی منکرین حدیث کے خیالات مان لئے جائیں تو یہ کارنامہ اسلام اور مسلمانوں کے لئے لعنت بن جائے گا اور صحابہ سے لے کر آج تک وہ تمام اخیار واکابر امت جن کی زندگیوں پر آج نہ صرف اسلام بلکہ دنیا کو ناز ہے وہ سب کے سب راستبازی اور صداقت کی بارگاہ سے راندہ ہو کر نکلیں گے کیا یہ اسلام پر احسان ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سے لے کر آج تک خلفائے راشدین تابعین یعنی ائمہ مجتہدین علمائے خیر تمام کے تمام اپنے استنباطات اور اجتہادات میں قرآن پاک کے بعد احادیث اور اقوال نبوی کی تقلید واتباع کرتے رہے ہیں لیکن آج سے یہ لازم آئے گا کہ یہ سب کے سب نعوذ باللہ مشرک انسان پرست

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اور کتاب اللہ کے تارک تھے اور آج جو نئے مفسر اور نئے فقیہہ بنے ہیں ان کے اقوال و اجتہادات و استنباطات کے سننے والے سچے موحد سچے دیندار اور کتاب اللہ کے سچے پیرو ثابت ہوں اس کے بعد یہ تسلیم کرنا ہوگا کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مشن سمت ناکام رہا اور تیرہ سو برس تک اسی طرح ناکام رہا یہاں تک کہ ہندوستان کے ایک قطعہ میں کتاب اللہ کے چند ماہرین اسرار پیدا ہوتے اور انہوں نے اصل اسلام کو دنیا میں آشکارا کیا اور وہ کام کیا جو نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا نہ عمر فاروق رضؓ نے کیا نہ عثمان غنی رضؓ نے کیا نہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کیا نہ دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہم نے کیا نہ تابعین نے کیا نہ دوسرے ائمہ مجتہدین سے ہو سکا پھر ہمیں کوئی بتائے کہ قرآن کی عملی تصویر دنیا میں کبھی جلوہ گر تھی یا نہیں اور کبھی تھی تو وہ کب اور اس کی تاریخ کہاں ملے گی اور اگر نہ تھی تو قرآن سے زیادہ ناکام صحیفۂ آسمانی دنیا میں اور کون سا ہوگا کیا کسی مسلمان کی غیرتِ اسلامی اس خیال کو جائز رکھتی ہے۔

مسلمانانِ سلف پر سخت حملہ:- اگر احادیث کا یہ سارا ذخیرہ بے اعتبار مصنوعی بناوٹی ہے تو میں منکرین حدیث سے پوچھتا ہوں کہ کیا جس وقت امام مالکؒ نے مثلاً مؤطا میں بزعم منکرین حدیث رسول پاکؐ پر افترا پردازیاں کیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم و اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کی طرف جھوٹی جھوٹی باتیں منسوب کیں اسلام کے عین مرکز میں اور اس سرزمین میں جہاں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہیں اور وہاں خاص اس مسجد محترم میں جو دس برس تک درسگاہِ نبوت اور سجدہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

گاہِ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم رہ چکی تھیں امام مالکؒ نے ان مفتریات و اکاذیب کے مجموعہ کا درس دینا شروع کیا اور اس درس میں اندلس مصر و شام کوفہ بصرہ اور بلادِ عجم تک کے علماء شریک ہوتے اور اس مجموعہ کو دنیا کے گوشہ گوشہ میں پھیلا دیا تو اس وقت کوئی ہمدرد اسلام کوئی حقیقی مسلمان بلکہ کوئی غیرتمند انسان ایسا نہ تھا جو امام مالک کی اس نازیبا کارروائی کے خلاف لب کشائی کی جرأت کرتا اور مسلمانوں کو ان کے فریب سے بچاتا اور ان افترا پردازیوں کی روک تھام کرتا درصورتیکہ یہ روک تھام اور افترا پردازیوں کی پردہ دری کچھ مشکل بھی نہ تھی اس لئے کہ امام مالکؒ نے مؤطا میں جو روایتیں جمع کی ہیں ان کی نسبت یہ بھی ظاہر کر دیا ہے کہ انہوں نے ان کو فلاں فلاں علماء سے سنا ہے اور تصنیف مؤطا کے وقت ان میں سے بہت سے علماء بقید حیات تھے لہذا امام مالکؒ کے خلاف ان علماء کی شہادتیں حاصل کر کے امام مالکؒ کی غلط بیانیوں کا راز نہایت آسانی سے فاش کیا جا سکتا تھا لیکن کسی نے ایسا نہ کیا ایک آواز بھی امام مالکؒ کی مخالفت میں نہ اٹھی کسی عالم نے بھی ان کو افترا، پرواز اور غلط گو نہ کہا ممکن ہے منکرین حدیث بول اٹھیں کہ موطا، کی تصنیف حکومت کی سرپرستی میں ہوئی ہے اس لئے حکومت کے خوف سے کوئی نہ بولا لیکن یہ کہنا جہالت کا بدترین نمونہ ہوگا اس لئے کہ تاریخیں شاہد ہیں کہ اس زمانہ کے اہلِ علم حکومتوں کے خوف سے حق گوئی سے کبھی باز نہ رہتے تھے امام احمد بلکہ خود امام مالکؒ کے حالات پڑھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حکومت نے ان حضرات کے ساتھ انتہائی جبر و تشدد سے کام لیا مگر ان حضرات نے اپنی تحقیق کے خلاف لب

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نہ چلایا مہربانی فرماکر منکرینِ حدیث علمائے سلف کو اپنے اوپر قیاس نہ کریں علاوہ بریں یہ بالکل تاریخی بات ہے اور تاریخوں میں بسر پرستی حکومت مؤطا کے تصنیف ہونے کا کوئی ضعیف سے ضعیف ثبوت بھی نہیں ہے بلکہ اس کے برخلاف تاریخی شہادتوں سے ثابت ہے کہ تصنیف مؤطا کے بعد بادشاہِ وقت نے امام مالکؒ سے درخواست کی کہ آپ شاہی محل میں شاہزادوں کو مؤطا کا درس دے جایا کریں تو امام مالکؒ نے یہ کہہ کر صاف انکار کردیا کہ جس کو علم کی طلب ہو اس کو عالم کی خدمت میں خود حاضر ہونا چاہیئے اگر امام مالکؒ نے حکومت کی سرپرستی میں کتاب لکھی ہوتی اور حکومت کی رضامندی ہی اس تصنیف کی غرض وغایت ہوتی تو خود اپنی عقل سے سوچو کہ امام مالکؒ یہ جواب بادشاہ وقت کو ہرگز نہ دے سکتے تھے اسی طرح امام مالکؒ سے پہلے حدیث کے جو مجموعے تیار ہوئے مثلاً ابن جریج المتوفی سنہ اور ابن ابی عروبہ المتوفی سنہ اور ابن شہاب المتوفی سنہ نے حدیث کی جو کتابیں لکھی تھیں ان کے لکھنے کے وقت میں بھی کسی مسلمان نے ان کی ان کارروائیوں پر اظہار نفرت نہ کیا نہ کسی نے ان کی مخالفت کی حالانکہ ان کے وقت میں خود صحابہ کرامؓ بھی موجود تھے لیکن کیا منکرین حدیث کسی تاریخ سے یہ ثابت کرسکتے ہیں کہ کس صحابی نے اُن کی تکذیب کی ان کو مفتری کہا اور ان کی غلط بیانیاں ظاہر کیں اور اگر اس وقت نہیں تو کیا اس کے بعد چودھوی صدی تک ان مصنفین حدیث کی افترا پردازیوں کی حقیقت جو اس صدی میں منکرین حدیث پر منکشف ہوئی کسی اور مسلمان پر بھی منکشف ہوئی اگر نہیں منکشف ہوئی تو مسلمانوں سے زیادہ گمراہ اور جاہل قوم دنیا میں کوئی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نہ گذری ہوگی کہ یہ قوم ساڑھے گیارہ سو برس تک ایک چیز کو اصولِ دین سے سمجھتی رہی اور اس طویل مدت میں کسی کو اپنی غلطی کا احساس نہ ہوا استغفراللہ کون با حمیت مسلمان ہوگا جو اس یاوہ گوئی کا تحمل کر سکے گا۔

مُنکرین حدیث کا یہ اقدام نہایت خطرناک ہے ؛ پھر میں ان منکرین حدیث سے پوچھتا ہوں کہ اگر دوسری صدی کے نصف اول ہی میں (معاذاللہ) مسلمانوں کی بے دینی و بے حمیتی اور ان کی ایمانی اور اخلاقی کمزوری کا یہ حال ہو گیا تھا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ مسلمانوں نے افترا پردازیاں کیں اور پے در پے کرتے رہے اور مسلمانوں کو قرآن کریم اور اس کی تعلیمات سے بے توجہ بے پروا اور ناواقف بنانے کی تدبیریں عمل میں لاتے رہے اور دین قیم میں ہزاروں لایعنی باتیں ہزاروں خلاف قرآن عقائد و اعمال ہزاروں مخالف عقل اور دوراز کار افسانے داخل کرتے رہے اور ذاتِ نبوی پر سینکڑوں ناجائز تہمتیں تراشتے رہے اور سارے مسلمانانِ عالم ان شرمناک حرکات کا خاموشی سے تماشہ دیکھتے رہے کسی نے ان مفتریوں کے مقابلہ میں اپنی ایمانی و اخلاقی جرأت سے کام نہ لیا اور کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کی حفاظت اور قرآن کریم کی حمایت کے لئے کھڑا نہیں ہوا اور شریعتِ مطہرہ میں اس قدر تحریفات ہوتے دیکھ کر بھی کسی کی رگِ حمیت نہ پھڑکی تو اگر کوئی غیر مسلم آپ سے پوچھے کہ جب ان مسلمانوں کا یہی حال تھا تو کیا اطمینان ہے کہ قرآنِ کریم ان کے ناروا تصرفات سے سالم بچا ہوگا اور کیا توقع ہے کہ ان مسلمانوں نے اس کو پھر بجنسہٖ محفوظ رکھنے کے لئے کوئی کوشش کی ہوگی منکرین حدیث بتائیں کہ اس غیر مسلم کو وہ کیا جواب دیں گے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

انکارِ حدیث انکارِ قرآن پر منتج ہوگا ؛ منکرین حدیث خوب اچھی طرح غور کرلیں کہ ایسی متواتر چیزوں کے انکار اور تواتر کو بے اعتبار کردینے کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ ان کے ہاتھوں سے قرآن کریم بلکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن بھی چھوٹ جائے گا اس لئے کہ سب چیزوں کے ثبوت کا مدار سوائے اخبار متواترہ کے اور کسی چیز پر نہیں ہے میں ہر چند غور کرتا ہوں لیکن کسی طرح یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ منکرینِ حدیث کو عقل و خرد سے اتنی بیگانگی کیوں ہے آخر یہ کس عقل کا تقاضہ ہے کہ کتب حدیث میں جو اقوال و افعال نبوی آنحضرت سے لے کر ان کتابوں کے مصنفین تک مسلسل راویوں کے بیان و شہادت کے ذریعہ منقول ہوتے ہیں ان کو تو بے اعتبار اور ناقابلِ قبول کہہ دیا جاتا ہے لیکن کتب تاریخ میں جو واقعات و حالات مذکور ہیں باوجودیکہ ان کی کوئی سند مذکور نہیں ہے پھر بھی وہ سب مسلم و مقبول ہیں ع ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا اور اس سے زیادہ بے خردی کا مظاہرہ یوں کیا جاتا ہے کہ یوروپ کا ایک دشمنِ اسلام مصنف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ہزار سال بعد پیدا ہوتا ہے اور محض اپنے خیال و تخیل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا قرآن یا اسلام یا حدیث یا کسی تاریخی واقعہ کے متعلق کوئی رائے ظاہر کرتا ہے تو وہ ان مدعیان عقل کے نزدیک ایسی یقینی بات ہوتی ہے کہ اس کو پیام جبریل سے کم نہیں سمجھتے لیکن اخیار محمدیہ اور علمائے سلف امور مذکورہ کے عینی شاہدوں کا بیان باسناد متصل پیش کریں تو اصلاً ناقابلِ التفات اور قطعاً غیر معتبر اور ناقابلِ قبول ع بسوخت عقل ز حیرت کہ ایں چہ بوالعجبیست [1]

مقدمہ
[1] نصرت الحدیث ص ۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹ مؤلفہ فاضل اجل مولانا مولوی ابو الاثر حبیب الرحمٰن صاحب اعظم گڑھ مدظلہ العالی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ماہرِ حدیث پر ظاہر ہے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور باقی کتب حدیث بھری ہوئی ہیں حدیث ابو ہریرہؓ اور حدیث معنعن اور حدیث غیر مسلسل سے اور جب حدیث ابو ہریرہؓ اور حدیث معنعن اور حدیث غیر مسلسل قابل حجت نہ ہوئی تو اب کوئی حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور باقی صحاح ستہ وغیرہ کی قابلِ حجت نہ رہی کیونکہ کوئی حدیث صحاح ستہ وغیرہ کی حدیث ابو ہریرہؓ اور حدیث معنعن اور حدیث غیر مسلسل سے خالی نہیں یہ طریقہ بھی انکار حدیث کا ہے جس کو اہلِ حدیث حضرات اختیار کر رہے ہیں حدیث صحیح جس کی صحت میں کسی کو کلام ہو وہ حدیث ثبوت مسئلہ کے لئے کافی نہیں یہ خلاصہ ہے عبارت مولوی محمد حسین لاہوردی کا یعنی حدیث معنعن ثبوت مسئلہ کے لئے کافی نہیں کیونکہ حدیث معنعن غیر مقبول ہے بعض اہلِ علم کے نزدیک قال الامام النوویؒ فی شرح مسلم فی باب صحۃ الاحتجاج بالحدیث المعنعن و ذھب اھل العلم الی انہ لا یحتج بالحدیث المعنعن مطلقا انتہی اور حدیث معنعن اور حدیث ابو ہریرۃ کی ثبوت مسئلہ کے لئے حجت نہیں یہ خلاصہ ہے عبارت سید احمد خاں کا اور حدیث صحیح متصل غیر مسلسل ثبوت مسئلہ کے لئے حجت نہیں یہ خلاصہ ہے عبارت مولوی نذیر حسین کا چنانچہ مولوی محمد حسین لاہوردی نے اپنے اشتہار مطبوعہ مطبع چشمہ فیض واقع دہلی میں فرمایا میں جملہ حنفیان پنجاب ہندوستان کو بطور اشتہار وعدہ دیتا ہوں کہ اگر ان لوگوں میں سے کوئی صاحب مسائل ذیل میں کوئی آیۃ قرآن یا حدیث صحیح کہ جس کی صحت میں کسی کو کلام نہ ہو اور وہ اس مسئلہ میں جس کے لئے پیش کی جاوے نص صریح قطعی الدلالۃ ہو پیش کریں تو فی آیۃ اور فی حدیث یعنی ہر آیۃ اور حدیث

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کے بدلے دس روپیہ بطور انعام کے دوں گا انتہیٰ اور سید احمد خاں صاحب جو مشہور نیچری ہیں وہ اپنی کتاب تہذیب الاخلاق جلد ہفتم نمبر ۳ مطبوعہ یکم ربیع الاوّل ۱۲۹۳ھ کے صہ ۲۹ میں جواب حدیث ابی ہریرہ میں جو دال ہے وجود مستقل جنوں پر یہ کہا کہ بخاری نے کتاب صلوٰۃ اور تفسیر میں روایت کی ہے کہ ..... حدثنا اسحاق بن ابراھیم قال حدثنا روح و محمد بن جعفر عن شعبۃ عن محمد بن زیاد عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان عفریتا من الجن تفلت علیّ البارحۃ یقطع علی الصلوٰۃ فامکننی اللہ منہ وارونہ ان اربطہ الیٰ ساریۃ من سواری المسجد حتیٰ تصبحوا وتنظروا الیہ کلکم فتذکرت قول. اخی سلیمان رب ھب لی ملکا لاینبغی لاحد من بعدی قال روح فردّہٗ خاسأً تیسری وجہ یہ ہے کہ یہ روایت معنعن ہے جس میں شعبہ اور محمد اور ابوہریرۃ ہے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عنعن کر کے روایت ہوئی ہے جو اتصال پر یقیناً حمل نہیں ہو سکتی احتمال ہے کہ ان سب راویوں کے درمیان ایک ایک یا دو دو واسطہ چھوٹ گیا ہو اور چوتھی وجہ یہ ہے کہ حضرت ابوہریرہ رض سے اکثر غلط روایتیں مشہور ہو گئی ہیں اور خود ان کے زمانہ میں بھی ان کی روایتہ پر لوگ اطمینان نہیں کرتے تھے چنانچہ مسلم نے روایت کی ہے باب استحباب النکاح بالیمین میں حدثنا ابو بکر بن ابی شیبۃ وابوکریب قالا حدثنا ابن ادریس عن الاعمش عنہ عن ابی رزین قال خرج علینا ابو ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فضرب بیدہ علیٰ جبھتہ فقال الا انکم تحدثون انی اکذب علیٰ رسول

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صلی اللہ علیہ وسلم الخ یعنی ابو رزین کہتا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ ہم لوگوں کے پاس آتے اور اپنا ماتھا کوٹ کر فرمانے لگے کہ تم لوگ کہتے ہو کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھتا ہوں انتہیٰ کلام سید احمد خاں اور مولوی نذیر حسین صاحب نے اپنی کتاب معیار الحق مطبوعہ لاہور کے صـ ۲۶ میں فرمایا پس مداحین نے جو کچھ قصہ واہیہ بلا سند صحیح کے فضیلت میں امام صاحب کے نقل کیا ہے امام صاحب تک ساتھ سند صحیح متصل مسلسل کے نہیں پہنچا انتہیٰ مخفی نہ رہے اہل علم پر کہ معنیٰ کلام محمد حسین لاہوروی کے ظاہر ہیں کہ کوئی حدیث کہ جس کی صحت میں کسی کو کلام ہو وہ حدیث ثبوت مسئلہ کے لئے کافی نہیں اور معنیٰ کلام سید احمد کے بھی ظاہر ہیں کہ جو حدیث معنعن ہو وہ حدیث اور ابو ہریرہ کی حدیث ثبوت مسئلہ کے لئے کافی نہیں لیکن معنیٰ کلام مولوی نذیر حسین کے پیچیدہ ہیں معلوم نہیں کہ بعد صحیح کہنے کے قید متصل کی کیوں لگائی ہے اور قطع نظر اس سے نہیں معلوم کہ پھر مسلسل کی قید کیوں لگائی ہے اور مسلسل کہنے سے کیا مراد ہے کیونکہ مسلسل اصطلاح اہل حدیث میں اس حدیث کو کہتے ہیں کہ اس کا اسناد اول سے آخر تک ایک طرز پر ہو یعنی ایک حال پر ہو پس اگر مسلسل سے یہی اصطلاحی معنیٰ مسلسل کے ہیں تو سب احادیث موطا امام مالکؒ سے لے کر تمام احادیث کتب صحاح ستہ وغیرہ کی سب غارت ہوئیں اور قابلِ اعتبار نہ ہوئیں کیونکہ اکثر حدیث صحاح ستہ وغیرہ کی اسناد مذکور سے خالی ہیں چنانچہ ماہر کتب حدیث پر یہ امر واضح ہے اور اگر مراد مسلسل کہنے سے خبر انواع مسلسل ہے یعنی اس اسناد میں اول سے آخر تک کسی موضع میں لفظ عنعن کا نہ ہو جیسا کہ ذکر کیا شرح شرح النخبہ میں تو اس وقت مطلب مولوی نذیر حسین اور سید احمد خان

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اور مولوی محمد حسین صاحب کا اس میں واحد ہوا کہ حدیث معنعن قابل
حجت اور قابل اعتبار نہیں پس بموجب قاعدہ مولوی محمد سعید کے اگر کوئی
صاحب اس پر عمل کرے اور حدیث صحیح معنعن کو اور حدیث ابو ہریرہؓ
کو لغو اور بے اعتبار جانے تو اس پر کچھ قباحت نہیں کیونکہ بعض اہل علم
اس کے قائل ہیں کہ حدیث معنعن قابل اعتبار نہیں قال الامام النوویؒ
فی شرح مسلم فی باب صحة الاحتجاج بالحدیث معنعن مطقاً
لاحتمال الانقطاع انتہی یعنی کہا امام نوویؒ نے شرح صحیح مسلم
میں کہ مذہب بعض اہل علم کا یہ ہے کہ حدیث یعنی جس حدیث
کی سند میں عن ہو وہ قابلِ حجت نہیں انقطاع کے احتمال کی وجہ
سے **الاعتراض** یعنی محمد حسین صاحب لاہوری اور مولانا
نذیر حسین اور سید احمد خاں صاحب کا مسلک ؛ یہ مسئلہ خلاف ہے
قرآن شریف اور احادیث صحیحہ اور جمہور صحابہ اور تابعین اور اہل
حدیث اور اہلِ فقہ اور اہلِ اصول بلکہ اجماع سلف کے قال اللہ
تعالیٰ یاایھا الذین آمنوا ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا الآیۃ
تدل علی ان خبر الفاسق غیر مقبول وخبر العادل مقبول
کما دل علیہ لفظ فتبینوا وعن ابی شریح العدوی قال
قال رسول اللہ علیہ وسلم الغد من یوم الفتح ویبلغ
الشاھد الغائب متفق علیہ ذکرہ فی المشکوۃ فی باب حرم
مکۃ وعن ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لیبلغ الشاھد الغائب عسی ان یبلغ من ھو اوعی
لہ منہ متفق علیہ رواہ مسلم فی صحیحہ ورواہ البخاری

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فی صحیحه فی کتاب العلم وعن ابن مسعودؓ قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم نضرالله عبدا سمع مقالتی فحفظها
وعاها واداها فرب حامل فقه غیر فقیه ورب حامل فقه الی
من هو افقه منه رواه الشافعیؒ والبیهقی ورواه احمد والترمذی
وابوداؤد وابن ماجه والدارمی عن زید بن ثابت ذکره فی
المشکوٰة فی کتاب العلم وقال الامام النووی فی شرح مسلم فی باب
صحة الاحتجاج بالحدیث المعنعن اما خبر الواحد فهو ما لم یوجد
فیه شروط المتواتر سواء کان الراوی له واحدا او اکثر واختلف
فی حکمه فالذی علیه جماهیر المسلمین من الصحابة
والتابعین فمن بعدهم من المحدثین والفقهاء واصحاب الاصول
ان خبر الواحد الثقة حجة من حجج الشرع ویلزم العمل بها
وذهب القدریة والرافضة وبعض اهل الظاهر الی انه لا
یجب العمل به انتهی وقال مسلم فی صحیحه فی باب صحة
الاحتجاج بالحدیث المعنعن وذالک ان القول الشائع المتفق علیه
بین اهل العلم بالاخبار والروایات قدیما وحدیثا ان کل رجل
ثقة روی عن مثله حدیثا جائز ان یکون له لقاءه والسماع منه
لکونهما جمیعا کانا فی عصر واحد وان لم یات قط انهما اجتمعا
ولا تشافها بکلام فالروایة ثابتة والحجة بها لازمة الا ان تکون
هناک دلالة بینة ان هذا الراوی لم یلق من روی عنه ولم
یسمع منه شیئا انتهی کلام مسلم وقال الامام النووی فی شرح
مسلم فی باب فضائل الصحابة ولهذا اتفق اهل الحق ومن

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یعتد بہ فی الاجماع علی قبول شہادتہم وقبول روایتہم وکمال عدالتہم انتہی پس صاف صاف معلوم ہوا ماذکر سے کہ روایت ہر صحابی کی خواہ ابوہریرہ ہو یا دیگر صحابی مقبول ہے اہل سنّت کے نزدیک اور ہر ثقہ کی حدیث جو اپنے مثل سے روایت کرے باتفاق سلف وخلف اہل سنّت کے مقبول ہے جبتک یہ ثابت نہ ہو کہ اس راوی کی اس مروی عنہ سے ملاقات اور سماع نہیں ہے اور ماہرِ حدیث پر ظاہر ہے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور باقی کتب حدیث کا مملو ہے حدیث ابو ہریرۃ اور حدیث معنعن اور حدیث غیر مسلسل سے اور جب حدیث ابو ہریرۃ اور حدیث معنعن اور حدیث غیر مسلسل قابلِ حجّت نہ ہوتی تو اب کوئی حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور باقی صحاح ستّہ وغیرہ کی قابلِ حجّت نہ رہے گی العیاذ باللہ منہ [1] امام نوویؒ شارح مسلم کے قول سے معلوم ہوا کہ خبر واحد جس میں خبر متواتر کی شرائط نہ پائیں جائیں چاہے اس کا راوی ایک ہو یا زیادہ اس کا حکم جمہور صحابہ وتابعین اور بعد کے محدثین وفقہاء اور اہل اصول سب کے نزدیک یہ ہے کہ ثقہ کی خبر واحد حجۃ ہے شریعت کی حجتوں میں سے جس پر عمل لازمی ہے اور یہی بات امام مسلمؒ فرماتے ہیں حدیث معنعن کے متعلق کہ قول شائع متفق علیہ بین اہل العلم بالاخبار والروایات قدیما وحدیثا الخ اور یہی بات امام نوویؒ شرح مسلم میں باب فضائل الصحابہ میں فرماتے ہیں کہ اسی لئے

---

[1] اعتراضات اہل السنۃ علی مسائل اہل البدعۃ از تالیفات مولانا مولوی محمد [illegible] ارشاد او صلہ الی ماتیمناہ رامپوریؒ صـ ۶۸ - ۶۹ - ۷۰

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اہلِ حق کا اور ان لوگوں کا جن کا اعتبار کیا جا سکتا ہے اجماع میں ان کی شہادت کے قبول ہونے پر اور ان کی روایت کے قبول ہونے پر اور ان کے کمال عدالت پر۔

باقی ایسے لوگ جن کے خلاف کا اعتبار بھی نہیں کیا جاتا وہ کالعدم شمار کئے جاتے ہیں جیسے قدریہ اور روافض اور بعض اہل الظاہر ان کو بعض اہل العلم جماہیر صحابہ و تابعین و فقہاء محدثین و اہل اصول کے مقابلہ میں ان کا خلاف اجماع پر کچھ اثر انداز نہیں ہوتا کما ثبت فی موضعہ اہل سنۃ والجماعۃ کا اجماع بخاری و مسلم اور باقی صحاح ستہ کی حدیثوں کے متعلق حجۃ ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑتا لہٰذا مولوی نذیر حسین اور سید احمد خان علی گڑھی اور مولوی محمد حسین صاحبان لاہوری کا مسلک حدیث ابوہریرۃ رضؓ اور حدیث معنعن اور حدیث صحیح کے ساتھ قید اتصال اور قید تسلسل کا اعتبار کے لئے لگانا جس سے بخاری و مسلم اور باقی صحاح ستہ کی سب حدیثیں لا اعتبار ہو جاتی ہیں یہ درحقیقت انکار حدیث ہی ہے مگر بعنوان اہل حدیث اس واسطے غیر مقلدیت فرقہ چکڑالویہ فرقہ مرزائیہ فرقہ نیچریہ وخاکسار وغیرہ کو غیر مقلدیت کے ترقی یافتہ شعبے سمجھنا چاہیئے واللہ اعلم بالصواب

دشمنانِ اسلام کے بدگوئیوں کی صدائے بازگشت:

اس کے بعد مسلمانوں کے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ عالی میں دشمنانِ اسلام نے جو گستاخیاں کی ہیں حق گو صاحب انہیں کا اعادہ کرتے ہیں اس لئے ان کے نزدیک جملہ علمائے اسلام توافتراپرداز شہوت پرست اور عظمت و حرمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کے احساس سے بے بہرہ تھے لیکن ان کے یورپین مقتدا اور پیشوا بالکل سچے اور معصوم ہیں فرماتے ہیں اس میں شک نہیں کہ اگر حدیث کی روایتوں کو صحیح مان لیا جائے تو آنحضرتؐ باوصف اس کے سن رسیدہ تھے اور اپنی ساری جوانی ایک بوڑھی بیوہ کے ساتھ گذار چکے تھے۔ (۱) ایک رات میں اپنی تمام بیویوں کے پاس ہو آتے تھے (۲) ہمیشہ خوبصورت عورتوں کو نکاح میں لانے کے خواہشمند رہتے تھے (۳) جو بیوی جوانی سے ڈھل چکی ہوتی اس کو آپ طلاق دینے پر تیار ہو جاتے (۴) کسی اجنبی عورت کا حسن دیکھ کر بے قرار ہو جاتے اور گھر پر آکر اپنی بیوی جو بھی سامنے آجاتی اگرچہ وہ کام کاج میں مشغول ہوتی اس سے حاجت برآری کر لیتے (۵) خلاف وقت اپنی بیویوں کے پاس چلے جاتے اور اس پر بیویوں میں خوب جھگڑا ہوتا۔

ہمارے ناظرین اس اقتباس کو اپنی طبیعت پر جبر کر کے پڑھیں اور انصاف سے فرمائیں کہ کیا حق گو صاحب نے بد باطن عیسائیوں اور کمینہ فطرت آریوں کی ہو بہو نقل نہیں اتاری ہے ہاں اگر فرق ہے تو صرف یہ کہ عیسائی اور آریہ ایک حد تک معذور ہیں اس لئے کہ ان کو اسلامی لٹریچر سے واقفیت بہت کم ہے اور ان کے مذہبی معلومات نہایت محدود اور صحیح اور غلط کی تمیز یکسر مفقود ہے دوسرے وہ اپنی تیرہ درونی اور اس بغض و عناد و عداوت کی وجہ سے بھی جو ان کو بانی اسلام علیہ السلام اور اسلام سے ہے جھوٹ بولنے اور بے سروپا الزام تراشنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں دریدہ دہنی کرنے پر مجبور ہیں اور حق گو صاحب اسلام کے مدعی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اسلامی معلومات کا خزانہ اور اسلام اور بانی اسلام علیہ السلام کے جاں نثار ہیں اسی لئے وہ کسی طرح معذور نہیں ہیں افسوس ؎

؎ گر مسلمانی ہمین است کہ حق گو دارد ؎ وائے گر واپس امروز بود فردائے

حق گو اپنے اصلی شکل میں ؎ حق گو صاحب اپنی زبان سے چاہے جو کچھ کہیں مگر اقتباس مذکورہ بالا ان کے دلی جذبات کی صاف پردہ دری کر رہا ہے اور ہر چند کہ انہوں نے ہوشیاری سے اپنے گناہ حدیثوں اور ان کے راویوں کے سر تھوپ دیا ہے لیکن جب ہم دیکھتے ہیں کہ جو الزامات انہوں نے قائم کئے ہیں ان میں اکثر کا کوئی نشان حدیث میں نہیں ہے تو صاف کھل جاتا ہے کہ حقیقت میں تو ان کو اپنے عیسائی اور آریہ دوستوں کی ہمنوائی اور ان کی رضا جوئی مقصود تھی لیکن ان باتوں کو اپنے نام سے لکھنے کی جرأت نہ ہوئی تو جھوٹ موٹ حدیثوں کے نام سے ان کو لکھ دیا۔

؎ حق گو کو چیلنج ؎ اگر حق گو کو ہماری بات سے انکار ہو تو ہم ان کو چیلنج دیتے ہیں کہ انہوں نے الزامات نمبر ۲، ۳، ۴، ۵ کے لئے حضرت عائشہ رضؓ کی روایات کا حوالہ دیا ہے لہٰذا وہ کتب احادیث سے حضرت عائشہ رضؓ کی ان روایات کو نقل کر کے ان کے لفظی ترجمہ کے ساتھ بلا کسی تحریف کے شائع کر دیں۔

گستاخانہ اعتراضات کا دندان شکن جواب ؎ میں تسلیم کرتا ہوں کہ حضرت جویریہؓ اور حضرت صفیہؓ سے آپ نے نکاح کیا اور یہ بیبیاں بے شبہ خوبصورت بھی تھیں لیکن روایات میں یہ تو کہیں بھی مذکور نہیں ہے کہ آپ نے معاذ اللہ ان کے حسن پر فریفتہ ہو کر نکاح کیا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بلکہ اس کے برخلاف روایات میں بصراحت مذکور ہے کہ حضرت جویریہؓ نے اپنے باپ سے خود ہی آنحضرتؐ کی خدمت میں رہنے کی خواہش ظاہر کی دیکھو الاصابہ حالات جویریہ رضؓ اور سیرۃ النبی شبلی اور حضرت صفیہؓ کا واقعہ یہ ہے کہ وہ رئیس بنی نضیر حیی بن اخطب کی بیٹی تھیں جب وہ گرفتار ہو کر آئیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال ہوا کہ اگر یہ کسی کی باندی یا کنیز بنا دی گئیں تو یہ اس کو اپنی سخت بے عزتی سمجھیں گی اس لئے ان کو نکاح کا پیغام دیا انہوں نے منظور کر لیا۔ اسی سلسلہ میں آپ نے عمرۃ بنت جون کا نام بھی لیا ہے حالانکہ ان کے قصہ میں بصراحت مذکور ہے کہ ان کے باپ نے خود بارگاہِ نبوی میں حاضر ہو کر درخواست کی کہ آپ میری لڑکی سے نکاح کر لیجئے اور یہ بھی ظاہر کیا کہ لڑکی بھی یہ شرف حاصل کرنے کی آرزو مند ہے دیکھو فتح الباری ص۲۸۵ ج۹

اس تفصیل سے ظاہر ہو گیا کہ حق گو صاحب کے الزام نمبر۲ کی کوئی بنیاد حدیثوں میں نہیں ہے بلکہ انہوں نے اس کو محض اپنی جہالت کی بناء پر یا اپنے غیر مسلم دوستوں کی تقلید و حمایت میں لکھ دیا ہے یہی حال الزام نمبر۳ کا بھی ہے حدیثوں میں صرف اتنا مذکور ہے کہ حضرت سودہ رضؓ جب بوڑھی ہوئیں تو انہوں نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ میرے لئے باری مقرر نہ کیجئے میں اپنی باری حضرت عائشہ رضؓ کو ہبہ کرتی ہوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی درخواست قبول فرمائی دیکھو مسلم ص۴۷۳ ج۱ بخاری ص۷۸۵ ج۲ صحیح روایتوں میں اس کے سوا اور کچھ نہیں ہے پھر یہ قصہ بھی تنہا حضرت سودہ رضی اللہ کے ساتھ پیش آیا ہے پس معلوم نہیں حق گو صاحب کو کیا عناد ہے کہ انہوں

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نے ایک بے بنیاد الزام تراش لیا اور اس کو ایسے الفاظ میں لکھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسا واقعہ اکثر ہوتا رہتا تھا توبہ توبہ، اور یہی کیفیت الزام نمبر ۴ کی بھی ہے کتب احادیث میں حضرت عائشہؓ سے اس مضمون کی کوئی روایت ہی نہیں ہے حضرت جابرؓ وغیرہ سے البتہ ایک روایت ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کے لوگوں کو یہ تعلیم دی ہے کہ جب تم کسی عورت کو دیکھو اور تمہارے دل میں کوئی وسوسہ پیدا ہو جائے تو اپنی بیوی کے پاس چلے جایا کرو اس سے اس وسوسہ کا علاج ہو جائیگا لیکن اس روایت میں کسی عورت کے حسن کو دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بے قرار ہو جانا معاذ اللہ مذکور نہیں ہے اگر حق گو صاحب نے کسی عناد کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس شان میں یہ گستاخی نہیں کی ہے تو کیا وہ کسی روایت میں مذکورہ بالا الفاظ دکھا سکتے ہیں۔

اور یہی نوعیت پانچویں الزام کی ہے حق گو صاحب نے اس الزام میں حضرت زینبؓ اور حفصہؓ اور ماریہؓ کے واقعات کا حوالہ دیا ہے حالانکہ حدیثوں میں یہ واقعات ثبوت کو نہیں پہنچتے حضرت زینبؓ کا سرے سے کوئی ایسا واقعہ مذکور ہی نہیں ہے اور حفصہ اور ماریہؓ کا جو قصہ دشمنانِ اسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ کی اہانت شان کے لئے ذکر کیا کرتے ہیں اس کا بھی صحیح روایات میں کوئی نشان موجود نہیں ہے چنانچہ صحاح ستہ میں جو حدیث کے صحیح و مستند ترین مجموعے ہیں. ان میں حضرت حفصہؓ کی باری میں حضرت ماریہؓ کے پاس جانیکا کسی جگہ اشارہ تک نہیں ہے اور طبری وغیرہ کی بعض روایات میں

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جو قصہ مذکور ہے اس کی نسبت عینی شرح بخاری ج۱ ص۵۴۲ نووی
شرح مسلم ج۱ ص۴۷۹ میں مصرح ہے کہ مار قبطیہؓ کا یہ قصہ کسی صحیح طریقہ
سے وارد نہیں ہوا اور یہی بات قاضی عیاضؒ نے بھی شرح مسلم میں
کہی ہے دیکھو نووی ج۱ ص۴۷۹ اور زمانہ حال کے نامور مؤرخ شبلی نعمانی کی
بھی یہی تحقیق ہے پس ایسی ناقابلِ اعتبار روایات کو دکھا کر جن کو حدیثوں
کے ماننے والے خود کمزور و بے اصل بتا رہے ہیں سارے ذخیرہ احادیث
کی نسبت بدگمانی پھیلانا کہاں کی دیانت ہے اس مختصر بیان سے آپ
نے اچھی طرح سمجھ لیا ہوگا کہ حق گو صاحب کے چار الزامات تو بالکل بے
بنیاد اور محض اتہام ہیں اب رہی ان کی پہلی بات تو وہ بلاشبہ حدیث
سے ثابت ہے لیکن اس کو شہوت پرستی کہنا انتہائی جہالت اور پرلے
درجہ کی بیوقوفی ہے افسوس ہے کہ حق گو صاحب نے الفاظ تو ضرور رٹ لئے
ہیں لیکن ان کے معانی سے قطعاً بے خبر ہیں۔ حیرت ہے کہ ان کو
آج تک یہ خبر ہی نہیں کہ جائز محل میں جائز طریق پر طبعی خواہش کا
پورا کرنا شہوت پرستی نہیں کہلاتا ہے ورنہ پھر حق گو صاحب کے قول
پر تو کوئی انسان شہوت پرستی سے خالی نہیں ہو سکتا قرآنِ کریم نے تو
بی بی اور کنیز سے حاجت برآری کی صریح اجازت دے کر یہ فرمایا ہے
کہ بیویوں اور کنیزوں کے ساتھ خواہش پوری کرنے میں کوئی ملامت و
الزام نہیں ہے لیکن حق گو صاحب کے نزدیک اس صورت میں بھی الزام
ہے کہیئے حق گو صاحب کیا حدیثوں کا آپ انکار کر کے قرآن میں بھی اصلاح
دینے لگے کیا قرآن کریم کی ان آیتوں کے اطلاق و عموم سے یہ مستفاد
نہیں ہوتا کہ اگر متعدد بیویاں ہوں اور ان سب کے پاس ایک ہی دن

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

میں ہو آئے تو بھی ملامت۔ نہیں ہے پھر حق گو صاحب نے یہ بھی خیال نہ
کیا کہ قرآن نے ہر مومن کے لئے چار چار عورتوں سے نکاح کرنے کی صراحۃ
اجازت دے دی ہے اور ہر عورت کے لئے علیحدہ علیحدہ باری مقرر کرنے
کا کوئی حکم بیان نہیں کیا ہے پس اگر کوئی شخص چار عورتوں سے نکاح کر کے
سب کے پاس ایک ہی شب میں چلا جائے تو وہ قرآنی حکم کی رو سے
شہوت پرست کہلائے گا یا نہیں اگر حق گو صاحب کہیں کہ وہ شہوت پرست
ہے تو مہربانی کر کے وہ مجھے بتائیں کہ یہ قرآنی حکم قرآن کی کس آیۃ میں مذکور
ہے اور جبکہ قرآن نے باری کا مسئلہ بیان ہی نہیں کیا تو شخص مذکور
شہوت پرست کیوں کہلائے گا اور اگر حق گو صاحب کہیں کہ وہ شہوت
پرست نہیں ہے تو بتائیں کہ الزام نمبر ایں جس حدیث کا حوالہ انہوں نے
دیا ہے اس کو پھر کیوں مطعون کرتے ہیں اسی طرح تاریخوں سے ثابت ہے کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نو بیبیاں تھیں اور اللہ تعالیٰ نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو سورہ احزاب میں یہ اجازت دی ہے کہ اپنی
بیبیوں میں سے جن کو چاہیں اپنے نزدیک کیجئے اور جن کو چاہیں دور
رکھیں پس اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات
کو کسی مصلحت سے ایک ہی رات میں اپنے نزدیک کر لیا تو حق گو صاحب
بتائیں کہ اس آیت قرانی سے اس فعل کا جواز ثابت ہوتا ہے یا نہیں
اگر کہئے کہ نہیں تو میں کہوں گا کہ کیوں کیا قرآن نے کسی آیۃ میں آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم یا عامۃ المؤمنین کے باری مقرر کرنا ضروری قرار دیا ہے
اور ایک دن یا ایک رات میں سب بیویوں سے صحبت کرنے کو ناجائز
یا شہوت پرستی کا مترادف قرار دیا ہے یا قرآن نے اس مذکورہ بالا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

آیتہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا ہے کہ اپنی ازواج کو باری باری سے علیحدہ علیحدہ راتوں میں اپنے نزدیک کیجئے سو اگر ان دونوں صورتوں میں سے کوئی صورت نہیں ہے تو یقیناً آیتہ بالا سے فعل مذکور ثابت ہوگا اور اگر کہیئے کہ ہاں فعل مذکور کا جواز آیتہ سے نکلتا ہے تو آپ نے حدیث ہی کو نشانہ طعن کیوں بنایا اپنے پیشرو غیر مسلموں کی طرح آیتہ ہی کی نسبت زہر افشانی کیوں نہیں کی۔

نوٹ: واضح ہو کہ یہ تقریریں تمامتر الزامی ہیں اور اگر قائلین حدیث کو مسئلہ قسم کی وجہ سے اشکال پیش آتے تو اس کا حل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر باری مقرر کرنا واجب نہ تھا اور اگر واجب بھی ہو تو ایک دورہ کے ختم ہونے اور دوسرے کے شروع ہونے سے پہلے یہ واقعہ پیش آیا ہوگا یا جس کی باری اس دن تھی اس کی اجازت سے ایسا ہوا تھا (نووی : فتح) [1]

اوائل صدی ہجری کے مسلمانوں پر کافرانہ حملہ

اس عنوان کے ماتحت اپنی مسلم دشمنی کا ثبوت دیتے ہوئے مسلمان قوم اور وہ بھی اوائل صدی ہجری کے مسلمانوں کی شان میں یوں قصیدہ خوانی کی ہے۔

اوائل صدی ہجری کے مسلمانوں میں کثرتِ جنگ وفتوحات و خونریزی سے یہ ذہنیت پیدا ہو گئی تھی کہ کسی شخص کے شرف و بزرگی کے لئے نہایت ضروری ہے کہ وہ حد درجہ جنگجو سنگدل اور شہوت ران ہو اسی

---

[1] نضرۃ الحدیث طبع اول ص۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲ مؤلفہ فاضل مولانا مولوی ابو المآثر حبیب الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی صدر مدرس مدرسہ مفتاح العلوم اعظمی امیر الہند :-

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ذہنیت میں ہماری حدیثیں وضع کی گئی ہیں اور راویوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی رنگ میں دکھلانے میں خاص مزہ آتا ہے۔

مجھے سخت حیرت ہے کہ ایک مدعی اسلام جس کو متبع قرآن اور حقیقی مسلم ہونے کے دعوی کے ساتھ تاریخ کی پوری واقفیت کا بھی دعویٰ ہے اس کے قلم سے مذکورہ بالا الفاظ کس طرح نکلے حالانکہ اسلام کا ایک دشمن بھی اگر وہ شریف ہو تو ان کے لکھنے سے اس لئے پرہیز کرے گا کہ اس میں اس کے علم و واقفیت اس کے انصاف و دیانت اور اس کی صداقت و راستی کی سخت توہین ہے اوائل صدی ہجری کے مسلمانوں سے اگر صحابہ رضی اللہ عنہم مراد ہیں تو حق گو صاحب کو اپنے ایمان کی خیر منانی چاہیئے اس لئے کہ ان کے رافضیانہ حملے کی زد حدیث پر نہیں بلکہ براہ راست قرآنِ کریم پر پڑتی ہے صحابہؓ کی جو مدح سرائی قرآنِ کریم میں کی گئی ہے تو اس سے کوئی واقفِ قرآن بے خبر نہیں اور اگر تابعین اور اتباع تابعین مراد ہیں تو یہ ان کی جہالت اور تاریخ سے ناواقفیت ہے تاریخیں شاہد ہیں کہ ان کا دامنِ اخلاق ان گندگیوں سے پاک تھا بعض بعض افراد اگر ان بداخلاقیوں کے مرتکب ہوں تو ان کی وجہ سے پوری جماعت کو متہم کرنا صریح ظلم ہے اگر حق گو صاحب کہیں کہ میں ساری قوم کو متہم نہیں کرتا بلکہ ان میں بعض افراد کی ذہنیت خراب ہوئی اور انہیں نے حدیثیں وضع کیں تو میں کہوں گا کہ یہ بات نہایت بعید از قیاس و عقل ہے کہ چند سنگدل و شہوت راں اشخاص ایک بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا کریں اور اہلِ علم و صلاح کی جماعت اس کو قبول و تسلیم

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کرے حالانکہ اس جماعت کا اصول یہ ہے کہ جس کی پابندی شریعت یا راستبازی میں ادنیٰ اشتباہ بھی ہو جائے تو اس کی روایتوں کو قبول نہیں کرتے کتب جرح و تعدیل میں اس کی صدہا مثالیں موجود ہیں۔

حق گو در اصل قرآن کا بھی منکر ہے: پھر غور تو کیجئے کہ قرآن میں اُمّت محمدیہ کو خیر الامم کا لقب عطا کیا گیا اس کا امتیازی وصف نیکی کا حکم دینا برائی سے روکنا بتایا گیا ہے لیکن اگر اوائل صدی ہجری ہی کے مسلمان جنگجو سنگدل اور شہوت راں تھے اور ان اوصاف رذیلہ کو محبوب بنانے کے لئے رسول پاک کو بھی ان اوصاف سے متہم کرتے تھے تو مجھے حق گو صاحب بتائیں کہ اس قوم کو خیر الامم کا لقب دینا کیونکہ جائز ہو سکتا ہے اور وہ نیکی کی بات بتانے والی اور برائی سے روکنے والی کیسے ہو سکتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ حق گو صاحب اگرچہ صرف حدیثوں کے منکر ہیں مگر درپردہ وہ قرآن کے بھی سخت مخالف ہیں [1] جیسے بہت سے اہل حدیث حضرات اہل حدیث ہو کر حدیث کی مخالفت کرتے ہیں اس کے لئے النجاۃ الکاملہ حصہ دوم کا ص ۲۲۵-۲۲۶ جس میں مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی کا تبصرہ بحوالہ اشاعتہ السنہ جلد ۱۴ نمبر ۶، ۷ کے ص ۱۷۰ لغایتہ ص ۱۹۲ ملاحظہ ہو نقل عبارت تصانیف سید احمد علیگ و مرزا غلام احمد قادیانی ثابت کیا گیا تھا کہ مرزا نے جو کچھ تصانیف میں احداث و الحاد کیا ہے وہ سب

---

[1] نصرۃ الحدیث ص ۶۵، ۶۶، ۶۷ مؤلفہ فاضل اجل مولانا مولوی شیخ الحدیث ابو الاثر حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی مدظلہ العالی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پیر نیچری سے ہی لیا ہے اس توافق کی نظر سے تفسیر امرتسری کو تفسیر مرزائی کہا جائے تو بجا ہے تفسیر چکڑالوی کا خطاب دیا جائے تو روا ہے اور اس کو تفسیر نیچری کہنا تو کمال زیبا ہے اور حق بحقدار رسید کا پورا مصداق ہے اس کا مصنف اس سراپا الحاد و تحریف میں پورا مرزائی پورا چکڑالوی اور چھٹا ہوا نیچری دکھائی دیتا ہے اس کا اہلِ سنت ہونا جس کا اس کو دعویٰ ہے یا اہل حدیث ہونا ایسا ہی ہے جیسے سید احمد خاں کا زمانہ تالیف جواب ڈاکٹر ہنٹر میں اہل حدیث ہونا یا چکڑالوی کا زمانہ تفسیر چکڑالوی تک اہلِ حدیث کہلانا تھا اس کا یعنی ثناء اللہ کا اہلِ حدیث کہلانا اور اپنے مطبع کا اور رسالہ عقائد کا اور اخبار کا نام اہل حدیث رکھنا محض ابلہ فریبی ہے اور دھوکہ دہی ہے جس سے اس کی غرض و غایت جہلائے اہل حدیث کو اپنے دام فریب میں پھنسانا اور اس ذریعہ سے ان کا مال مارنا اور ٹکے کمانا ہے حدیث نبوی کا یہ شخص در پردہ منکر ہے الیٰ آخر ما قال مولانا محمد حسین بٹالویؒ اس مذکورہ تبصرے سے اس بات کی تائید واضح طور پر ہوتی ہے کہ نیچریت اور مرزائیت اور چکڑالویت اور خاکساریت وغیرہ یہ سب غیر مقلدیت ہی کے ترقی یافتہ شعبے ہیں اللھم احفظنا وسائر المسلمین آمین

تذییل و تکمیل الشیخ انور شاہؒ کے مآثر میں سے ہے جس کا ذکر اجمالی طور پر مناسب ہے کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ خمول کو ترجیح دیتے تھے اور اسی کوشش میں رہتے تھے کہ ان کی شہرت نہ ہو اور موصوف کے اس بارے میں عجیب و غریب وقائع ہیں موصوف کے جواہر ابتدائی عمر میں اور عین جوانی میں مشہور نہیں ہوتے تھے اتفاقاً موصوف کا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

دہلی کے[1] اطراف میں جانا ہوا وہاں ایک آدمی علم کا مدعی تھا جس نے یہ مشہور کر رکھا تھا کہ میں حافظ عصر فی الحدیث ہوں اور وہ ائمہ میں سے کسی کی بھی تقلید نہیں کرتا تھا اور ائمہ مجتہدین کے متبعین پر سخت طعن و تشنیع کرتا تھا اور بہت ہی بے ادب اور جری زبان دراز اور ائمہ پر طعن و تشنیع کرتے تھے بالخصوص امام الائمہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں اسی زمانے میں اس مدعی حافظ عصر فی الحدیث نے حنیفہ کے ساتھ مناظرہ کا اعلان کر رکھا تھا پس حضرت شیخ انور شاہ رح کا نواح دہلی میں تشریف لے جانے کا اتفاق انہیں دنوں میں ہوا پس حضرت شیخ مناظرہ کے لئے اس کی طرف تشریف لے گئے پس حضرت شیخ انور شاہؒ ایسی مجلس جو علمائے سے بھری ہوئی تھی حضرت شیخ رح نے علی رؤس الاشہاد اعلان فرمایا اور کہا کہ اے مدعی تیرا جو جی چاہے فقہ و حدیث وغیرہ کا سوال کر میں جو بھی جواب دوں گا وہ میرا اجتہادی جواب ہوگا پس میں اس زمانہ کا مجتہد ہوں[2] لیکن یہ عجیب اتفاقات سے ہے کہ میرا اجتہاد شریعت اسلامیہ کے سارے مسائل میں امام ابو حنیفہ رح کے اجتہاد کے موافق ہے پس جو تیرا جی چاہے پوچھ لے انشاء اللہ تعالیٰ نادر اور عجیب جواب پائے گا پس مدعی حافظ عصر فی الحدیث سیاہ رو اور ساکت رہ کر سرنگوں ہوگیا پس مدہوش اور مبہوت ہوگیا ایک لفظ

---

[1] دہلی کے اطراف سے مراد شہر میرٹھ ہے یہ روایت مولانا اعزاز علی صاحبؒ کی ہے جو اس کے عینی شاہد ہیں جس کو مولانا انظر شاہ صاحب نے اپنی کتاب نقش دوام میں ص۱۲۶ پر مفصل بیان کیا ہے فلینظر ثمہ[2] درحقیقت حضرت شیخ مدعی اجتہاد نہیں تھے بلکہ یہ تبکیتاً اور الزاماً فرمایا تھا۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بھی نہ بول سکا پس حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے
کہ تم مدعی اس بات کے ہو کہ میں حافظ حدیث ہوں اور اپنی زبان دانی
کے ذریعہ لوگوں میں افتراق اور بغض و حسد کا بیج بوتے ہو۔ افسوس کیا
تم نے حافظ کبھی دیکھا ہے کیا تم میں حافظ کی قدر کی آزمائش کی طاقت ہے
پس یہ قرآن جو کتاب اللہ ہے اس کے بعد اصح الکتب بعد کتاب اللہ
الصحیح البخاری ہے پس کتنی احادیث آپ نے حفظ کی ہیں اور کتنے علوم
اس کے بارے میں آپ کو محفوظ ہیں پس آپ صحیح بخاری شریف کو حفظ
پڑھ کر سناتے یا میں پڑھ کر سناؤں تو اس مدعی نے کہا کہ آپ ہی
پڑھ کر سنائیے اس پر حضرت شاہ صاحبؒ نے فرمایا کہ سن اے مدعی
پس شیخ نے صحیح بخاری کے شروع سے حفظ پڑھنا شروع کیا گویا
کتاب بخاری آپ کے سامنے کھلی ہوتی ہے یہاں تک کہ آپ نے چند
اوراق بخاری شریف کے مسلسل پڑھ دینے کے بعد فرمایا کہ اتنا تجھ کو
کافی ہے یا اور زیادہ کروں اس طرح عقول اور فحول علماء کو حیرت میں
ڈال دیا اور شیخ نے فرمایا کہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ ایک آدمی حفظ
حدیث کا مدعی اور فقہ فی الدین کا مدعی ہوتا ہے اور اس کی زبان
درازی ائمہ دین پر طعن زن ہوتی ہے حالانکہ اس کا سرمایہ علم کل کا کل
یہ ہے جو تمہارے اور سب مسلمانوں کے سامنے ہے پس اس مدعی کو
سب حاضرین کے سامنے رسوا ہونا پڑا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی وقت
پوشیدہ طور پر مجلس سے بھاگنا پڑا پس اس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں
کو اس مدعی کے شر سے مسلمانوں کو نجاۃ عطا فرمائی حضرت شیخ انور
قدس سرہٗ کی برکت سے فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

للہِ رب العلمین اس واقعہ کی وجہ سے دور دراز تک حضرت شیخ کی شہرت ہوگئی فراغت کے بعد یہ سب سے پہلا مناظرہ تھا اس کے بعد کتنے ہی حیرت انگیز واقعات جو امت مسلمہ پر بڑے احسانات تھے پیش آتے رہے [1]

واقعہ اخری تشمل علی نمازج من علوم صدرۃ رحمہ اللہ عند قدوم الشیخ العلامۃ السید رشید رضا المصری بدار العلوم الدیوبندیۃ

قدم العلامۃ الفاضل السید رشید رضا مدیر مجلۃ المنار وصاحب التفسیر الی دار العلوم الدیوبندیۃ سنۃ ۱۳۳۰ھ فانعقدت عند قدومہ حفلۃ ترحیب فسأل ھذا الفاضل من احد اساتذۃ الجامعۃ الدیوبندیۃ قبیل انعقاد الحفلۃ عن طریقۃ درس الحدیث بھا فاجابہ اذا فرغ القاری من قراءۃ الحدیث یبین الشیخ ما یتعلق بہ من المباحث العلمیۃ والنکات الرائعۃ فان کان الحدیث متعلقا بالاحکام الفروعیۃ الفقہیۃ یبین الشیخ مذاھب الائمۃ و اولتھم فان کان مذھب الامام الکوثی فخالفا من الحدیث فی بادی الرای یوفق مذھبہ بہ و یبین تطبیق المذھب بالحدیث فاستبعد ذالک ھذا الفاضل وتعجب منہ فقال وھل ذالک فی کل حدیث فقال نعم فاستنکروا واستشکل ھذا الصنیع وقال ھل الحدیث حنفی وکیف یمکن ذالک وھل ھذا الا عصبیۃ مالھا من سلطان فانعقدت حفلۃ وکان الشیخ

---

[1] نفحۃ العنبری حیاۃ امام العصر الشیخ انور تالیف محمد یوسف بن السید محمد زکریا البنوری ص ۶۹-۷۰

رحمه الله اراد ان يشهد بما وحكيت له فى اثناء طريقة هذه الكلمة
ولعل الشيخ اراد القاء شئ مما زوره فى نفسه ملاءما لاكرام الضيف
ولكن تبدل رايه واراد ان يلقى كلمة تكشف له الستر عن تلك
الطريقة السنية الفائقة فأخذ الشيخ فى البيان بعربية نافعة
فصيحة فكان كالبحر الذخار او الغيث المدرار حتى وقع ذالك فى
قلب الشيخ رشيد رضا وازيح ما افتعله فى صدره حتى قام واعترف
بما آثر الشيخ رحمه الله وتاثره من علومه وفضائله ومدحه مرحا
سنيا واثنى عليه ثناء وافيا واقربان تلك الطريقة طريقة حسنة
مثلى وقال فى مقالة طويلة القاها لو لم ارهذه الجامعة العلمية
ومثل هؤلاء والاحبار والاعلام لرجعت من الهند حزينا ولما رجع
الى مصر صدع بكل ذالك فى جريدته المنار ومما قال فى جريدة
المنار علانى رايت فى مدرسته ديوبند التى تلقب بازهر
الهند نهضة دينية علمية جديدة ارجوان يكون له نفع
عظيم وقال ما قرت عينى لشئ فى الهند كما قرت برويته
مدرسة ديوبند ولا سررت لشئ هناك كسرورها بما لاح لى من
الغيرة والاخلاص فى علماء هذه المدرسة
وكان كثير من اخوالمسلمين فى بلاد الهند
المختلفة يذكرون لى هذه المدرسة
ويصف رجال الدنيا منهم علماءهما
بالجمود والتعصب ويظهرون رغبتهم فى

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اصلاح تعیم نفعها وقد رایتهم ولله الحمد فوق جمیع ما
سمعت منهم من ثناء و انتقاد الی آخر ما قال فذ ونک الآن
ملتقطات تلک المقالة المرتجلة الرائقة وتلک الکلمة الرائعة
التی القاها الشیخ رحمه الله فی تلک المحفلة وهی تحتوی علی
جواهر غالیة من الفقیه هدی الشیخ النعقبه العارف القطب
الکنکوهی رحمه الله رشحة من مآثر الشیخ الحجة العارف مولانا
القاسم النانوتوی رحمه الله ونوحة من مناقب الشیخ الامام
الشاه ولی الله الدهلوی رحمه الله وتذکرة اولاده وفیها ایضاح
تنقیح المناط وتخریج المناط وتحقیق المناط مع الشواهد والامثلة
بتنقیح وتحقیق اینق وفیها البحث علی حدیث القلتین والکشف
عن مسألة الفاتحة خلف الامام وحل العقدة عن مسألة رفع
الیدین والتامین وصلوة الکسوف وبیان اصول الائمة الاربعه
وطرق استدلالاتهم وبیان ان الحق فی موضع الاجتهاد واحد
ام متعدد وغیرها من الاشارات باجمال موضح واختصار
معجب موهب قال الشیخ رحمه الله الحمد لله وکفی وسلام علی
عباده الذین اصطفی امّا بعد یقدم الخویدم فی الحضرة السامیه
تحیة الاسلام حیاکم الله تعالی انّا آلمنا منکم مخائل الکرم والاغتناء
بحالنا احسنا بنهضته اسلامیة عطفت علیکم وعلینا وانا احوج الیکم
منکم اینا هؤلاء اساتذتی واکابری وذخائری عند الله فی یومی
وغدی امرونی بان امثل لکم شکرا علی اسداء الخیر وتشریفکم
ایانا بالقدوم المبارک احسن الله الیکم والینا ورفع درجاتکم

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فى الدين والدنيا والاخرة آمين وبه نستعين مولانا ان
حديثنا حديث ذو شجون والشئ بالشئ يذكر ان بلادنا
هذه على شقة بعيدة ومسافة شاسعة من بلاد الاسلام كالعراق
والشام ومصر فكانت شعائر الاسلام على وهى ومنائر العلم
على خفاء الا ماشاء الله وقليل ماهم وان عصابتنا هذه
عصابة على طريقة قديمة ليست بحديثة اسنادنا فى الدين
متصل بالصدر الكبير والبدر المنير والامام الشهير الشيخ الاجل
ولى الله بن عبد الرحيم الفاروقى الدهلوى وحال الشيخ اظهر
من ان يذكر فقد شرقت تصانيفه وغربت لكن لبعض احوال
الشيخ يحتاج الى اخبار شفاهية وواقعات تلقيا من مشائخنا
كان من امر الشيخ رحمه الله انه اتقن العلوم الدينية
ومبادئها اولا على والده العلامة الشيخ الهمام عبد الرحيم ثم رحل
الى الحرمين زادهما الله شرفا وتكريما واستفاد من علمائهما
وفقهائهما ولازم الشيخ ابا الطاهر الكردى فى الحديث واجتهد
فيه حتى صار لو مطر والكتب فى الباب وكان الشيخ ابو طاهر
يقول تلقنت الالفاظ منا وتلقنا المعنى منه يريد بذالك تبيين
ملاحظة الحديث وتعيين مراد الشارح ثم رجع الشيخ ولى الله
الى بلاده واشتغل باصلاح ما افسد الناس من سنة النبى الكريم
صلى الله عليه وسلم وكان الله اودع فى صدره نورا ينظر به
عواقب الامور فتفرس انه تقوم الحرب بين الحق والباطل
فاستعد رحمه الله للدفاع عن الدين والذب عنه مما

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اعلم لذالک ان ترجمة القرآن العزیز سماه فتح الرحمٰن جرده
عن [redacted] یتیمات باسرها اراد بذالک تمهید التوحید ثم شرح
المؤطا مالک رحمه الله وسماه المسوی علی طریقة فقهاء الحدیث مع تحقیق
المناط وتنقیحه وتخریجه اراد بذالک ما اصطلح علیه علماء الاصول
فتحقیق المناط ان یصدر حکم من الشارع فی صورة جزئیة ثم یثبت ویحقق
ذالک فی سائر الجزئیات من نوع تلک الصورة مثاله تقویم جزاء الصید فتعرف
القیمه فی جزئی جزئی هو تحقیق المناط ولیس ذالک بقیاس فلذا یشترک
فیه الخاص والعام ولا یحتاج الی الاجتهاد وتنقیح المناط ان
یصدر حکم من الشارع فی صورة قد اجتمعت هناک امور والفقت
لبعض تلک الامور مناط ذالک الحکم وبعضها لا دخل لها فیه
فتعرف الامر الذی هو العلة تنقیح المناط مثاله ما فی الحدیث
عن ابی هریرة رضی الله عنه قال انی رجل النبی صلی الله
علیه وسلم فقال هلکت قال ما شانک قال وقعت علی امرأتی
فی رمضان قال فهل تجد ما تعتق رقبة قال لا قال فهل تستطیع
ان تصوم شهرین متتابعین قال لا قال فهل تستطیع ان تطعم
ستین مسکینا قال لا الحدیث فنقح ابو حنیفه ومالک مناط
ذالک الحکم وجوب الکفارة کون ذالک الفعل مفطرا کان
جماعا کما فی هذه الصورة او اکلا او شربا بعد ان یکون عمدا
فکونه جماعا فی هذه الصورة امر اتفاقی کسائر الاتفاقات
وذهب احمد والشافعی الی ان المناط هو کونه جماعا فلا
یعدی الحکم الی الاکل والشرب واحتج بحدیث آخر عن ابی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من افطر يوما من رمضان فى غير رخصة رخصها الله لم يقض عنه صيام الدهر وحمله على الاكل والشرب عامدا وقال لم يقض عنه صيام الدهر۔

وتخريج المناط ان يصدر حكم من الشارع فى صورة تجتمع هناك امور يصلح كل واحد للعلية فيرجح المجتهد امرا من بين تلك الامور للعلية ويجعله مناطا مثاله حديث النهى عن الربا فى الاشياء الستة اجتمع هناك امور القدر والجنسية والطعم والثمنية والاقتيات والادخار فذهب ابو حنيفة الى ان مناط الحكم هو الوصف الاول والشافعى الى انه الثانى ومالك الى انه الثالث على ما اوى اليه اجتهادهم فالفرق بين تحقيق المناط وتخريجه ان فى الاول اجتمعت امور لادخل لها مع المناط فنقح المجتهد المناط وفى الثانى اجتمعت امور كل منها صالح لان يكون مناطا فرجح المجتهد احدها لان يكون مناطاً وتنقيح المناط وتخريجه وظيفة المجتهد يزاحم فيه بعضهم بعضا۔ ومن الامثلة فيه ايضا حديث مفتاح الصلوة الطهور وتحريمها التكبير وتحليلها التسليم فذهب اكثر الائمة الى ركنية صيغة التكبير والتسليم وخرج ابو حنيفة المناط فيه كون الاول ذكرا مشعرا بالتعظيم وكون الثانى خروجا بصنع المصلى وقال بفرضية هذين لكن ثبت مواظبة النبى صلى الله عليه وسلم على صيغة التكبير وصيغة التسليم فليكونا واجبين

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وقد التزم الشيخ ابن الهمام وجوب صيغة التكبير والمشهور
انه سنة وقد تحقق فيهما الذكر المشعر بالتعظيم والخروج
بصنع المصلى تحقق الكل فى الجزئ فليكونا فرضين وعلى هذا
القياس امثلة كثيرة فهذا ما راعاه الشيخ ولى الله فى شرح
المؤطا واختار فيه ايضا فقها جامعا وقد حقق الشيخ ايضا فى
كتابه الانصاف فى بيان اسباب الاختلاف وعقد الجيد فى مسائل
الاجتهاد والتقليد ان الحق فى موضع الاجتهاد متعدد وحكاه
عن الائمة الاربعة وارتضاه واريد بموضع الاجتهاد ان لا
يكون هناك كتاب ولا سنة متواترة فالحق هناك متعدد واذا كان
هناك قاطع فليس بموضع اجتهاد والحق هناك واحد وهو الموافق
لذالك القاطع فمن وافقه وافق الحق ومن خالفه خالف الحق۔

وصنف الشيخ رحمه الله فى حكم التشريع والعقائد الحقة
تصانيف صارت لكل آت نبراسا ومقياسا منها البلغة والبدور
البازغة والتفهيمات الالهية والخير الكثير وغير ذالك ثم تبعه
على ذالك اولاده واحفاده فمن اولاده الشيخ الاجل والصدر الاكمل
الشيخ عبد العزيز ثم الشيخ رفيع الدين ثم الشيخ عبد القادر ثم خلف الشيخ
عبد العزيز حفيده مفيد العصر ومسنده المشتهر فى الآفاق الشيخ محمد اسحٰق
وابن اخيه محى السنة العلامة الجليل الشيخ محمد اسمٰعيل وكان الشيخ عبد العزيز
يتلوا الحمد لله الذى وهب لى على الكبر اسماعيل واسحاق نفع الله بهما
هذه البلاد ودارس الشيخ محمد اسحٰق حديث النبى صلى الله عليه وسلم
فصار رحلة الاقطار وصنف الشيخ محمد اسماعيل كتبا فى الفرق بين
السنة والبدعة الظلماء فاحى السنة حين كانت اميتت وماتت شهيدا رحمه الله وقد

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تلمذ على الشيخ محمد اسحق شيخ مشا يخنا الشيخ عبد الغنى صار مدار الرواية فى عصره وارتحل آخرا الى المدينة الطيبة وصار مسند تلك البلاد وكثر الاخذ عنه هناك له

وتلمذ على الشيخ عبد الغنى شمس الاسلام والمسلمين العارف الحافظ المحقق الشيخ محمد قاسم النانوتوى مؤسس هذه المدرسة العالية وباسنهاد الفقيه الحافظ المجتهد الولى الشيخ رشيد احمد صنف الشيخ محمد قاسم كتبا فى المعارف والحقائق وكتبا فى الرد على المخالفين من الماويين والدهريين فنفع الله به كثيرا وقد كنت انشأت هذه الاشعار فى منقبته قفايا صاحبى على الديار فمن دأب الشجى هو ازديار له وكثرت الفتيا وازدحمت المسائل على الشيخ رشيد احمد حين التبس الحق بالباطل فاجاب فيها بالصواب وكان فقيها مجتهدا فاخذنا ذالك اماما فى الاصول وهذا اماما فى الفروع وتنقح لنا منهما علم منقح بيضى ثم لما استولت الاجانب على هذه البلاد وقامت الحرب بين الحق والباطل اسس الشيخ محمد قاسم هذه المدرسة العالية فنفع الله بها كثيرا جزاه الله خير الجزاء وغاية المدرسة درس الحديث وتفقه الحديث وكان

---

٢ هذه مطلع قصيدة طويلة للشيخ رحمه الله فى مناقبه (منه)

لك سبحان الله ما ابدع حكمته فى بريته جاء الشيخ ولى الله بعلوم الحديث الى الهند ثم ذهب بها من الهند الى المدينة الطيبة عبد الغنى فاقبر ثم اعتبر فان الله حكما ومصالح خفية وقيقه غامضة فى خلقه وامره يخلق ما يشاء ويختار

یری ان المبادی ضروریة والضروری یتقدر بقدر الضرورة حتی
ان الشیخ رشید احمد حظر الفلسفة وحجر عنها فی بعض السنین
فی هذه المدرسة فهذا اسارنا وطریقة مشائخنا فی الحدیث وفقه
الحدیث طریقة معتدلة مثل بتوسطون بین الاطراف اربد بذالک
ان للائمة الاربعة اصولا اربعة اکثریة وذالک ان الامام مالکا
یاتسی بعمل اهل المدینة بل قدیر حجة علی الحدیث المرفوع
والشافعی یاخذ باصح مافی الباب واحمد یاخذ بالاصح والصحیح
والحسن والضعیف اذا کان ضعفه یسیرا ویجوز
هذا وذالک وعلی هذا وضع مسنده وابوحنیفة
یأخذ بهذه الاقسام وینزل الاحادیث علی محمل فلذا
کثرت التاویلات عند الحنفیة وکثرت الجروح علی الرواة عند
الشافعیة والشافعی رحمه الله اول من ابطل الاحتجاج بالمرسل
الا اذا اعتضد وامام ذالک الصنعة الامام البخاری رح قد اخذ اصل مالک
والشافعی رحمهما الله رکب بینهما فیاتی باصح مافی الباب ویراعی
مساعدة عمل السلف فلذا لم یات بحدیث یعارض حدیثا فی
فی کتابه ولم یخرج فی الکسوف الا حدیث الرکوعین مشیا علی اصله
واعتمد مسلم رحمه الله علی ثقة الرواة فاخرج حدیث ثلاث
رکوعات وحدیث اربع رکوعات بل حدیث خمس رکوعات
ایضا موقوفا علی امیر المومنین علی رضی الله عنه فالبخاری
قد انتقی وانتبع مسلم القاعدة فمشائخنا یتوسطون فی مثل هذا
لایاخذون بالتشدد ولا بالتساهل ویوجهون الاحادیث

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

المتعارضة بتوجيهات يكاد يقبلها من ليسمعها مثاله حديث
القلتين فقد رواه يزيد بن هارون وكامل بن طلحة وهدبة
بن خالد وابراهيم بن الحجاج عن حماد بن مسلمة وهؤلاء حفاظ
اثبات ورواة ثقات بلفظ اذا بلغ الماء القلتين او ثلاثا لم يحمل الخبث
فيقال فيه ان هذا ليس بتحديد شرعي فقد قال القلتين او ثلاثا
بالتنويع فهو تقريب واحالة على خلوص اثر النجاسة من جانب
الى جانب وذلك اصل مذهب ابي حنيفة وصاحبيه صرح به
الشيخ ابن الهمام والشيخ ابن تجيم وقد سلمت الاحاديث المتعارضة
لحديث القلتين كحديث النهي عن البول في الماء الراكد وحديث النهي
عن ادخال اليد في الاناء اذا استيقظ وحديث ولوغ الكلب في الاناء ومثاله ايضاً
احاديث القراءة خلف الامام فانهم لما استدلوا على ترك القراءة خلف الامام في الصلوة
بقوله تعالى واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون
ولقوله صلى الله عليه وسلم واذا قرئ فانصتوا وبحديث من كان
له امام فقراءة الامام له قراءة اولوا حديث لا تفعلوا الا بام القرآن فانه
لا صلاة لمن لم يقرء بها وذلك انه لم يصح في شان نزول الآية
شئ من الروايات فالعبرة لعموم اللفظ وايضا فقد روى البيهقي في
كتاب القراءة عن الامام احمد انه اجمع العلماء على ان هذه الآية
في القراءة في الصلوة وحديث اذا قرء فانصتوا حديث صحيح صححه
احمد بن حنبل ثم صاحبه ابو بكر الاثرم ثم مسلم في باب التشهد
من حديث ابي موسى الاشعري ولعله به على حديث ابي هريرة
ثم صححه ابن خزيمة والحافظ ابو جعفر ابن جرير الطبري

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

والحافظ ابو عمر ابن عبد البر والحافظ ابن حزم الاندلسی الظاهری ثم
الحافظ زکی الدین عبد العظیم المنذری ثم خاتم الحفاظ الحافظ ابن حجر
العسقلانی فی الفتح وهذا من حیث الاسناد واما من حیث عمل السلف والائمة
فقد عمل به جماعات من الصحابة ومالک واحمد وابو حنیفة والحدیث اذا
کان رواته ثقات ثم ساعدة العمل عمل السلف فهو صحیح بلا ریب لا
یقدح فیه قدح ولا یوثر فیه جرح وحدیث من کان له امام
فقراءة الامام له قراءة حکاه الشیخ ابن الهمام عن مسند احمد
بن منیع وصححه فان سنده علی شرط الشیخین ولم نقف الی
الآن علی علة فیه واسناده اخبرنا اسحاق بن یوسف الازرق
قال حدثنا سفیان وشریک عن موسی بن ابی عائشة عن عبد الله
بن شداد عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم الحدیث وقد ساعدة الموقوف عند الترمذی والمرسل
عند آخرین فاذن هو صحیح فوجه شیخ مشائخنا الشیخ رشید
احمد حدیث عبادة من طریق محمد بن اسحق وسیاقه لعلکم تقرؤن
خلف امامکم قالوا نعم یا رسول الله فهذه هذ قال لا تفعلوا الحدیث
فقال هذ دلیل الاباحة لا دلیل الوجوب وانهم کانوا یقرؤن لغیر
امر منه صلی الله علیه وسلم ولذا سأل لیقوله لعلکم تقرؤن خلف
امامکم فلما قالوا نعم قال فلا تفعلوا الا بام القرآن فانها سورة
متعینة من بین سائر القرآن لا غیر ها من السور فحمل النبی
صلی الله علیه وسلم اباحتها خلف الامام بکونها متعینة من بین
السور لا صلوة بدونه وظهر عدم کون الصلوة بدونها فی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حق الامام والمنفرد واثر ذالک فی الاباحۃ فی حق المقتدی ومسألۃ
الاباحۃ والکراھۃ مختلف فیھا عند الحنفیۃ وان النفی علی عدم
الوجوب وقالوا فی مسألۃ رفع الیدین وجھر آمین انہ قد صح الرفع
والجھر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعن الصحابۃ وقد صح ترک الرفع
باسناد صحیح عند ابی داؤد والاخفاء وقد صح ترک الرفع عن امیر المؤمنین
عمر وامیر المؤمنین علی رض وکذا صح الاخفاء بآمین عن جماعۃ من الصحابۃ
واسلف الصالح فلیکن کلا الامرین سنۃ وانما یبقی الشان فی الترجیح
ھذا الموفق للسداد فی المبدا والمعاد۔

ثم تلمذ علی الشیخ محمد قاسم شیخنا العدل الحجۃ مسند وقتہ الشیخ
محمود حسن متع اللہ المسلمین بطول بقاءہ وھو شیخ المدرسۃ الان وعلیہ
المدار فی الاسناد فی ھذہ البلاد وھو علی طریقۃ مشائخہ ساعدہ التوفیق
الالھی فی التوفیق بین المتعارضات وحل المشکلات مثالہ ما قال لی مرۃ
ان تعداد الرکوع فی الکسوف قد ثبت عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم لامر اختص بہ ولکن ارشد الامۃ الی وحدۃ الرکوع فقال صلوا
کاحدث صلوۃ صلیتوھا من المکتوبۃ فراجعتہ وقلت ان السادۃ
الشافعیۃ یحملون التشبیہ علی عدد الرکعتین لا علی وحدۃ الرکوع
فقال ان ھذا ھو جعل البدیھی نظریا فانہ اذا کان النبی صلی اللہ

لہ نفحۃ العنبر فی حیاۃ امام العصر الشیخ انور ص ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳
ص ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۲ تالیف محمد یوسف بن السید
محمد زکریا البنوری مطبوعۃ المجمع العلمی العربی بدمشق

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

علیہ وسلم قد صلی الکسوف بتعدد الرکوع بنفسہ علی اعین الناس
ورؤس الاشہاد وکانت لیشرع مقدار الرکوع للامۃ فلم ترک الاحالۃ
علی ما شاھدوہ وعدل الی التشبیہ بالصبح وماذاک الا ان
التعدد کان لعارض وارشد الامۃ الی المعروف فی الصلوٰۃ وللہ المونق
والمعین وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین انتہت تلک المقالۃ
البلیغۃ الجامعۃ لشتات المباحث النفسیۃ فاغتنمہما فانہا غنیمۃ
باردۃ[1] یہ مذکورہ اصل مقالہ نہیں ہے بلکہ اصل مقالہ کے ملتقطات
ہیں جن کو حاسدین نے توڑ مروڑ کر علماء دیوبند کی تنقیص بنا کر پیش کرنے کی
ناکام سعی فرمائی ہے حالانکہ حضرت شیخ محمد انور شاہ قدس سرہ اس ترجیب
کے وقت کل تیس سالہ عمر میں تھے فما ظنک بما ابدعہ تربیۃ الوقاوۃ
والی ای منزلۃ بلغت ہمۃ السامیۃ فی دورہ الاخیر فکان یزداد تضلع
وعلمہ ساعۃ فساعۃ ویبنج یوما فیوما وقد استکمل بعدہ نحو ہذا
العمر فلتکن علیٰ بصیرۃ الخ۔

ہمارے ایک محترم سلفی مولوی اسرائیل صاحب نے ایک کتاب
طلاق ثلاثہ کے متعلق تازہ لکھی ہے ہم نے اس کو بھی دیکھا مگر کوئی علمی
نئی بات نہیں دکھائی دی اور پھر جب امانتداری اور دیانتداری کا
فقدان ہی عام ہو جاتے جو چیز سلف صالحین کے یہاں قابلِ قدر تھی
وہ قابلِ مذمت قرار پاتے اس کے پیش نظر صرف کتاب مذکور کی صرف
ایک عنوان پر کچھ عرض کرتا ہوں کتاب مذکور کے صـ۱۴ پر ایک عنوان
ہے اساتذہ دیوبند کی درسی خصوصیات اس کے بعد علامہ رشید رضا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مصری کے دیوبند تشریف لانے کا ذکر دو سطروں میں اس طرح کیا ہے کہ علامہ مصری نے بعض اساتذہ دیوبند سے ان کی درسی خصوصیات کے بارے میں سوال کیا تو جواب ملا کہ فان کان مذھب الامام الکوثی من الحدیث فی بادی النظر الرای یوفق مذھبہ وبین تطبیق المذھب بالحدیث نفحۃ العنبر فی حیاۃ امام العصر الشیخ انور لمحمد یوسف البنوری یعنی اساتذہ دارالعلوم کی درسی خصوصیات میں یہ بات شامل ہے کہ جو حدیث نبوی بظاہر حنفی مذہب کے خلاف ہوتی ہے اس کو یہاں کے اساتذہ حنفی مذہب پر فٹ کر لینے کی تدبیر بتلاتے ہیں علامہ مصری نے اساتذہ دار العلوم کی اس درسی خصوصیت سے واقف ہوتے ہی متحیر ہو کر کہا کہ ھل ذالک فی کل حدیث کیا اساتذہ دیوبند ہر حدیث کے ساتھ یہی معاملہ برتاؤ کرتے ہیں اساتذہ دارالعلوم دیوبند کی طرف سے جواب ملا کہ نعم ہاں ہر حدیث کے ساتھ یہی معاملہ ہوتا ہے اساتذہ دارالعلوم دیوبند کی اس جرآت درسی خصوصیت کو دیکھ کر علامہ رشید رضا نے فرمایا دیوبند کے طریقہ درس پر علامہ رشید رضا کی تنقید اہل الحدیث حنفی کیا حدیث بھی حنفی مذہب کی مقلد ہو گئی کیا حدیث کا حنفی ہونا ممکن بھی ہے ھل ھذا الا عصبیۃ مالھا من سلطان یعنی یہ درس حدیث نہیں ہے بلکہ مقلدانہ عصبیت ہے ایسے طریقہ درس کے جائز ہونے پر کوئی شرعی دلیل نہیں ہے یہ ساری تفصیل نفحۃ العنبر میں موجود ہے انتہی ہم نے محترم سلفی صاحب کی پوری عبارت نقل کر دی ہے اور ہم نفحۃ العنبر سے ہی پورے مقالہ کے ملتقطات خلاصہ نقل کر چکے ہیں ناظرین نے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ملاحظہ فرمایا کہ اول تو فانعقدت حفلۃ وکان الشیخ رحمہ اللہ اراد
ان یشھد ھا وحکیت لہ فی اثناء طریقہ ھذہ الحکایۃ الخ سے صاف
ظاہر ہے کہ بعض مدرسین سے شیخ سید رشید رضا کا یہ مکالمہ جلسہ ترحیب
سے پہلے ہوا ہے دوسرے کسی ایک مدرس سے ہوا ہے جس نے
حضرت شاہ صاحب کو راستہ میں بتادیا جس کی وجہ سے شیخ نے اپنا
ارادہ بدل دیا اور بجائے اس مضمون کے کہ جو اپنے ذہن میں اکرام
ضیف کے مناسب تیار کیا تھا مضمون مذکور نہایت فصاحت و
بلاغت کے ساتھ عربی زبان میں فرمایا چنانچہ صاحب زادہ محترم
مولانا انظر شاہ صاحب دام مجدہ اپنی کتاب نقش دوام کے
ص۴۴۶ سے ص۴۶۲ تک پورے مقالہ کا لب لباب نہایت بہتر طریقہ
پر محفوظ کر دیا ہے جس کی ابتدا اس طرح ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد السلام
علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ آج کی اس تقریب کا پس منظر حاضرین کے
علم میں ہے جیسا کہ معلوم ہے کہ ہمارے مہمانِ مکرم علامہ رشید رضا
خوش قسمتی سے ہمارے درمیان تشریف رکھتے ہیں آپ قاہرہ
کی ممتاز شخصیت عالم اسلام کی نمایاں ہستی ہیں اور آپ کی
ذات گرامی سے جدید و قدیم تصورات کی تاریخ وابستہ ہے آپ کی
گوناگوں شخصیت اور مرقع علم و دانش کسی طویل تعارف کا محتاج نہیں
اور وقت بھی مختصر ہے اس لئے میں کسی طویل تمہید کے بغیر اس وقت
کے مناسب کچھ عرض کرنے کی جرأت کر رہا ہوں۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سب سے پہلے میں دارالعلوم دیوبند کے ارباب حل وعقد کا شکرگذار ہوں کہ انہوں نے مجھے اس وقیع اور پرتپاک تقریب میں کچھ عرض کرنے کا حکم دیا جس کی تعمیل میں اپنے لئے سعادت یقین کرتا ہوں اور مہمان مکرم کی بخی گفتگو سے مجھے محسوس ہوا کہ وہ دارالعلوم کے مسلک علوم وفنون میں اس کے امتیاز اس کے خصوصی ذوق ومشرب سے چندان واقف نہیں ہیں جس کی بناء پر ان کے لئے یہ حقیقت تقریباً مشتبہ ہے کہ فقہ حنفی کی حدیث سے مطابقت اور حدیث وقرآن کے سرچشموں سے اس فقہ کا استنباط واستخراج کس حد تک صحیح ہے اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اسی موضوع کو اپنی گذارشات کا عنوان بناکر کچھ عرض کروں الخ اردو داں حضرات اس مضمون کو نقش دوام ص۴۲۶ میں ہی ملاحظہ فرمائیں جو تقریباً ۱۶ صفحات پر مشتمل ہے۔

مصر کی معروف شخصیت علامہ رشید رضا صاحب المنار جن کے علم و فن اور خصوصی نگارشات سے ایک عالم واقف ہے شیخ عبدہٗ کے ان تلامذہ میں سے ہیں جنہیں عالم اسلام کی تاریخ کبھی فراموش نہیں کرسکے گی ندوۃ العلماء کے جشن علمی میں علامہ رشید رضا کو مدعو کیا گیا تو ایک مختصر وقت کے لئے دیوبند بھی تشریف لائے مصر کے اس دانشور نے دارالعلوم کا معائنہ کیا اس کے منہاج علم اور فکری سرمایہ سے قریبی واقفیت حاصل کی معلوم ہے کہ علامہ رشید رضا شافعی المذہب تھے اور احناف سے اس عام بدگمانی کے شکار تھے جو دنیائے اسلام

۱؎ نقش دوام ص۴۲۶، ص۴۲۷۔ از مولانا انظر شاہ صاحب دام مجدہٗ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

میں سیدنا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے قصداً پیدا کی گئی ہے خیر مقدمی
اجلاس میں شاہ صاحبؒ نے جو اس وقت دار العلوم کی صدارتِ
تدریس پر بھی فائز تھے ایک ارتجالی تقریر دار العلوم کے اندازِ فکر
مختلف فقہی مکاتیب میں فقہ حنفی کا تفوق حدیث و قرآن سے فقہی
سرچشمہ کی آبیاری شاہ ولی اللہؒ کا مجتہدانہ درس اور ان خصوصیات و
ممیزات کا مختصر بیان کیا جن کا حاصل یہ عظیم اسلامی ادارہ ہے
حضرت شاہ صاحبؒ کی یہ علمی و تاریخی تقریر آپ کے علمی تبرکات میں
مفصل دی جا رہی ہے۔ رشید رضا صاحبؒ کرسی پر جلوہ افروز تھے
اور حضرت شاہ صاحبؒ کا بحرِ علم تلاطم پذیر تھا دیکھنے والوں کا بیان ہے
کہ رشید رضا صاحب عربوں کے خصوصی انداز پر داد دیتے ہوئے
کرسی سے کھڑے ہوتے اور بار بار ان کی زبان پر یہ فقرہ آتا تھا واللہ
ما رأیت مثل ہذا العالم الجلیل قط کہ خدا کی قسم میں نے اس جیسا
عالم کبھی نہیں دیکھا یہی نہیں صاحب سوانح کی تقریر کے اختتام پر
رشید رضا نے جوابی تقریر کی اس میں فرمایا کہ اگر حنفیت یہی ہے
جس کا ذکر ابھی میرے سامنے مولانا انور شاہ صاحب نے کیا تو پھر
میں واضح اعلان کرتا ہوں کہ عمل کے لئے حنفیت کافی وافی ہے اور پھر
یہ تاثر وقتی بھی نہیں تھا مصر پہونچنے پر انہوں نے اپنے شہرۂ آفاق
رسالہ المنار میں غیر مبہم الفاظ میں لکھا تھا کہ اگر میں ہندوستان میں دار العلوم
نہ دیکھتا تو یقیناً اس ملک سے مایوس واپس آتا یہی نہیں بلکہ ان کا
یہ حقیقی تاثر ان کے قلم سے کبار تصانیف میں بار بار صفحہ قرطاس کو مزین

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کرتا رہا ہے امثال ھذہ المزایا والخصائص الحدیثیہ التی ذکرناھا کانت بین یدی العلامۃ الفاضل السید رشید رضا المرحوم حتیٰ صدع فی مقدمہ مفتاح کنوز السنۃ بکلمات صادقۃ حیث قال ولولا عنایۃ اخواننا علماء الھند بعلوم الحدیث فی ھذا العصر لقضی علیھا بالزوال من امصار المشرق فقد ضعفت فی مصر وشام والعراق والحجاز منذ القرن العاشر للہجرۃ حتی بلغت منتھی الضعف فی اوائل ھذا القرن الرابع عشر اھ [2]

یعنی یہاں تک کہ علامہ سید رشید رضا مرحوم نے مفتاح کنوز السنہ کے مقدمہ میں بیانگ دہل اس سچائی کا اعتراف کیا کہ اگر ہمارے اسلامی بھائی علمائے ہند کی عنایت علوم حدیث کے ساتھ اس زمانہ میں نہ ہوتی تو مشرق سے علوم حدیث کے زوال کا فیصلہ ہی ہو جاتا کیونکہ یہ علم مصر اور شام اور عراق و حجاز میں دسویں صدی ہجری میں ہی کمزور ہو گیا تھا یہاں تک اس چودھویں صدی ہجری میں ضعف اپنی انتہا کو پہنچ گیا انتہی۔

:: شیخ رشید رضا مصری شافعی کے علاوہ ایک دوسرے شہادت علامہ علی الیمنی ثم المصری حنبلی المذھب کی شہادت ملاحظہ ہو۔ مولانا محمد انوری لائلپوری کا بیان ہے کہ جس سال وہ دیوبند میں دورۂ حدیث شاہ صاحب سے پڑھ رہے تھے۔

---

[1] نقش دوام ص ۲۸۵، ص ۲۸۶ از صاحبزادہ محترم مولانا انظر شاہ صاحب دام مجدہ

[2] نفحۃ العنبر ص ۸۲-۸۳ تالیف مولانا محمد یوسف بن محمد زکریا البنوری

تو علامہ علی الیمنی ثم المصری جنہیں بے تکلف حافظ حدیث کہا جاسکتا ہے ہندوستان کی سیاحت کے لئے بمبئی وہاں سے سورت اور راندیر پہنچے راندیر مولانا مفتی مہدی حسن صاحب شاہ جہاں پوری سے ملاقات ہوئی علامہ علی حنبلی المذہب تھے اور اپنے فقہی مسلک میں جمود و تصلب کے حامی دارالعلوم اور اکابر دارالعلوم کے تذکرہ میں مفتی صاحب سے کچھ بشاشت قلبی سے نہ سن سکے اس سیاحتی سفر میں دلی آنکلے اور صدر بازار میں مولوی عبدالوہاب صاحب مشہور عالم اہل حدیث کے پاس فروکش ہوئے لیکن عجیب اتفاق ہے کہ اوقات صلوٰۃ کے بارے میں مہمان اور میزبان میں جدلی گفتگو کا آغاز ہوگیا شیخ علی صورتِ حال سے اس درجہ متاسف ہوئے کہ مولوی عبدالوہاب صاحب سے دل برداشتہ ہوکر دہلی میں کسی دوسری جگہ منتقل ہو گئے اور عام طور پر اس کا شکوہ کیا کہ مجھ مہمان کے ساتھ یہ معاملہ کیا گیا کسی صاحب نے انہیں دیوبند دارالعلوم دیکھنے کا مشورہ دیا لیکن شیخ علی کا خیال تھا کہ حنبلیت اور مسلک اہل حدیث میں یکسانیت اور قرب کے باوجود جب اہلِ حدیث ہی مجھے نہ برداشت کرسکے تو احناف کس طرح گوارا کریں گے شدید اصرار پر دیوبند کا قصد کیا دارالعلوم پہنچے تو مولانا حبیب الرحمٰن عثمانی نے پذیرائی میں کوئی تقصیر نہ ہونے دی اس زمانہ میں یمن کے کچھ طلبا بھی دارالعلوم میں پڑھتے تھے مولانا عثمانی نے نو وارد مہمان کی دل بستگی کے لئے ان یمنی طلبا کو بھی شیخ کی دل جوئی و میزبانی کی خاص تاکید کی دو ایک روز کے بعد یمن کے اس محدث علامہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نے اپنے رفقاء وطن سے کہا کہ علمائے دارالعلوم مکارم اخلاق کے حامل
ہیں دیکھئے مجھ نووارد سے درانحالیکہ سابقہ کوئی آشنائی نہ تھی
کس قدر فراخدلی و فراخ حوصلگی کا معاملہ کیا اور اختلاف
مسلک کے باوجود میزبانی میں کوئی فرق پیدا نہ ہوسکا
مولوی محمد یحییٰ یمنی طالب علم نے مناسب تقریب سے یہ دیکھ کر
کہ علامہ علماء دارالعلوم سے متاثر ہیں عرض کیا کہ علمائے دیوبند
کے جس طرح اخلاق وسیع وبلند ہیں ایسے ہی ان کا علم وفضل
بھی مستند اور دانش وبینش بھی بے نظیر ہے شیخ اس پر بولے کہ
اسے تو جانے دیجئے یہ غریب عجمی علم وتبحر کو کیا جانیں حسن اتفاق کہ
اس زمانہ میں دارالعلوم کے ترجمان القاسم میں شاہ صاحب کا وہ
مرثیہ شائع ہوا تھا جو عارف باللہ حضرت شاہ عبدالرحیم رائپوری
خلیفہ ارشد حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے سانحۂ وفات پر
کہا گیا تھا مولوی یحییٰ کے ہاتھ میں موجود اس رسالہ کو لے کر شیخ علی نے
مطالعہ کیا تو فرمایا کہ ان اشعار سے عرب جاہلیت کی بو آتی ہے اور
یہ معلوم ہونے پر کہ موجودہ وقت میں مرثیہ گوہی دارالعلوم دیوبند میں
بخاری وترمذی کا درس دے رہے ہیں شیخ علی نے سبق میں شرکت
کا خیال ظاہر کیا اگلے روز وہ یمنی طلباء کے ساتھ درس میں تشریف
لے گئے سوء اتفاق کہ درس میں آج کسی مسئلہ پر ابن تیمیہ پر ہی
رد ہو رہا تھا شاہ صاحبؒ نے شیخ علی کی رعایت کرتے ہوئے عربی میں
تقریر کی شیخ ابن تیمیہ کے غالی معتقد رد و قدح جواب وجواب

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الجواب کا دروازہ کھُل گیا مصری محدّث ایک ہفتہ تک درس میں شرکت کرتے رہے پہلا تاثر یمنی طلبا کے سامنے آیا کہ میں نے شام سے ہندوستان تک کا سفر کیا اکثر بلاد اسلامیہ کی سیاحت کر چکا ہوں خود مصر میں صحیحین کا درس دیا لیکن اس شان کا عالم میری نظر سے نہیں گذرا میں نے انہیں خاموش کرنے کی بہت کوشش کی مگر ان کا ضبط و اتقان تبحّر و جامعیت بے نظیر ہے اور جس روز شیخ دیوبند سے روانہ ہونے لگے تو طلبا کے مجمع میں اعلان کر رہے تھے کہ

لو حلفت انه اعلم من ابی حنیفة لما حنثت مگر حضرت شاہ صاحب کا انکسار و فروتنی اس دقیع تعریف کو برداشت نہ کر سکی شیخ کے اِن تاثرات کا علم ہوا تو بعد عصر طلبا کو روک کر مسجد میں فرمایا کہ شیخ علی مصری نے ہمارے بارے میں مبالغہ سے کام لیا امام اعظمؒ کے مدارک اجتہاد اس قدر بلند ہیں کہ ہماری وہاں تک رسائی بھی نہیں[1]

اولئک آبائی فجئنی بمثلهم ٭ اذا جمعتنا یا جریر المجامع

خدا کا شکر ہے کہ ہمارے اکابر دیوبند سب ہی اپنے اپنے وقت میں علم و عمل فضائل و مناقب کے اعتبار سے آفتاب و مہتاب ہوتے ہیں حضرت نانوتویؒ۔ حضرت گنگوہیؒ۔ حضرت شیخ الہندؒ حضرت مولانا یعقوب صاحبؒ حضرت مفتی عزیز الرحمٰن صاحبؒ حضرت شاہ صاحبؒ، حضرت تھانوی صاحبؒ

---

[1] نقش دوام ص ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰ از تالیفات صاحبزادہ محترم مولانا انظر شاہ صاحب مسعودی دام مجدہٗ [2] نطق انور جلد اول مرتبہ حضرت مولانا سید احمد رضا صاحب بجنوری دام مجدہ العالی ص ۱۲

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت مفتی کفایت اللہ صاحبؒ۔ حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانیؒ۔ حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنیؒ وغیرہ وغیرہ حضرات کے علمی وعملی کمالات قریبی دور میں ہمارے مشاہدے سے گذر رہے ہیں اور الحمدللہ ان کے بعد موجودہ دور کے ارباب فضل وکمال بھی علوم نبوت کے افادہ وافاضہ کی گراں قدر خدمات میں لگے ہوئے ہیں۔ کثر اللہ امثالھم وما ذالک علی اللہ بعزیز

حررہ نیاز محمد عفی عنہٗ ۲۲ رجب المرجب ۱۳۷۹ھ ہجری

غیر مقلدیت اور عدم تقلید شخصی کی خطرناکی

کمال نمبر ۶۲

ایک روز یہ کمترین حضرت صاحبؒ کی خدمت میں حاضر تھا کہ اس اثنا میں ایک شخص نے آپ سے مسئلہ تقلید شخصی کی بابت دریافت کیا کہ حضور والا آپ تقلید شخصی کی نسبت اور جو لوگ تقلید شخصی کے قائل نہیں ان کی نسبت کیا فرماتے ہیں آپ نے اول تو اس کے جواب میں یوں ارشاد فرمایا کہ میاں ہم تو کوئی مولوی نہیں درویش نہیں ایک عاجز بندے اس کے ہیں مسائل کا حل کرنا علماء کا کام ہوتا ہے چنانچہ ہمارے ہاں مولوی خلیل الرحمٰن صاحب ومولوی سراج الدین وعبد الرحیم وغیرہ موجود ہیں ان سے دریافت کرو یہ کام ہمارا نہیں ہے اس کے بعد جبکہ سائل نے زیادہ ہی اصرار کیا تو آپ نے علی الاعلان تمام مجمع میں مسئلہ مذکور کی نسبت ارشاد فرمانا شروع کیا کہ میاں تم نے کوئی مقلد بھی آج تک اولیاء اللہ دیکھا ہے بغیر تقلید شخصی کے کسی کا کام نہیں چلتا ہم غیر مقلدین کو برا بھلا تو نہیں کہتے وہ بھی آخر کار اللہ کے بندے ہیں لیکن ہاں ان کو بے ادب اور گستاخ ضرور جانتے ہیں اتنا فرما کر آپ نے اپنا ایک مکاشفہ بیان فرمایا کہ ایک دن ہم مراقبہ میں مدینہ شریف جا پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ تمام روئے زمین کے اولیاء اللہ کی روحیں رسول خدا کی کچہری میں اس ترتیب سے تشریف فرما

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہیں کہ اول تو خلفاء اربعہ رضی اللہ عنہم ان کے بعد تمام صلحاء
کاملین درجہ بدرجہ موجود ہیں جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
روبرو میں پہنچا تو حضورؐ نے کل کو مخاطب کرکے فرمایا کہ انبالہ والے
مست کو بھی جگہ دو چنانچہ خود حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم کے ارشاد کے بموجب سب اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ نے
مجھ کو جگہ دے دی اور میں بیدھڑک حضرت رسولِ خدا کی
روبرو جا بیٹھا اور توجہ لینے لگا میں نے جب زیادہ غور کرکے دیکھا
تو معلوم ہوا کہ حضرت کے سینۂ مبارک سے چار نور کی نہریں ایک ایک
خلیفہ کی طرف رواں ہیں اور ان سے تمام اولیاء اللہ سیراب ہو رہے
ہیں اسی اثناء میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا
تاج مبارک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیا اور فرمایا کہ تو کل
شاہ کے سر پر تبرکاً رکھدو چنانچہ رکھدیا گیا مگر میں ڈرتا تھا پھر
اُتار کر واپس لے لیا اور مجھ کو حضرت رسول کریم نے خود اپنے ہاتھ
پر بیعت کیا اور خلافت عطا فرمائی تو اس کا کیا سبب تھا وہ یہ سبب
تھا کہ ہمارا سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
عنہ کی طرف منسوب ہو کر صدیقیہ اویسیہ مشہور ہے الحاصل
جبکہ میں اس کیفیت کا مشاہدہ کر چکا تو روضۂ شریف کی جالیوں
میں نظر کرکے دیکھا کیا دیکھتا ہوں کہ مولوی نذیر حسین صاحب
دہلوی بمعہ اپنے فرقہ کے آدمیوں کے روضۂ شریف کے باہر تشریف
فرما ہیں مگر اسی طریق سے کہ مولوی صاحب آگے امام کی طرح

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اور پیچھے ان کے تو البعین صف باندھے اُستادہ ہیں اور مولوی صاحب کا کچھ خستہ سا حال ہے اور ایک آیتہ قرآن شریف کی پڑھ کر روتے ہیں اور جب وہ انذر آنے کا ارادہ کرتے ہیں تو حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہایت سخت دھمکی دے کر فرماتے ہیں کہ اَندر مت آؤ تم بڑے سخت بے ادب اور گستاخ ہو۔ اب تم اس حکایت سے سمجھ لو کہ غیر مقلدی اور تقلید شخصی کس کو کہتے ہیں۔

فے: اس حکایت سے حضرت صاحب کا انکسار اور علم لدنی تو اظہر من الشمس ہے لیکن اس حضرت کے مشاہدے سے مولانا نذیر حسین صاحب کے فرقہ وھابیہ کی جس کو غیر مقلدی سے تعبیر کرتے ہیں حقیقت بھی کھل گئی اور نیز یہ بھی واضح ہو گیا کہ متقدمین حضرات میں کل بزرگانِ دین مقلد ہی گذرے ہیں اور اگر بعض محدثین مثل امام شوکانی وغیرہم نے تقلید نہیں بھی کی تو وہ اس وقت کے غیر مقلدین کی طرح گستاخ اور بے ادب نہ تھے بلکہ بڑے صاحب تحقیق اور پرہیز گار عالم تھے اور فی زمانہ تو تقلید بغیر کسی کا کام نہیں چلتا چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ دہلوی نے حجۃ اللہ البالغہ میں تقلید شخصی کو واجب لکھا ہے اور متقدمین میں حضرت مولانا امام شہاب الدین سہروردیؒ اور حجۃ الاسلام امام غزالیؒ اور قطب ربانی محبوب سبحانی وغیرہم تقلید کے از حد قائل ہیں بلکہ خود مقلد تھے پھر فرمایئے کہ اس زمانہ کے علماء کیا ان حضرات سے بھی زیادہ تحقیق رکھتے ہیں چنانچہ واقعی یہ حضرت صاحب کا فرمانا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بالکل صحیح ہے کہ کوئی غیر مقلد اولیاء اللہ نہیں ہوا دیکھئے حضرات چشتیہ میں حضرت قطب عالم عبدالقدوس گنگوہی علیہ الرحمۃ اپنے مکتوبات میں اور امام ربانی مجدد الف ثانی سرہندی اپنے مکتوبات میں تقلید شخصی کو واجب لکھتے ہیں بلکہ نقل مذہب کو الحاد فرماتے ہیں ہاں البتہ جو اشخاص غیر مقلدین میں باادب ہیں اولیاء اللہ اور ائمہ دین کو سب وشتم سے یاد نہیں کرتے ان کو برا کہنا ہمارے اہل سنت والجماعۃ کے ہاں زیبا نہیں جیسا کہ حضرت صاحب نے بھی فرمایا کہ ہم ان کو برا نہیں کہتے آخر وہ بھی اللہ کے بندے ہیں مگر گستاخ ضرور جانتے ہیں لہذا ہم کو بھی عقائد میں کیا اور اعمال میں کیا اپنے حضرت قبلہ کی اتباع کرنا لازم ہے مرید جب تک اپنا عقیدہ شیخ کے موافق نہ بنا دے اس کو کچھ حاصل نہیں ہوتا دوسرے حضرت صاحب (سائیں توکل شاہؒ) کا یہ مشاہدہ بحالت فنافی الرسولیت معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس وقت پورے فنافی الرسول تھے اسی واسطے باعتبار حقیقت محمدی کے آپ کو تاج تبرکاً عطا ہوا تھا کیونکہ اللہ کے فضل سے آپ کو ولایت محمدی حاصل تھی امتی ہوکر یہ مرتبہ حاصل ہونا آپ کا خاصہ تھا تیسرے حضوری رسول آپ کو ہر وقت رہتی تھی بلکہ بعض اوقات غلبہ حال میں آپ کی زبان سے نکل جاتا تھا کہ ہماری روح تو ہر وقت مدینہ شریف ہی میں پڑی رہتی ہے جس سے معلوم ہوا کہ آپ ضرور صاحب حضور کامل التقویٰ دل تھے واقعی ایسے شیخ کی نسبت قلبی متعدی ہوتی ہے فافہم واللہ تعالیٰ اعلم[1]

---

[1] الہامات غیبی معروف بہ کمالات توکلی کا پہلا حصہ ان تالیفات سید شاہ اکرام حسین صاحب نقوی نقشبند توکلی رح صفحہ ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کمال[1] ایک روز بندہ (اکرام حسین) حسبِ اتفاق حضرت مولانا رشید
احمد صاحب محدث گنگوہیؒ کے ہاں حاضر تھا کہ اثنار گفتگو میں حضرت
مرشدنا شاہ توکل شاہ صاحب نوراللہ مرقدہٗ کے کمالات ظاہری و باطنی کا
بھی ذکر آگیا تو میں نے مولانا مرحوم سے شغل سلطان الاذکار جس کو شغل سرمدی
بھی کہتے ہیں دریافت کر بیٹھا مولانا صاحب نے میرا ہاتھ پکڑ کر حجرہ میں لیجاکر
یہ فرمایا کہ میاں شغل سرمدی یا تو حضرت قطب عالم پر کھلا تھا یا آج
اس شغل کے کرنے والے شاہ صاحب ہیں دوسرا کوئی نہیں دعویٰ خواہ
کوئی کرے اللہ بس باقی ہوس فے دیکھتے جناب ہمارے حضرت صاحب
ایسے مسلم الثبوت شیخ وقت تھے جن کو مولانا رشید احمد صاحب جیسے پایہ
کے عالم بھی مانتے تھے حتیٰ کہ سلطان الاذکار کی نسبت آپ کا یہ فرمانا
کہ فی زمانہ اس شغل کا کرنے والا سوا شاہ صاحب اور کوئی نہیں یہ
تھوڑی تعریف نہیں نافہم اور شغل بھی وہ شغل جس کی نسبت مولانا
روم علیہ الرحمہ مدعی ہو کر فرماتے ہیں۔ شعر۔ چشم بند و گوش بند و لب بہ بند
گر نہ بینی سر حق برما بخند میں اس کی بابت مختصراً سابق میں بھی بیان
کر چکا ہوں یہاں اتنا اور زیادہ لکھتا ہوں جس کو میں ظاہر کرنا نہیں
چاہتا تھا مگر بامر مجبوری لکھنا پڑا وہ یہ کہ حضور والا نے مرض الموت میں
مجھ کو دو چیزوں کی بالخصوص شب کے وقت اجازت عطا فرمائی تھی۔
ایک تو یہ کہ سید کرنالی تو سید ہے تجھ کو ہم اللہ کے نام بتانے کی اجازت
دیتے ہیں اور دوسری سلطان الاذکار کی اجازت دیتے ہیں اس کو
کیا کر اس میں بہت کچھ کھلتا ہے اور ہم اس شغل کی اجازت ہر کس و ناکس
کو نہیں دیتے ——— [1] عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

دیتے مگر اس وقت حکم تھا جو بتلا دیا گیا اس کے بعد فرمایا اچھا صاحبزادہ کرو اللہ کے سپرد جس سے ہم لوگوں کو گمان ہوتا تھا کہ بس اب حضرت کا وصال قریب ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا واللہ تعالیٰ اعلم [1]

کمال نمبر ۱۱ جناب سید رستم علی شاہ صاحب انبالویؒ سے مسموع ہوا کہ علاوہ اور محنت و مجاہدہ کے ایک شغل حضرت صاحب کا ابتدا سے شغل سرمدی جس کو سلطان الاذکار بھی کہتے ہیں اس قدر بڑھا ہوا تھا کہ عالم شباب میں دو دو گھنٹہ انبالہ کے نبّو والے تالاب میں حبسِ دم کے ساتھ غوطہ مار کر پانی میں موسم سرما میں کیا کرتے تھے سو واقعی سوا حضرت شاہ صاحب فی زمانہ کس کی مجال ہے جو شغل مذکور کو موسم سردی میں جس کے ساتھ پانی میں بیٹھ کر کرے اور استقامت کی یہ حالت تھی کہ اب تک اس شغل کو ہمیشہ بلا ناغہ کرتے رہے اور اس شغل کی نسبت اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جو اس شغل میں اسرار کھلتے ہیں اور کسی شغل میں نہیں کھلتے فی بے شک میں نے بھی بچشم خود ہمیشہ حضرت صاحب کو اس شغل سلطان الاذکار کو کرتے دیکھا ہے اور واقع میں اس شغل سے عجیب عجیب صنعتیں مشاہدہ میں آتی ہیں اس لئے حضرت صاحب نے جس وقت مجھے اس شغل کی اجازت عطا فرمائی تو فرمایا تھا کہ ہم اس کی ہر کس و ناکس کو اجازت نہیں دیتے ہیں جس کی تعلیم اور تعریف میں مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ چشم بند و گوش بند و لب بہ بند۔ گرنہ بینی سر حق برما بخند واللہ تعالیٰ اعلم [2]

---

[1] الہامات غیبی معروف بہ کمالات توکلی ص ۹۵، ۹۶ ص ۱۵، ۱۸۰ [2] از تصنیفات عالیجناب فیضیاب حامی شریعت زیب طریقت حضرت مولانا سید اکرام حسین صاحب نقوی نقشبندی توکلی از خلفائے شاہ توکل شاہ قدس سرہٗ۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ضمیمہ ثانیہ: (ابوحنیفہ)

بطل الحریۃ والتسامح فی الاسلام تالیف الاستاد المستشار عبد الحلیم الجندی لجنۃ التعریف فی الاسلام

من جملہ احکام شرعیہ کے یہ ہے کہ جب عورت کو انتہائی طلاق جو کہ تین ہیں دیدی جاوے تو وہ عورت اپنے خاوند کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوتی جب تک کسی دوسرے خاوند سے نکاح نہ کرے اور صحبت بھی ہو پھر طلاق ہو اس سے اللہ پاک لوگوں کے نفوس کی تہذیب چاہتے ہیں اور یہ بتانا چاہتے ہیں کہ طلاق اللہ پاک کے نزدیک ابغض الحلال ہے پس انتہائی مجبوری میں استعمال ہونا چاہیئے اور اگر کوئی یونہی بلا ضرورت استعمال کرنے لگے پس اس کو اسی طرح دفع کیا جاوے گا جیسے وہ مندفع طلاق دے کر بلا ضرورت ہوا پس انتظار کرے گا، دوسرے خاوند کی محرومی کا اور اس کی تسریح کا اور زوجہ کے لوٹنے کے قبول کرنے کا یہ سارے احتمالات ہیں ان میں سب سے مشکل آخر کا احتمال ہے طلاق دینے والے کو ایک مجہول سے کئی مجہولوں کی طرف منتقل ہونا پڑتا ہے اور اس کو زوجہ کا انتقال اس طریقہ پر بہت باعث عذاب ہوتا ہے جس سے طبیعت بشریہ فطری طور پر گھبراتی ہے لیکن جب طرفین یعنی زوج جدید اس پر اتفاق کرلیں کہ نکاح جدید طریق بن جائے نکاح قدیم کا اور نکاح جدید صرف محلل ہو جائے کہ جو عورت کا نکاح اس شرط پر کرے کہ وہ بعد الصحبۃ اس کو طلاق دے دے گا تاکہ وہ عدت کے بعد اپنے پرانے خاوند کی طرف لوٹ جائے اس کا کیا حکم ہے کیا اس نکاح سے شارع علیہ السلام کا مقصود حاصل ہو جائیگا یا وہ غیر مقصود لذاتہ ہے کیونکہ اس کا مقصود تو سید قدیم کی ذات ہی ہے اس مسئلہ میں ائمہ فقہ کے مختلف مذاہب ہیں اور ہمارے لئے بعض کی طرف اشارہ کافی ہے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ابو یوسف رح فرماتے ہیں کہ محلل کا نکاح فاسد ہے عورت کے لئے قدیم خاوند کی طرف لوٹنا حلال نہیں ہے اور امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محلل کا نکاح تو صحیح ہے لیکن عورت کو زوج اول کی طرف لوٹنا صحیح نہیں کیونکہ اس نے جلد بازی کی ہے جس کو شریعت نے مؤخر کیا تھا پس اس کے مقصود کے خلاف معاملہ کیا جاوے گا اور امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ محلل کا نکاح فاسد ہے پس زوجین دونوں کو اس پر عقاب کیا جائیگا اور گواہوں کو بھی اگر وہ اس بات کو جانتے تھے اور احمد بن حنبل رح فرماتے ہیں کہ نکاح تحلیل باطل ہے لیکن امام شافعی رح پس ان کی رائے درمیانی ہے جس پر وہ اس وقت پہونچے جب وہ مصر میں پہونچے وہ فرماتے ہیں کہ جب محلل کا نکاح مطلق ہوا ہو جس میں کوئی شرط نہ کی گئی ہو اور خاوند جدید کی نیت یہ ہو کہ اس کو اسی قدر رکھوں گا جس میں صحبت ہو سکے تاکہ زوج اول کے لئے حلال ہو جائے تب تو نکاح صحیح ہے اس کی نیت سے کوئی فساد نہیں ہوگا کیونکہ نیت حدیث نفس ہے بسا اوقات آدمی کسی چیز کی نیت کرتا ہے اور اس کو کرتا نہیں لیکن اگر نکاح تحلیل اس شرط پر کیا کہ نکاح دخول پر ختم ہو جائیگا تاکہ وہ زوج اول کے لئے حلال ہو جاوے تو یہ عقد تحلیل باطل ہے یہ ائمہ کی مختلف رائیں ہیں یہ رائیں پہلے ہی سے محل اتفاق نہیں ہیں ایک عورت نے ایک مرد کی طرف ایک پیغام بھیجا اس نے اس پیغام میں اپنا نکاح اس مرد سے کر دیا تاکہ اس کو اس کے خاوند کے لئے حلال کر دیوے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو حکم دیا کہ وہ اس عورت ہی کے ساتھ مقیم رہے اس کو طلاق نہ دے اگر اس نے اس کو طلاق دیا تو اس کو سزا دی جائے گی امام شعبی نے فرمایا کہ تحلیل میں کوئی حرج نہیں اگر زوج نے اس کو حکم نہ دیا ہو لیکن

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

لیث بن سعد جو امام مصر ہیں ان کی رائے بڑی عجیب ہے وہ کہتے ہیں کہ
اگر وہ نکاح کرے پھر اس سے مفارقت کرے تاکہ وہ پہلے خاوند کی
طرف لوٹ جاوے پس اگر زوج ثانی نے دخول کے بعد زوج اوّل کو بتا
دیا تو کچھ نقصان نہیں اور یہ احسان کریم جس کی طرف امام لیث نے
اشارہ کیا اسی کے مانند ابو الشہداء شہید کربلا سے مروی ہے یہاں تک
ان کا یہ فعل بحث کرنے والے کو یہ خیال ہوتا ہے کہ امام لیث کو یہی فکر جملۃً
وتفصیلاً الہام کر دیا گیا ہے لوگوں نے کہا ہے کہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ
عنہ نے ارینب بنت اسحاق سے نکاح بوجہ ان کے مال یا جمال کے نہیں کیا
بلکہ بات یہ ہے کہ موصوفہ عبداللہ بن سلام کی بیوی تھی، کہ وہ حضرت معاویہ رضؓ
کے چکر میں آگئے کہ انہوں نے عبداللہ بن سلام کو پیغام بھیجا کہ وہ عنقریب
ان کا نکاح اپنی بیٹی سے کریں گے اور عبداللہ بن سلام کو یہ بھی سمجھایا
کہ امیر المومنین کی بیٹی اس پر راضی نہیں ہوں گی کہ کوئی ان کی سوکن ہو پس
عبداللہ بن سلام نے ارینب کو بنت خلیفہ کے انتظار کے لالچ میں طلاق
دیا پھر ایک دوسرا قاصد ارینب کی طرف عراق میں ولی عہد یزید بن معاویہ
کے لئے پیغام نکاح لے کر پہنچا یزید بن معاویہ ارینب بنت اسحاق پر
بے حد عاشق تھا اس نے اپنے باپ حضرت معاویہ رضؓ کی طرف رجوع
کیا جس پر انہوں نے یہ تدبیر کی یہاں تک دوسرا قاصد عراق پہنچا اور
حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی حضرت حسین رضؓ نے اس کا
پیغام معلوم کر کے فرمایا کہ میں نے ان سے نکاح کا عزم کیا تھا اور پیغام
نکاح بھیجنا چاہا تھا اب تک مانع تم جیسے خیر خواہوں کا سوال تھا
اللہ آپ پر رحم کرے آپ میرا اور یزید بن معاویہ کی طرف سے پیغام

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

دیں اور موصوفہ جس کو خدائے تعالیٰ اس کے لئے پسند فرمادیں اس کو
اختیار کریں جب قاصد نے دونوں حضرات کی طرف سے پیغام دیا تو
ارینب نے جواب میں کہا کہ آپ میرے لئے جو بہتر ہو اس کو اختیار
کریں قاصد نے کہا کہ آپ خود اپنے لئے پسند فرمادیں انہوں نے کہا
کہ اللہ آپ کو معاف کریں کہ میں آپ کی بھتیجی تو ہوں پس جب
قاصد نے کوئی چارہ نہ دیکھا تو کہا کہ حضور کا نواسہ زیادہ محبوب ہے
میرے نزدیک تو پس انہوں نے بھی انہیں کو اختیار کر لیا اور حضرت
حسین رضی اللہ عنہ نے بہت بڑا مہر موصوفہ کو بھجوایا اور حضرت
معاویہ رضؓ کو اپنے قاصد کی کارروائی جب معلوم ہوئی تو فرمایا:
من یرسل ذا بلاهة وعمی یرکب من امرہ خلاف مایهوی
ولقد کنا بالملامة منه اولیٰ من بعثناه یعنی جو شخص بے وقوف
اور اندھے کو قاصد بناوے تو اس کو اپنی خواہش کے خلاف جھیلنا پڑتا
ہے اور ہم اس قاصد سے زیادہ ملامت کے مستحق ہیں جبکہ ہم نے ان کو
قاصد بنا کر بھیجا اور حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے چند
موتیوں کی تھیلیاں ارینب کے پاس امانت رکھوائی تھیں جو موتیوں
سے بھری ہوئی تھیں سو عبداللہ بن سلام کو ضرورت پیش آئی جس وقت
حضرت معاویہ رضؓ نے ان کو ناکام بنا دیا تو عبداللہ بن سلام نے حضرت
حسین رضی اللہ عنہ کا ارادہ کیا اور ان کو اپنی امانتوں کے رکھوانے
کا قصہ بتایا جب حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا تو انہوں
نے جواب دیا کہ وہ امانتیں میرے پاس موجود ہیں اور اسی طرح
ان کے مہروں کے ساتھ بعینہٖ موجود ہیں حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عبداللہ بن سلام سے فرمایا کہ تم ان کے پاس جاکر اپنا مال وصول کر لو
عبداللہ بن سلام نے کہا کہ آپ ان کو میرے حوالہ کرنے کا حکم
فرمائیں میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں حضرت امام حسین رضہ
نے فرمایا نہیں ایسا نہیں ہوگا آپ خود ہی اندر جاکر اپنا مال وصول
کریں جیسا کہ آپنے خود دیا تھا پس دونوں حضرات ارینب کے پاس
داخل ہوئے تو انہوں نے ساری تھیلیوں کو نکال دیا اور ارینب
نے کہا یہ تمہارا مال ہے پس عبداللہ نے شکریہ ادا کیا اور حسین رضی اللہ
عنہ باہر نکل آئے تو اندر عبداللہ بن سلام رضہ نے ایک تھیلی کو کھولا اور
اس کی مہر ہٹا کر اس میں سے چند پیس ان کو دیں اور کہا کہ یہ لے لو
یہ بہت تھوڑا ہے میری طرف سے تم کو اور دونوں کے آنسو نکل آئے
اس ابتلاء پر جوان کو پیش آیا پس حضرت حسین رضی اللہ عنہ اندر
داخل ہوئے اور ان کو بھی رقت ہوئی اس بات پر جوان سے سنی پس
فرمایا کہ میں اللہ پاک کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں ان کو تین طلاق
دیتا ہوں اے اللہ بیشک تو جانتا ہے کہ میں نے اس سے نکاح اس کے
مال وجمال کے سبب نہیں کیا لیکن میں نے اس کے خاوند عبداللہ کیلئے
حلال کرنے کے وجہ سے کیا تھا اور جو کچھ مہر قلیل وکثیر اس کو دیا
تھا اس میں سے کچھ نہیں لیا اور عبداللہ اور ارینب نے واپس
کرنا چاہا حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے قبول نہیں کیا اور یہ فرمایا کہ
وہ ثواب جسکی میں امید رکھتا ہوں اس حلالہ پر وہ میرے لئے بہت بہتر
ہے اس مال سے پس عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے ارینب بنت
اسحاق سے نکاح کر لیا اور ساری عمر نہایت محبت سے آخر وقت تک

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

زندہ باسلامت رہے یہ رائیں ائمہ کی ہیں لیکن ابو حنیفہ کی رائے یہ ہے کہ عقد تحلیل صحیح ہے علی الاطلاق اگرچہ اس میں یہ بھی شرط کی گئی ہو کہ یہ عقد تحلیل ہے یعنی یہ بھی تصریح ہو کہ خاوند ثانی عورت سے اس لئے نکاح کرتا ہے کہ اس کو پہلے خاوند کے لئے حلال کر دیوے ابو حنیفہ رح کے خصومہ کے مطاعن اس مسئلہ میں ۱۲ میں منحصر ہیں کہ وہ ابو حنیفہ رح ظاہر نص سے دلیل پکڑتے ہیں کیونکہ آیۃ شریفہ کہتی ہے فَلَا تَحِلُّ لَهٗ حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ اور وہ کہتے ہیں کہ آیۃ سے مراد مؤدی العقد ہے اور وہ استمرار ہے نہ کہ حرفیۃ العقد کہ وہ مجرد عقد کا عمل ہے لیکن یہاں کچھ امور متفق علیہ ہیں جن سے مخالفت کی مسافت کم ہو جاتی ہے اور یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ جو ابو حنیفہ رح کا مقصد ہے یعنی تیسیر و تعمیر اور اصلاح اپنی طاقت کے مطابق پس وہ برائی جس کو ابو حنیفہ رح کے خصوم برا سمجھتے ہیں وہ بھی برابر اس کو مانتے ہیں اور عقدِ تحلیل اس کے نزدیک بھی مکروہ بکراہۃ التحریم ہے پھر زوج ثانی کا دخول زوجہ کے ساتھ اس کے نزدیک واجب ہے کیونکہ رسول علیہ السلام نے اس کو پوری طرح سمجھا دیا اس عورت کو جس نے اسی موضوع میں آپ کی طرف مرافعہ کیا اور یہی صحابہ اور تابعین کی رائے تھی ابو حنیفہ رح کا مذہب مباشرۃ میں (المس) کا نہیں تھا جو ایک شرزمۃ قلیلہ کا مذہب ہے جن کے سردار سعید بن المسیب رح ہیں جو دخول زوج ثانی واجب نہیں کہتے پس یہ ایسا مذہب ہے جس کی رسوائی اور مجنونیت پوشیدہ نہیں ہے اور کوئی قاضی اس کے مطابق بھی فیصلہ کر دے تو وہ نافذ نہیں ہوگا اس کے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

باطل واقع ہونے کی وجہ سے وہ تنفیذ سے نافذ نہیں ہو سکا پس نہ
باقی رہی مگر وہ شرط جو عقد سے مقرون ہوا اور وہ شرط فاسد ہے ابو حنیفہ رح
کے نزدیک اور شروط فاسدہ ابو حنیفہ رح کے نزدیک عقود مالیہ کے عقود کو تو فاسد کر دیتی ہیں
اور عقود مالیہ کے علاوہ کو فاسد نہیں کرتیں جیسے عقد زواج اور سوائے اس کے نہیں
کہ ہر شخص کے لئے وہی ہے جو وہ نیت کرے اور ابو حنیفہ رح کا مسلک
ایسا ہے جو زواج فی ظاہر الشرع کی طرف مفضی ہے پھر محلل کی غایۃ
یہ ہے کہ وہ جب عورت سے صحبت کرے تو طلاق کی نیت کرے
تو شریعت نے اس کو اس کا مالک بنایا ہے جیسا کہ خریدار جب یہ
نیت کر لے کہ مبیع کو اپنی ملک سے نکال دے گا یا عقد شراء میں
اتلاف مبیع یا احراق مبیع کی نیت کر لے یا اس کے اغراق کی نیت
کرے پس یہ سب صورتیں صحۃ بیع میں کوئی برائی پیدا نہیں کرتیں
اور اگر کسی نے کوئی شیرہ خریدا اور اس کی نیت ہے کہ اس کو
شراب بناؤں گا یا کوئی جاریہ باندی خریدی اور اس کی نیت یہ ہے
کہ اس سے حرامکاری کرواؤں گا یا کوئی ہتھیار خریدا اور اس کی
نیت یہ ہے کہ اس سے کسی معصوم کو قتل کروں گا تو ان سب
صورتوں میں اس کی نیت کا اثر صحۃ بیع پر کچھ نہیں ہوگا۔ پس صریح
نص کے ساتھ دلیل پکڑنا حیلہ جوئی نہیں ہے کراہۃ دنیہ یہ الگ چیز
ہے اور عقدِ قانونی کا انعقاد ایک دوسری چیز ہے اور دین تو سارا کا
سارا اللہ پاک ہی کے لئے ہے اور دنیا ہمارے لئے ہے اور جب فقیہ
نص کی ایسی تطبیق کرتا ہے جس کا ظاہر نص میں اور صریح الفاظ میں
احتمال ہو تو وہ کوئی حیلہ سازی نہیں ہے جیسے ارباب حیل باطلہ کیا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کرتے ہیں جس طرح سود خواری کے حیلے کیا کرتے ہیں یا جس طرح منع زکوٰۃ
وغیرہ کے حیلے کئے جاتے ہیں جس طرح کوئی آدمی فتویٰ دیتا ہے کہ
وہ اپنے مال کو دوسرے کو ہبہ کردے پھر جب سال پورا ہونے
کو ہو پھر اس مال کو واپس اس سے ہبہ وغیرہ کے ذریعہ لے لیوے
پس سال پورا اس کے پاس بھی نہ ہووے اور زکوٰۃ ہی فرض
نہووے یا جس طرح بعض لوگ فسخ نکاح کے لئے ارتداد اختیار
کرنے کا العیاذ باللہ حیلہ اختیار کرنے کا مشورہ دیتے ہیں یا کوئی
مسخرہ قسم کھا لیتا ہے کہ وہ روٹی نہیں کھائیگا یا انگور کا خوشہ نہیں
کھائیگا یا گیہوں نہیں کھائیگا پس وہ یہ حیلہ اختیار کرتا ہے کہ روٹی
کھانے میں ایک لقمہ بچا دیتا ہے یا انگور کے خوشے میں سے ایک دانہ
بچا دیتا ہے یا گیہوں کو پسوا کر روٹی پکوا کر کھا لیتا ہے پس یہ سب
ٹھنڈے مذاق ہیں جن کی گنجائش نہیں ہے اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ
علیہ کے لئے یہ فخر کافی ہے کہ تاریخ نے یہ روایت ابو حنیفہ رحؒ سے نہیں کی
ہے کہ انہوں نے اپنی ذہانت کو کسی بادشاہ کی خدمت یا کسی ذی جاہ کی
خدمت کے لئے یا کسی عزت و اقتدار کے حصول کے لئے استعمال کیا ہو
ایسا نہیں ہے حضرت امام شعبی فرماتے ہیں کہ حلال اور جائز چیزوں میں
حیلہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ ایسے حیلے تو حرام سے خلاص
پاکر حلال کی طرف نکلنے کے لئے ہیں سو جو حیلے ایسے ہوں ان میں کوئی
حرج نہیں ہے عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی عورت نے اپنے
خاوند کو ان کی باندی کے ساتھ مشغول دیکھا تو غیرت نسوانی جوش میں
آئی سو ایک چھری لے کر آئی موصوف اتنے میں فارغ ہو چکے تھے تو

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عبداللہ بن رواحہ کی عورت نے کہا کہ اگر میں تم کو اسی حالت میں پاتی جس میں تم تھے تو میں اس چھری سے تمہارا پیٹ پھاڑ دیتی عبداللہؓ نے انکار کیا تو اس کی عورت نے کہا اگر آپ سچے ہیں تو قرآن پاک پڑھئے تو عبداللہ نے کہا شھدت بان وعد اللہ حق وان النار مثوی الکافرین تو ان کی عورت نے کہا جو نہایت سادہ مزاج تھی آمنت بکتاب اللہ وکذبت بصری کہ میں اللہ پاک کی کتاب پر ایمان لاتی ہوں اور اپنی آنکھ کو جھٹلاتی ہوں کہ خدا کی کتاب کی بات سچی ہے کہ جنبی قرآن نہیں پڑھ سکتا اور اپنی آنکھ سے دیکھی ہوئی چیز غلط ہو سکتی ہے یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پہنچ گیا جس پر آپ بہت ہنسے اور عبداللہ بن رواحہ پر اس حیلہ سازی پر انکار نہیں فرمایا کہ انہوں نے ایک شعر پڑھ کر جس کا مضمون تو صحیح تھا مگر انہوں نے قرأۃ قرآن ظاہر کر کے اپنی بیوی کو اس وہم میں ڈالدیا کہ یہ قرآن ہے کہ اگر یہ جنبی ہوتے تو قرآن نہ پڑھ سکتے تو اس تحیل سے اس کے غصہ سے بچ گئے کہ یہ جنبی ہوتے تو قرآن پاک نہ پڑھ سکتے کیونکہ قرآن مطہر ہی پڑھ سکتے ہیں امام شعبی رحمہ اللہ کا بتایا ہوا ضابطہ بھی کہ حلال اور جائز چیزوں میں حیلہ برا نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کوئی نکیر نہیں فرمائی جو جواز کی کھلی ہوئی دلیل ہے اور بعض لوگوں کو غصہ آتا ہے نفس حیلہ پر تو ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی فقہ میں تو بہت سے اصول ایسے ہیں جو اس کی کھلی ہوئی دلیلیں ہیں اور کتنے فقہاء رحمہم اللہ تعالیٰ نے مشکلات ایمان کے حل کرنے میں ایسے حیلوں کے کرنے میں مخالفت کی ہے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اور ہمارے لئے کافی ہے کہ ہم لیث بن سعد کے حیرت انگیز کارنامہ پیش کریں جس نے ہارون رشید کے پورے خاندان کو دہشت زدہ کردیا لوگوں نے بتایا کہ ہارون رشید بادشاہ عباسی اور اس کی بیوی میں ایک دن کلام ہوا جس میں اس نے اس سے کہا کہ اگر میں جنتی نہ ہوں تو تجھے طلاق پھر اس پر نادم ہوا مختلف علمائے کرام کو مختلف اقطار سے جمع کیا گیا جب سب جمع ہو گئے تو ان سے پوچھا پس انہوں نے مختلف جواب دیئے آخر مجلس میں ایک شیخ سے جو کہ لیث بن سعد تھے ان سے پوچھا: انہوں نے کہا جب امیر المومنین کو تنہائی ہوگی تب عرض کروں گا چنانچہ امیر المؤمنین نے سب علماء کو روانہ کردیا اور قرآن شریف منگوایا گیا حضرت لیث بن سعد نے فرمایا کہ حضرت امیر المؤمنین سورۂ رحمٰن شریف نکالئے جب وہ قولہٗ تعالیٰ ولمن خاف مقام ربہٖ جنتان پر پہنچے تو فرمایا کہ اے امیر المومنین رک جایئے پس وہ دو جنتیں ہیں نہ ایک جنت، پھر حضرت لیث بن سعد نے امیر المؤمنین سے خدا کی قسم کھلوائی اس طرح کہ یقیناً میں رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا ہوں ایسے شخص کے لئے دو جنتیں ہیں نہ کہ ایک جنت، تو لوگوں نے کہا کہ ہم نے تصفیق اور خوشی پردہ کے پیچھے سے سنی کیونکہ پس پردہ قصر کے کواکب یعنی ہارون رشید کی بیوی چھپی ہوئی تھی تو ہارون رشید نے اَحْسَنْتَ کہا اور لیث بن سعد کے لئے انعامات اور صلہ اور جاگیریں عطا کی گئیں بلکہ مصر میں کوئی تصرف نہ کرسکے اس کے حکم کے بغیر یہ درجہ ان کو دیا گیا۔

ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے جائز حیلوں میں سے یہ بھی ہے کہ ایک

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

آدمی آپ کے پاس رات میں آیا اور کہا کہ آپ میری مدد کیجئے صبح صادق سے پہلے پہلے ورنہ میری عورت مطلقہ ہو جائے گی آپ نے فرمایا کہ کیا قصہ ہے تو اس نے کہا کہ میری عورت نے مجھ سے بات کرنا چھوڑ دیا میں نے اس سے کہا کہ اگر تو نے فجر تک مجھ سے بات نہیں کی تو تجھے تین طلاق اور میں نے ہر طرح کوشش کی کہ مجھ سے بات کر لیوے مگر کامیابی نہیں ہوئی حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تم مسجد کے مؤذن کے پاس جا کر اس سے کہو کہ آج وہ فجر سے پہلے اذان کہہ دیوے شاید وہ جب اذان سنے گی تو تجھ سے بات کر لے گی اور اس کے پاس جا کر اس کو قسم دلا دو کہ وہ تجھ سے بات کرے مؤذن کی اذان سے پہلے چنانچہ مرد نے ایسا ہی کیا اور بیٹھ کر اس کو قسم دلاتا رہا اور مؤذن نے فجر سے پہلے اذان دے دی تب اس عورت نے کہا فجر طلوع ہو گئی اور میں چھٹکارا تجھ سے پا گئی مرد نے کہا کہ تو نے مجھ سے طلوع فجر سے پہلے بات کی ہے اور میں یمین سے چھٹکارا پا گیا معاصرہ کے خیال میں ایک کتاب لکھی گئی ہے جس کو کتاب الحیل کہا گیا ہے اور ابو حنیفہ رح کے مخالفین نے اس کو ابو حنیفہ رح کی طرف منسوب کیا ہے اور رائے فقہی نے اس کا ہر جگہ میں استنکار کیا ہے کیونکہ اس میں بہت سی جگہ کفر صریح لازم آتا ہے اور یہ بات قطعی ہے کہ اس کو نہ ابو حنیفہ رح اور نہ اس کے اصحاب میں سے کسی نے بنایا ہے کیونکہ ابو حنیفہ رح کا مذہب اور ان اصحاب کا مذہب یہ ہے کہ جو کفر کا حکم کرے وہ کافر ہے اور کسی نے ان کے تلامذہ میں سے یا ان کی مؤلفات میں سے کسی راوی نے بھی ایسی کتاب کا ذکر نہیں کیا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جو اس قبیل کی ہو اور نہ ثقات میں سے کسی نے ذکر کیا ہے اور لوگوں نے کہا ہے کہ اس کا وضع کرنے والا ابلیس ہی ہو سکتا ہے چنانچہ حضرت عبداللہ بن مبارک نے فرمایا: الذی وضعه ابلس من ابلیس یعنی اس کا وضع کرنے والا ابلیس کا بھی استاد ہے اور ابن مبارک جیسا کہ معلوم ہے ابو حنیفہ رح کے شاگرد رشید ہیں اور ابو حنیفہ رح کا لقب امام اعظم انہی کا رکھا ہوا ہے انتہی۔ ابو حنیفہ بطل الحریۃ والتسامح فی الاسلام ص۷۶ تا ۷۷ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۰ - ۸۱ - ۸۲ تالیف الاستاد عبدالحلیم الجندی المصری مترجما بالاردو۔

ارینب بنت اسحاق جو عبداللہ بن سلام کی بیوی تھی اس کا قصہ بھی لطائف میں سے ہے حضرت عبداللہ بن سلام رض عراق کے والی تھے حضرت معاویہ رض کی طرف سے اور ارینب بنت اسحاق اس کی بیوی تھی جو اپنے زمانہ کی ادب کے اعتبار سے اور حسن و جمال کے اعتبار اور مال کے اعتبار سے ممتاز عورتوں میں سے تھیں اور یزید بن معاویہ اس کے جمال اور ادب پر سن سُن کر فریفتہ تھے جب یزید سے صبر نہ ہو سکا تو آپ نے ایک خاص خادم رفیف کے ذریعہ حضرت معاویہ سے کہلوایا رفیف نے یزید کا شدت شغف اس کے ساتھ ظاہر کیا حضرت معاویہ رض نے یزید کو بلا کر اس سے پوچھا تو یزید نے بہت مبالغہ کے ساتھ ظاہر کیا تو معاویہ رض نے اطمینان دلایا تو یزید نے کہا کہ آپ مجھکو حکم فرماتے ہیں مہلت کا اور امید پوری ہونے کی کوئی صورت نہیں اس پر معاویہ نے فرمایا کہ تیری عقل و مروت کہاں گئی اس پر یزید نے کہا کہ عقل اور صبر کا دامن چھٹنے والا ہے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

توحضرت معاویہ رضؓ نے فرمایا بیٹے میری مدد کرو کتمان سر کے ساتھ اللہ پاک ہر کام کو اس کے انجام تک پہنچانے والا ہے ارینب بنت اسحاق کے حسن وجمال کو تو راہ گیر مسافر بھی ذکر واذکار کے ساتھ اپنا سفر کاٹتے ہیں اور اس کے ساتھ مثالیں بیان کرتے ہیں پس حضرت معاویہ رضؓ نے حیلہ شروع کیا تاکہ یزید کی مرضی پوری ہو اور اسکی غرض اور تمنا پوری ہو پس عبداللہ بن سلام کو خط لکھا جس میں اس کو کسی مصلحت کے پیش نظر جس کو متعین کر دیا گیا تھا شام کو آنے کے متعلق لکھا تھا، حضرت معاویہ کے پاس اس زمانہ میں حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہما جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے وہ بھی موجود تھے سو جب عبداللہ بن سلام شام میں تشریف لے آئے تو ان کے لئے حضرت معاویہ رضؓ نے بہت ہی اچھا ٹھکانا تیار کیا وہیں ان کا قیام کرایا اور ان کے اکرام میں خوب مبالغہ کیا اور ابوہریرہ اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ میری بیٹی بالغ ہوگئی ہے میں ان کا نکاح کرنا چاہتا ہوں اور وہ عبداللہ بن سلام سے ان کے دین اور شرف وفضل وادب کی وجہ سے راضی ہے اور میں نے اس کے لئے اس کے نفس کے بارے میں مشورہ کا حق تسلیم کر لیا ہے اور لیکن مجھے امید ہے کہ وہ میری رائے سے باہر نہیں جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ پس یہ دونوں حضرات عبداللہ بن سلام سے ملنے کے لئے روانہ ہوگئے کہ جو بات حضرت معاویہ نے ان سے فرمائی تھی اس سے مطلع کریں پھر حضرت معاویہ رضؓ اپنی لڑکی کے پاس گئے اور اس سے فرمایا کہ جب

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ابو ہریرہ اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہما تیرے پاس آئیں اور تجھے عبداللہ بن سلام کا پیغام دیں اور میرے تیرا نکاح دینے کا اس سے جلدی سے جلدی میری رضامندی کی ترغیب دیں تو تم ان کو یہ جواب دینا کہ عبداللہ بن سلام کفو کریم ہے مگر اس کے نکاح میں ارینب بنت اسحاق ہیں اور میں اس سے ڈرتی ہوں کہ کہیں غیرت نسوانی جو فطرۃ عورتوں میں ہوتی ہے پیش نہ آجاوے تو میں اس وقت تک منظور نہیں کروں گی جب تک اس کو جدا نہ کر دیں لیکن ابو الدرداء اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما جب عبداللہ بن سلام کے پاس پہنچے اور ان کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ارادہ سے مطلع کیا اور جو کچھ ان سے حضرت معاویہ نے کہا تھا تو عبداللہ بن سلام نے ان دونوں حضرات کو منگنی کا پیغام لے کر حضرت معاویہ کے پاس بھیجدیا پس جب یہ دونوں حضرات معاویہ کے پاس پہنچے تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے تم کو پہلے ہی بتا دیا تھا کہ میں نے اس کے بارے میں اسی کو مشورہ کا حق دیا ہے پس تم خود جا کر اس سے پوچھ لو اور اس کو میری رائے سے بھی مطلع کر دو پس وہ ان کے پاس گئے اور اس کو مطلع کر دیا پس اس نے وہی ظاہر کیا جو اس کا باپ سکھا گیا تھا پس وہ پھر عبداللہ بن سلام کے پاس لوٹ کر آئے اور ان کو مطلع کیا وہ مراد کو سمجھ گئے تھے اور وہ ان دونوں کو گواہ بنا کر ارینب کو طلاق مغلظہ دیدی اور انہیں کو خطبہ نکاح لے کر حضرت معاویہ کے پاس بھیجدیا جب یہ حضرات حضرت معاویہ کے پاس پہنچے اور انہوں نے ارینب کے طلاق کی خبر سنائی تو حضرت معاویہ رضؓ نے اس پر کراہیت ظاہر

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فرمائی اور کہا کہ میں اس کی اپنی بیوی کے طلاق دینے کو پسند نہیں کرتا پس آپ لوگ عافیت سے لوٹ جائیں اور پھر لوٹ کر آئیں اور اپنے لڑکے یزید کو لکھا جن میں ان کو ساری کارروائی بتائی جس میں عبداللہ بن سلام کا اپنی عورت ارینب بنت اسحاق کو طلاق دینا بھی تھا اور اس کے بعد ابو الدرداء اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے پاس پھر آئے تو ان کو اپنی لڑکی کے پاس جا کر اور اس سے اس کی رضامندی کا سوال کیا اور معاویہ رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ میں اس کو مجبور نہیں کر سکتا کہ میں نے اس کے بارے میں اس کے نفس کو ہی مشورہ کا حق دیا ہے تو حضرت ابو الدرداء اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے ان کے پاس جا کر عبداللہ بن سلام کا اپنی عورت ارینب بنت اسحاق کو طلاق دینا بھی بتایا تاکہ وہ اس سے خوش ہو تو لڑکی نے عبداللہ بن سلام کے فضل و شرف و کرم و مروۃ کا ذکر کیا اور کہا کہ جف القلم بما ھو کائن ولا انکر شرفہ وفضلہ وانی سائلۃ عنہ حتیٰ اعرف و خبرہٗ ولا قوۃ الا باللہ الخ یعنی قلم جو کچھ ہونے والا ہے اس کو لکھ کر خشک ہو چکی اور میں اس کے شرف و فضل کی منکر نہیں ہوں میں تحقیقات کروں گی تاکہ اس کی خبر کی حقیقت واضح ہو جائے الخ پس اگر آج کے دن یہ صادر ہو گیا تو کل کا دن بھی اس کے دیکھنے والے کے قریب ہے پھر لوگوں میں ارینب کے مطلقہ ہونے کی بات اور معاویہ رضؓ کی صاحبزادی کے نکاح کا چرچہ زیادہ ہو گیا اور عبداللہ بن سلام رضؓ نے ابو الدرداء اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما کو اور ابھارا سو وہ حضرات اس

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صاحبزادی کے پاس پھر آئے اور اس سے کہا جو تجھے کرنا ہے وہ کر اور اللہ پاک سے بھی استخارہ کرلے تو اس نے کہا کہ میں امید کرتا ہوں کہ اللہ پاک نے میرے لئے پسند کرلیا ہے کیونکہ وہ ذات پاک اپنے غیر کے حوالے نہ کرے گا اور میں نے عبداللہ بن سلام کے بارے میں استخارہ واستشارہ کیا ہے اور اس کے بارے میں بھی تحقیقات کی ہے تو میں نے اس کو نامناسب اور ناموافق اپنے نفس کے لئے پایا اس اختلاف کے باوجود کہ جن سے میں نے مشورہ کیا ہے ان میں سے بعض لوگ تو روکنے والے ہیں اور بعض حکم کرنے والے ہیں ان سے رشتہ کا جب عبداللہ بن سلام کو اس کا جواب پہنچا تو اس نے یقین کرلیا کہ یہ تو ایک حیلہ تھا اور مجھ کو دھوکہ دیا گیا ہے اور اپنی تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ خدائے پاک کے حکم کو کوئی روکنے والا نہیں شاید جن لوگوں کو اس سے خوشی ہوئی ہے ان کی خوشی ہمیشہ نہیں رہے گی اور یہ قصہ اور اس کا چرچہ لوگوں میں مشہور ہوگیا اور لوگوں نے کہنا شروع کردیا کہ معاویہ نے ان کے ساتھ دھوکہ کیا یہاں تک کہ انہوں نے ان کی عورت کو بھی طلاق دلوادی اپنے بیٹے یزید کی غرض کی وجہ سے اور اور انہوں نے بہت برا کیا پھر حضرت معاویہؓ نے ارینب کی عدت پوری ہونے پر ابوالدرداء کو عراق کو اپنے بیٹے یزید کا پیغام منگنی لے کر بھیجا پس وہ روانہ ہوگئے اور وہاں پہنچ بھی گئے اور عراق میں اس وقت حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما بھی تھے ابوالدرداء نے عراق پہنچکر اپنے دل میں سوچا کہ کسی عقلمند کو عراق آکر مناسب نہیں کہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی زیارت سے پہلے کوئی اور کام شروع کرے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کیونکہ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ جنتی جوانوں کے سردار حضرت حسین
رضی اللہ عنہ ہیں پس حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے ملنے کا ارادہ کرکے
حاضر ہوئے حضرت حسین رضی اللہ عنہ ان کو دیکھتے ہی کھڑے ہو گئے
اور ان کی تعظیم فرمائی کیونکہ ابوالدرداء آپ کے نانا صلی اللہ علیہ وسلم
کے صحبت یافتہ تھے اور فرمایا کہ اے ابوالدرداء کیسے آنا ہوا انہوں
نے کہا کہ حضرت معاویہؓ نے بھیجا ہے اپنے صاحبزادے یزید کا پیغام
لے کر ارینب بنت اسحاق سے نکاح کا پس میں نے یہی مناسب
سمجھا کہ پہلے آپ سے ملاقات کروں اور سلام وزیارت کے بعد پھر
اس کو انجام دوں حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اس کا شکریہ ادا
کیا اور ان کی تعریف کی اور فرمایا کہ میں نے بھی ان سے نکاح کا
ارادہ کیا تھا اور عدت کے ختم ہونے پر پیغام بھیجنا چاہا تھا اب
آپ کو اللہ پاک نے بھیجدیا اب آپ اللہ پاک کی برکت سے
میرا اور یزید کا پیغام جو آپ کی گردن میں امانت کے طور پر اٹکا ہوا
ہے اور جتنا مہر معاویہ نے اپنے صاحبزادے کا مقرر کرنے کو فرمایا ہے
اتنا ہی مقرر فرمادیں ابوالدرداء نے کہا کہ انشاء اللہ تعالیٰ ایسا ہی
کروں گا پس جب ابوالدرداء ارینب بنت اسحاق کے پاس گئے
تو کہا کہ اے عورت بیشک اللہ تعالیٰ نے سارے امور کو اپنی قدرت
سے پیدا کیا ہے اور ان کا ہونا اسی کی عزت سے ہے اور ہر چیز کا اندازہ
رکھا ہے اور ہر اندازہ کے لئے ایک سبب مقرر فرمایا ہے پس کسی کے لئے
بھی اس کے اندازہ سے مفر نہیں پس جو کچھ پہلے ہو چکا اور اس میں
عبداللہ بن سلام کا فراق بھی داخل ہے خلاف قیاس اور شاید یہ آپکو

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بھی عار نہیں دلائیگا اور اس میں اللہ پاک نے خیر کثیر رکھی ہو اور اب صورتحال یہ ہے کہ اس امت کا امیر اور اس کے بادشاہ کا بیٹا اور اس کا ولی عہد اور اس کے بعد اس کا خلیفہ یزید بن معاویہ اور حسین ابن فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھکو پیغام نکاح دیتے ہیں اور کہاں اول ان لوگوں کا جنہوں نے سب سے پہلے امت میں سے قرآن پڑھایا اور سارے جنت کے نوجوانوں کے سردار پس تم ان دونوں سے جس کو چاہو چھانٹ لو پس ارینب بنت اسحاق نے کافی دیر تک سکوت فرما کر کہا کہ اے ابوالدرداء اگر یہ امر میرے پاس آتا اور تم غائب ہوتے جب بھی میں تم کو بلوا کر تمہاری رائے لیتی اور اس کے مطابق عمل کرتی اور اب تو تم خود ہی اس بارے میں بھیجے گئے ہو پس میں اپنا معاملہ خدا کے بعد آپ کے حوالہ کرتی ہوں اور آپ ہی میرے لئے سب سے زیادہ اپنے رب کے پسندیدہ کو منتخب کر دیں اللہ آپ پر شاہد ہے پس فیصلہ فرما دیجئے اور اس بارے میں کوئی چیز صحیح فیصلہ سے رکاوٹ نہ بنے اس پر ابوالدرداء رض نے فرمایا کہ اے عورت میرے ذمہ تو تیرے اعلان کو ظاہر کر دینا ہے اس کا اختیار تو تم کو خود ہی ہے تو اس عورت نے جواب دیا کہ اللہ پاک آپ کو معاف کرے کہ میں آپ کی بھتیجی ہی تو ہوں اور آپ کو حق بات کہنے سے کوئی مانع نہ ہو جس کا میں نے آپ کو ذمہ دار بنایا ہے آپ پر ادا امانت کی ذمہ داری واجب ہے پس ابوالدرداء نے جب کوئی چارہ نہ دیکھا تو اپنی رائے ظاہر فرمادی اور فرمایا کہ اے بیٹی میرے نزدیک تو حضرت حسین رضی اللہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عنہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے ہیں وہی زیادہ پسند
ہیں واللہ اعلم اور میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مبارک
ہونٹوں کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ہونٹوں پر رکھے ہوتے
دیکھا ہے پس تم اپنے ہونٹوں کو اس جگہ رکھ جہاں حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہونٹوں کو رکھا تھا اس پر عورت نے کہا
میں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو اختیار کیا اور میں ان سے راضی
ہوں پس حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اس سے نکاح کر لیا اور بنت
اسحاق کو بہت بڑا مہر ادا کیا اور معاویہ رضی اللہ عنہ کو جب حضرت
ابوالدرداء کی کارروائی معلوم ہوئی تو ان کو بہت ناگوار ہوئی
اور انہوں نے فرمایا کہ جو بھی شخص کسی بے وقوف اور اندھے کو
قاصد بنائے گا تو اس کو اپنی خواہش کے خلاف برداشت کرنا پڑیگا
اور عبداللہ بن سلام نے ارینب بنت اسحاق کے پاس جدائی سے
پہلے سونے کی کچھ امانت رکھوائی تھی اور اس کے بعد عبداللہ بن
سلام کو نظر انداز کر دیا تھا اور ان کے سارے روادف کاٹ دیئے
تھے ان کے اس خوف کی وجہ سے کہ معاویہ نے ان کے ساتھ دھوکہ
کیا یہاں تک کہ ان کی عورت کو بھی چھوڑا دیا پس ان کی حالت
روز بروز گرتی چلی گئی یہاں تک کہ ان کا اثاثہ بہت کم ہو گیا تو
وہ عراق کی طرف لوٹ کر آ گئے پس انہوں نے حضرت حسین رضہ سے
ملاقات کی اور سلام و مصافحہ کے بعد عرض کیا کہ آپ کو تو معلوم ہی
ہے کہ جو ابتلا آت مجھے پیش آئے اور ارینب بنت اسحاق کا قصہ بھی
معلوم ہے اور اس کی جدائی سے پہلے میں نے کچھ مال اس کے پاس

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

امانت رکھوایا تھا اور اس کے بعد میں نے وہ مال وصول نہیں کیا اور قسم
خدا کی کہ میرا گمان اس کے متعلق بہت اچھا ہے، آپ ان سے معلوم کریں
اللہ پاک اس کا بہت بڑا اجر عطا فرمائیگا حضرت حسین رضی اللہ عنہ
نے سکوت فرمایا۔ پس جب وہ اپنے اہل ارینب کے پاس لوٹ کر
آئے تو انہوں نے ان سے کہا کہ عبداللہ بن سلام آئے ہیں اور وہ
آپ کی بہت تعریف کرتے ہیں آپ کی دینداری اور حسن صحبت سے
مجھے اس سے بڑی خوشی ہے اور تعجب ہے اور انہوں نے یہ بھی
ذکر کیا ہے کہ انہوں نے آپ کے پاس کچھ مال امانت رکھوایا تھا تو
ارینب نے کہا کہ وہ سچے ہیں کہ انہوں نے کچھ مال امانت رکھوایا
تھا یہ تو مجھے پتہ نہیں کہ وہ کس کا مال تھا البتہ وہ مال بعینہٖ جوں کا
توں مہر لگا ہوا رکھا ہے وہ یہ موجود ہے اپنی مہر کے ساتھ آپ اس کو
دیدیجئے اس پر حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے بھلائی کے ساتھ تعریف
کی اور کہا کہ میں عبداللہ سلام کو بلا کر تیرے پاس لاتا ہوں تاکہ تو اس کا
مال حوالہ کر کے بری ہو جاوے پھر عبداللہ بن سلام سے ملے اور کہا کہ
ارینب بنت اسحاق تمہارے مال سے انکاری نہیں ہیں اور وہ کہتی
ہیں کہ جیسا کہ تم نے اس کے حوالہ کیا تھا تمہاری مہر کے ساتھ بعینہٖ
موجود ہے پس آپ اندر آ کے اپنا مال وصول کر لیجئے اس سے تاکہ
دونوں طرف سے پوری پوری برأۃ ہو جائے پس جب وہ اندر
داخل ہوئے تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عبداللہ بن سلام
موجود ہیں اپنی امانت طلب فرماتے ہیں پس ارینب نے اس
امانت کو مع تھیلی کے بعینہٖ اس کے سامنے رکھدیا اور کہا کہ آپ کا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مال ہے پس عبداللہ بن سلام نے شکریہ ادا کیا اور اس کی تعریف کی
پس حضرت حسین رضی اللہ عنہ دونوں کو اندر چھوڑ کر باہر نکل آئے
اور عبداللہ بن سلام نے اپنی ہتھیلیوں کی مہر توڑی اور ارینب
کے لئے اس میں سے پستے بھر بھر کر بہت سا مال دے دیا اور کہا
کہ یہ تھوڑا سا مال میری طرف سے قبول فرمائیں پر دونوں کے
آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور گذشتہ ابتلا آت کو یاد کر کے
رونے کی آواز بلند ہو گئی اتنے میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ بھی باہر سے
تشریف لے آئے ان کو بھی ان کا حال دیکھ کر رقت ہوئی تو فرمایا کہ
اللہ پاک کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ ارینب کو میری طرف سے تین
طلاق ہیں اے اللہ آپ جانتے ہیں کہ میں نے ان سے نکاح ان کے
مال یا جمال کی وجہ سے نہیں کیا بلکہ میں نے ارادہ کیا کہ یہ اپنے خاوند
عبداللہ بن سلام کے لئے حلال ہو جائیں پس حضرت حسین رضی اللہ عنہ
نے اس کو طلاق دیا اور جو مہر اس کو دیا تھا اس میں سے کچھ بھی واپس
نہیں لیا حالانکہ اس نے پیش بھی کیا تھا اور کہا تھا کہ وہ ثواب جس کی
میں امید رکھتا ہوں وہ میرے لئے بہتر ہے پس جب ارینب کی عدت
ختم ہو گئی تو عبداللہ بن سلام نے اس سے نکاح کر لیا اور وہ اسی طرح
حسن صحبت کے ساتھ اور محبت کے ساتھ رہتے رہے یہاں تک
موت نے ان میں جدائی کر دی اسی طرح ابن بدرون نے اپنی
تاریخ میں اس واقعہ کو نقل کیا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

ثمرات الاوراق فی المحاضرات لتقی الدین ابی بکر بن علی بن محمد بن حجۃ الحموی القادری
الحنفی صـ ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰ - ۲۰۱ علی ھامش المستطرف فی
کل فن مستظرف الجزء الاول مترجم بالاردو۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت امام ربانی امام ھمام قدوۃ الانام قطب العالم جنید عصر نعمان دوران بخاری وقت حضرت مولانا الحافظ الحاج المولوی رشید احمد محدّث گنگوھی قدس سرّہ کا فتویٰ

لَامذھبوں کے متعلّق

(س) زید اپنے آپ کو حنفی بتاتا ہے مگر مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی کا مداح ہے اور آمدورفت بھی رکھتا ہے یوں کہتا ہے کہ جامع شواہد میں جو عقائد غیر مقلّدین کے درج ہیں وہ غلط ہیں صاحب جامع نے غیر مقلدوں پر تہمت کی ہے زید مذکور اکثر بلکہ ہمیشہ غیر مقلّدوں کے ساتھ شریک ہوکر ان کی مسجد میں نماز پڑھتا ہے اب حنفیہ کی مسجد کا امام بننا چاہتا ہے اور کہتا ہے کہ غیر مقلدوں کی مدح کرنے والے کی امامت میں کیا حرج ہوسکتا ہے میں تو حنفیہ کی کتابوں سے رافضی اور خارجی کی امامت کی اہلیت کا ثبوت دیدوں پس ایسے شخص کی امامت اور وعظ سننا جائز ہے یا ناجائز، مشرح قول فیصل تحریر فرمادیجئے کہ نزاع باہمی رفع ہو۔

(ج) غیب کی بات تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے مگر اصل حال یہ ہے کہ اس زمانہ میں تقیہ کرکے اکثر اپنے آپ کو حنفی کہدیتے ہیں اور واقع میں حنفیہ کو مشرک بتلاتے ہیں خود مولوی نذیر حسین نے مکہ معظمہ میں غیر مقلّد ہونے سے تبرّی اور حلف کیا تھا اور اپنے آپ کو حنفی بتلایا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اور ہندوستان میں وہ ہر روز سخت غیر مقلد تھے اور اب بھی وہ ویسے
ہی ہیں سو جب امام کا یہ حال ہے تو ان کے مقتدی کیسے ہوں گے
اور مولوی نذیر حسین کا حنفیوں کو بدتر از ہنود کہنا معتبر لوگوں سے
سنا گیا ہے اور خود مخلص شاگرد ان کے تقلید شخصی کو شرک بتلاتے
ہیں تو یہ شخص مداح ان کا کس طرح حنفی ہو سکتا ہے یہ دعویٰ اس کا
قابل قبول نہیں بظاہر حال اور جامع الشواھد سے لاریب دوسرے
غیر مقلدین بھی تبرّی کرتے ہیں مگر جس جس رسائل سے جامع شواہد
نے نقل کیا ہے اس میں ہرگز تحریف نہیں چند مواقع سے بندہ نے بھی
مطالعہ کر دیکھی ہے اور یہ عقائد غیر مقلدین کے بعض معتبروں کی
زبانی دریافت ہوئے اور وہ خود اقرار کرتے ہیں پس یہ قول ان کا
قابل طمانینت نہیں اور حال زید کا جو اس سوال میں درج ہے
بظاہر اس کے غیر مقلد ہونے کی تصدیق کرتا ہے اور اس کا یہ کہنا کہ
کتب حنفیہ سے صحت امامت رافضی اور خارجی کی دیتا ہوں غلط
ہے یہ بھی اس کے غیر مقلد ہونے کی دلیل ہے جو رافضی و خارجی
کفر کے درجہ میں ہیں ان کی امامت کہیں نہیں لکھی اور جو فسق کے
درجہ میں ہے اور کفر کے درجہ میں نہیں پہنچا اس کی امامت مکروہ
بکراہت تحریمیہ ہو جاتی ہے اور اس کے امام بنانے والے پر اور راغب
گنہگار ہوتے ہیں اور پہلے وقت کے رافضی و خارجی ایسے ہی
ہوتے تھے پس غیر مقلدین اس وقت کے جیسا کہ صاحب شواھد
نے نقل کیا لا اقل کہ فاسق ہوں گے اور جو غیر مقلد حنفیہ کو مشرک
کہتے ہیں اور تقلید شخصی کو شرک بتاتے ہیں بیشک فاسق ہیں سو ان کی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

امامت مکروہ بکراہت تحریمہ ہے اور دانستہ ان کو امام بنانا حرام ہے اگرچہ نماز ان مقلدوں کی بکراہت تحریمہ ادا ہو جاوے اور نماز بھی جب ادا ہو کہ کوئی مفسد نماز نہ پایا جاوے ورنہ اس گروہ کو اس سے بھی باک نہیں ہے کہ قے ہونے سے اور خون نکلنے سے یہ لوگ وضو نہیں کرتے اور ان کو ناقض وضو نہیں جانتے بھلا اگر ایسے وضو سے امام ہوں گے تو حنفیہ کی نماز کب ان کے پیچھے درست ہو سکتی ہے۔ گنگوہ میں ایک غیر مقلد نے اول فرض ظہر جمعہ کے دن تنہا قبل جمعہ کے پڑھے پھر بے خبری میں مولوی جان کر ان کو لوگوں نے امام جمعہ بنا دیا تو لوگوں کو جمعہ پڑھا دیا اور پھر لوگوں سے خود اس قصہ کا اقرار کیا اب دیکھو تقیہ اور دھوکہ دہی ان کا کام ہے جو عالم ہیں اور مولوی برکت علی شاگرد مولوی نذیر حسین کا تھا حنفیہ کے قاعدہ کے موافق اس کا جمعہ بعد ظہر برباد ہو گیا یہ حال ان لوگوں کا ہے پس بشرطیکہ کوئی مفسد صلوٰۃ کا بھی غیر مقلد امام نہ کرے تو بھی ایسے غیر مقلدوں کو جو حنفیہ کو مشرک بتاویں امام بنانا حرام ہے چہ جائیکہ ان پر اعتماد بھی نہ ہو اور وہ غیر مقلد عامل بالحدیث جو ہوائے نفسانی سے خالی اور محض لوجہ اللہ تعالیٰ انصاف اور صدق سے عمل کریں اور کسی مقلد کو برا نہ کہیں اور سب کو حق پر جانیں ظاہر میں نظر نہیں آتے کوئی مخفی ہوگا اس زمانہ کے چھوٹے بڑے پڑھے اور جاہل سب زبان سے تو اپنے آپ کو حنفی بتلاتے ہیں مگر تقلید شخصی کو شرک ہی جانتے ہیں اور کہتے ہیں سب دعویٰ ان کے دروغ اور عند التحقیق فریب معلوم ہوتے پس ایسے شخص کی امامت ہرگز نہ کراویں اور ایسے شخص کا وعظ بھی سننا عوام کو نہ چاہئے مآل اس کا اچھا نہیں اور مآل عدم تقلید کا بہت بد ہوتا ہے۔ فقط واللہ اعلم کتبہ، احقر رشید احمد گنگوہی۔

(تذکرۃ الرشید حصہ اول ص ۱۷۸-۱۷۹ مؤلفہ مولانا عاشق الٰہی میرٹھی قدس سرہٗ۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ضمیمہ ثالثہ:

بہرحال کچھ بھی ہو واقعات اس کے شاھد ہیں کہ سیاسی اقتدار حاصل کرنے سے پہلے اور بہت پہلے مشرق پر بتدریج مغرب اپنا تسلط قائم کرتا جارہا تھا اور مسلمانوں میں مختلف قسم کی مذہبی بے چینیاں پچھلی چند صدیوں میں جو رونما ہوئیں ان میں بہت کچھ دخل اسی ذہنی تدریجی ترقی تسلط کو ہے جیسے جیسے سیاسی اقتدار کی قوت میں اضافہ ہوتا چلا جاتا تھا اس نسبت سے ذہنی تسلط کے پنجوں کی گرفت بھی مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جاتی تھی گویا یوں سمجھنا چاہئے کہ یورپ کی تلوار یورپ کے قلم اور زبان کے پیچھے پیچھے مشرقی ممالک میں آئی ہے اور کسی نہ کسی حیثیت سے سارے اسلامی یورپ کے ان ذہنی تغیرات و انقلابات سے متاثر ہوتے چلے جاتے تھے، اس وقت خطرہ پیدا ہوگیا تھا اگر ان مغربی خیالات کی اثر اندازیوں کی رفتار کا یہی حال رہا تو ایک طرف سلبی نتیجہ تو اس کا یہ ہوگا کہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں سال سے بھی زیادہ زمانہ میں دنیا کے مختلف حصوں میں مسلمانوں کے بہترین دماغوں نے اسلام کو سمجھ کر مختلف پہلوؤں سے اس کی تشریح و تعبیر کی ہے جن سے کتب خانوں کے کتب خانے بھرے ہوتے ہیں آن واحد میں سب ملیامیٹ ہوکر رہ جائیں گے ابوحنیفہؒ شافعیؒ مالکؒ احمد ابن حنبلؒ اور ان بزرگوں کے ماننے والے علماء نے فقہ کی تدوین و ترتیب میں جو جانکاہیاں کی ہیں سب

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کان لم یکن ہوکر رہ جائیں گی اور فقہ ہی کیا مسلمانوں کا تصوف مسلمانوں کا کلام اور ان کے سوا ان ہی علوم کے معاون فنون جنہیں خون جگر پلا پلا کر مسلمانوں کے اہل علم نے پالا تھا ان کی کوئی وقعت باقی نہ رہے گی اور اس سلبی خطرہ کے ساتھ دوسرا اثباتی خطرہ اس لازمی فتنے کا تھا جس کا پھوٹ پڑنا ایسی حالت میں ناگزیر ہے میرا مطلب یہ ہے کہ اسلامی دین میں دنیا کی قومیں جب ابتداء میں داخل ہوئی تھیں تو ہر قوم اپنے موروثی جراثیم کو لے کر داخل ہوئی اسلام کی ابتدائی صدیاں اس لحاظ سے بڑی نازک تھیں کہ نو مسلموں کا یہ گروہ چاہتا تھا کہ اسلامی مسلمات اور موروثی خیالات میں مصالحت و مطابقت پیدا کر کے کوئی ایسی صورت نکالی جائے کہ آبائی مالوفات سے بھی بالکلیہ تعلق منقطع نہ ہو اور ہم مسلمان بھی باقی رہیں اسلام کی ابتدائی صدیوں میں فرقہ بندیوں کی بھرمار نظر آتی ہے منجملہ دوسرے اسباب و وجوہ کے ایک بڑا سبب ان کا یہ بھی تھا لیکن بتدریج آبائی خیالات و نظریات سے ان کی پچھلی نسلوں کے تعلقات مضمحل ہوتے چلے گئے اور اہل سنت والجماعت کی شکل میں مسلمانوں کی اکثریت خالص اسلامی مطالبات کے باعث کامیاب ہوگئی اس کے بعد فرقہ بندیوں کے سارے قصے محض کتابوں کی تاریخ داستان بن کر رہ گئے نہ فرقے باقی رہے نہ ان کی کتابیں باقی رہیں یہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ ابتدائی صدیوں میں ان فرقوں میں سب سے زیادہ سنہ زور صاحب قلم بلکہ بعض اوقات صاحب سیف بھی معتزلہ کا محرقہ تھا لیکن معتزلہ کا یہ حال ہے کہ ان کے عقائد و خیالات کی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کتابیں تو کیا کتاب کے کسی ورق کا ملنا بھی دشوار ہے جو کچھ علم ان کے فرقہ کے متعلق دنیا رکھتی ہے زیادہ تر وہ اہل سنت ہی کی کتابوں سے ماخوذ ہے تردید و اصلاح کے لئے لوگوں نے ان کے خیالات نقل کئے ہیں یا عقائد و اعمال کے علاوہ کسی دوسرے فن مثلاً تفسیر یا لغت وغیرہ میں ایک دو بچی کھچی کتابیں معتزلہ کی رہ گئی ہیں جن میں چھپا چھپا کر کہیں کہیں اپنے عقائد بھی ان کے مصنفوں نے شریک کر دیئے ہیں خیر یہ داستان تو طویل ہے کہنا یہ ہے کہ گھل گھلا کر سارے اسلامی فرقے چوتھی پانچویں صدی سے وحدت کے لفظ پر مجتمع ہو گئے وہی اہل سنّت والجماعت کے نام سے آج دنیا میں مشہور ہیں حیرت ہوتی ہے کہ دنیا کے مسلمان جن کی تعداد چالیس پچاس کروڑ سے ستر کروڑ تک بتائی جاتی ہے اور ایشیا، افریقہ بلکہ یورپ کے بعض علاقوں میں متفرق طور پر وہ آباد ہیں، لیکن اتنی بڑی تعداد جو اتنے دور دراز ممالک میں پھیلی ہوئی ہے بجز ایک اقلیت قلیلہ گویا ہزار میں شاید ایک ہونے کی نسبت رکھتے ہوں یعنی شیعہ فرقہ کے دنیا کے یہ سارے مسلمان وہی ایک عقیدہ ایک مسلک رکھتے ہیں جس کی تعبیر اہل سنت والجماعت کے عقائد و مسلک سے کی جاتی ہے البتہ فروعی مسائل کے بعض پہلوؤں میں ہلکی قسم کا کچھ اختلاف سُنیوں میں بھی پایا جاتا ہے، یعنی وہی اختلاف جس کی وجہ سے بعض حنفی بعض شافعی مالکی یا حنبلی کہلاتے ہیں. مختلف ممالک و اقالیم کے کروڑہا کروڑ انسانوں میں چار ہی قسم کے یہ اختلافات بجائے خود کچھ کم محل

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تعجب نہیں ہیں اور سچی بات یہ ہے کہ اہل سنّت والجماعت کے اختلاف
کو واقعی اختلاف وہی قرار دے سکتا ہے جس کی نظر حقائق و
واقعات پر نہ ہو آخر جب ان میں ایک دوسرے اماموں کا اسی
قدر احترام ہوتا ہے جتنا احترام اپنے امام کا دِل میں رکھتا ہے
سب ہی کو رحمۃ اللہ علیہ کی دعا سے بلا استثنا یاد کرتا ہے آخرت
میں قرب وثواب کے لحاظ سے قطعاً کسی امام کو دوسرے امام پر
ترجیح نہیں دی جاتی اور ائمہ ہی نہیں بلکہ ان ائمہ کے ماننے والے
صوفیاء وعلماء کے ساتھ تقریباً سنی مسلمان وہی تعلّق رکھتا ہے جو
تعلّق اس کا اپنے امام کے ماننے والے علماء وصوفیاء سے ہوتا
ہے غزالی و رازی شافعی مذہب کے علماء ہیں لیکن کیا کسی حنفی
کے دل میں اُن لوگوں کی عزّت شافعیوں سے کم ہے حضرت شیخ
عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ حالانکہ حنبلی مسلک رکھتے تھے لیکن
کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ حنفیوں میں عظمت واحترام کا جو مقام
ان کو حاصِل ہے حنابلہ میں بھی اس کو تلاش کرنا مشکل ہے میں نے
اپنی کتاب تدوین فقہ کے ابتدائی حصّہ میں اس موضوع پر تفصیلی
بحث کی ہے اس وقت ان چند اشاروں پر اکتفا کر کے یہ کہنا
چاہتا ہوں کہ کرہ زمین اتنی عظیم اکثریت میں وحدت خیال و
مسلک کا یہ معجزانہ رنگ اسلام نے جو پیدا کر دیا تھا اس کا خطرہ
پیدا ہو گیا تھا کہ یہ شیرازہ ٹوٹ جائے گا اور وہی امت جو اس
وقت بمشکل چار اماموں کے اجتہاد واستنباط پر مجتمع ہو گئی
ہے اس میں کا ہر فرد، امت کا مقام حاصل کر کے اس ایک دین کو

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

چالیس، پچاس دینوں یا فرقوں میں تقسیم کردے گا آخر جب ائمہ اجتہاد سے بغاوت کا صور پھونکا گیا تھا اس کا نتیجہ اس کے سوا اور کیا ہوسکتا تھا کہ ہر شخص کو محض اس لئے کہ وہ مسلمان ہے قرآن وحدیث کے مطالب کے تعین اور نتائج کے استنباط کا اختیار دے دیا جائے اور جیسا کہ انسانی فطرت کا تجربہ ہے یعنی ہر شخص کی شکل وصورت الگ الگ ہے اسی طرح آراء وخیالات میں بھی شتر بے مہاری کے اس دور میں لوگوں کا الگ الگ ہوجانا اس کا ایک قدرتی نتیجہ ہوتا مسلمانوں کو منتشر اور پراگندہ ہونے کے بعد ایک نقطہ پر جمع کرنے میں سالہاسال کی کوششوں کے بعد جو کامیابی ہوئی تھی یہ کامیابی صفر بن کر رہ جاتی میرے پاس اس کا تو کوئی ثبوت نہیں ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کی ذات کے بعد جب ہندوستان میں ہوش سنبھالا تو ان تک یورپ کے اس مخفی ذہنی تسلط اور آئندہ اس سے پیدا ہونے والے خطرات کا علم کس راہ سے پہنچا لیکن اپنی پوری زندگی جس جدوجہد میں حضرت شاہ صاحب نے صرف کی اس کے بڑے حصہ کا تعلق یہ عجیب بات ہے کہ ان ہی پیدا ہونے والے خطرات کے انسداد سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہٗ ایک مسلک وسط کے پالینے میں کامیاب ہوگئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں کی فقہ بھی بچ گئی اور ان کا تصوف بھی تباہی سے محفوظ رہا قدیم علم کلام کی بنیاد پر ایک ایسے جدید علم کلام کی بنیاد ان کے ہاتھوں سے قائم

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہوگئی جس میں کلام کے ساتھ تصوّف اور تصوّف کے ساتھ علم کلام کی ایسی آمیزش ہوئی ہے کہ اس کی بدولت مسلمانوں کا تصوّف بھی زندہ ہے اور ان کی کلامی نظریات کی بھی زیادہ واضح شکلوں میں زندہ رہنے کی ضمانت پیدا ہو گئی اور اس کے ساتھ پچھلے زمانہ میں دین کے اصلی سرچشموں سے علماء اسلام کو تھوڑا بہت جو بعد پیدا ہوگیا تھا اور یہ فطری بات ہے کہ نتائج و ثمرات کی مشغولیت عموماً اصول سے دوری کا سبب بن جاتی ہے لیکن حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہٗ نے ایک ایسا محتاط متوازن قدم اٹھایا کہ نتائج و ثمرات کی مشغولیت میں کسی قسم کی افسردگی بھی پیدا نہ ہوئی ہے اور اسلام کے سرچشموں یعنی قرآن و حدیث کے ساتھ اہل علم کے تعلقات نئے سرے سے تر و تازہ ہو گئے۔ تقلید جامد کا وہ طلسم بھی ٹوٹ گیا جو تقلید کی کہنگی سے عموماً پیدا ہو جاتا ہے اور آزادی رائے کے ساتھ تحقیقی تقلید کا ایک ایسا رنگ ان کے اور ان کے تلامذہ کے درس و تالیف نے پیدا کیا کہ ہر چیز اپنے اپنے مقام پر آکر ٹھہر گئی۔

یورپ کے سیاسی اقتدار سے پہلے ہی ہندوستان میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہٗ کا یہ کام مکمل ہو چکا تھا اسی کا یہ نتیجہ ہوا کہ جب اپنے سیاسی اقتدار کے ساتھ یورپ، مسلمانانِ ہند پر مسلط ہوگیا تو گو شروع میں کچھ ہل چل ضرور پیدا ہوئی ایک طبقہ اس ملک میں پیدا ہوگیا تھا جو متوقع خطرات کے راستوں کو صاف کرنے لگا لیکن حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہٗ کا مکمل نظام

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پہلے سے اس ملک میں موجود تھا مقابلہ کرنے والے اس نظام کو لے کر کھڑے ہو گئے اور تیس چالیس سال کی کش مکش کے بعد جو ہل چل پیدا ہوئی تھی وہ دب گئی البتہ اس کے بعد تعلیم کے اس جدید نظام کے تحت جسے حکومت مسلط نے اس ملک میں نافذ کر رکھا ہے جس کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ پڑھنے والوں کو یہ باور کرایا جاتا ہے کہ ان کو سب کچھ پڑھا دیا گیا ہے حالانکہ قطعی طور پر ان بیچاروں کو بالکل یکطرفہ تعلیم دی جا رہی ہے وہ جس حد تک یورپ کے جدید علوم و فنون اور ان کے مسائل کے عالم بنائے جاتے ہیں اس حد تک ان کو اسلام اور اسلامی حقائق اور مسلمات سے جاہل رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے جدید تعلیم سے استفادہ کر کے ملک میں تعلیم یافتوں کا یہ گروہ جو پھیلا دیا گیا ہے ان کا حال نہ ان عوام کا سا ہے جو اپنے جہل کے صحیح علم کے بعد مذہب کے علماء کے سامنے گردن جھکا دینے میں شرم محسوس نہیں کرتے تھے وہ جانتے تھے کہ نہ جاننے والوں کا فرض ہے کہ جاننے والوں کی باتوں کے آگے سر تسلیم خم کر دیں اور نہ ان بے چاروں کو مذہب کی صحیح تعلیم دی جاتی ہے۔ تاکہ خود فیصلہ کر سکیں کہ ان کے مذہب کی واقعی تعلیم کیا ہے وہ مذہب کے علماء سے بدگمان ہیں ان میں یہ خیال پیدا کر دیا گیا ہے کہ ملا جو ان کے مذہب کے علماء کی خراسانی اور تاتاری تعبیر ہے یہ جو کچھ بتاتا ہے وہ اسلام نہیں ہے مگر اپنے جہل و ناواقفیت کی وجہ سے وہ اس کا بھی صحیح فیصلہ نہیں کر سکتے کہ اسلام آخر کیا بتاتا ہے اس میں کچھ دخل اس بات کو بھی ہے کہ مذہب کی تعلیم اس زمانہ میں

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جس طریقہ سے علماء پارہے ہیں وہ تعلیم کا قدیم طریقہ ہے ہر زمانہ کی علم کی ایک زبان ہوتی ہے اس زبان اور اس کی تعبیر سے ناواقفیت کا نتیجہ یہ ہے کہ اپنے خیالات کو وہ زمانہ کی عصری زبان اور تعبیر میں پیش کرنے سے قاصر ہیں ظاہر ہے کہ یہ دونوں نقائص تعلیم کے دونوں نظاموں کے نقص سے پیدا ہوئے ہیں لیکن یہ نقص کوئی بڑا نقص نہیں ہے یہ ایسی کوتاہی نہیں ہے جس کا ازالہ نہ ہوسکے تعلیم کے نظام کی دوئی کو ختم کر کے آج مذہبی تعلیم کا دامن عصری علوم و فنون کے ساتھ اگر جوڑ دیا جائے جیسے اپنی گذشتہ تیرہ صدیوں میں مسلمان برابر ہی کرتے رہے ہیں تو ساری غلط فہمیاں دور ہوجائینگی اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہٗ کا کام کم از کم خطرات کے سدِ باب کے لئے کافی ہے جو عقیدہ ولدیت کے آثار سے یورپ میں پیدا ہوئے ہیں یورپ کی موجودہ بے دینی خود اس کے دین کی پیداوار ہے جس کی بنیا عقیدہ ولدیت پر قائم تھی پروٹسٹنٹ فرقہ تحریک گو ابتداء میں صرف کلیسا کے جبر و تشدد و تسلط کے ردِ عمل کی شکل میں ظاہر ہوئی لیکن بتدریج بڑھتے ہوئے یہی تحریک مطلقاً مذہب اور دین کی بنیادوں پر ضرب کاری بن گئی کلیسا مذہب کی جس تشریح کو واجب التسلیم والتعمیل قرار دیتا تھا شروع میں تو اس احتجاجی تحریک کو اس سے اختلاف تھا اگرچہ یہ اختلاف بھی معمولی اختلاف نہ تھا بڑی بڑی خونریزیاں اس آویزش کی بدولت صدیوں یورپ میں ہوئی ہیں جو عوام اور کلیسا کے درمیان قائم ہوگئی تھی مصنف صاحب یعنی مولانا مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے حاشیہ تذکرہ حضرت

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

شاہ ولی اللہؒ صاحب قدس سرہٗ میں فرماتے ہیں کہ سورہ کہف جس کے متعلق صحیح حدیثوں میں آیا ہے کہ دجالی فتنہ سے جو محفوظ رہنا چاہتا ہے اس کو چاہیئے کہ اس سورۃ کی ابتدائی یا آخری آیتوں کی تلاوت کرے اس سورۃ کی ابتداء میں عیسائیوں کے اس عقیدہ کا کہ خدا کے لئے ولد (بیٹا) ثابت کرتے ہیں اس کا تذکرہ مرنے کے بعد نسل انسانی کے سب سے بڑے بہی خواہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرکے یہ ارشاد ہوا ہے کہ جن آثار یعنی نتائج کو چھوڑ کر عقیدہ ولدیت والے دنیا سے جائیں گے اور تمہاری بات یعنی قرآنی تعلیم نہ مانیں گے اس واقعہ پر کیا تم اپنے آپکو ہلاک کردوگے حاصل یہ ہے کہ ان قرآنی الفاظ کا یعنی فلعلک باقع نفسک علیٰ آثارھم ان لم یومنوا بھذا الحدیث اسفا، میرے نزدیک آثار جنہیں عقیدہ ولدیت والے دنیا میں چھوڑنے والے تھے یہی تماشے ہیں جنہیں یورپ اور یورپ کے زیر اثر ساری دنیا پیش کر رہی ہے ہوا یہ کہ بجائے مخلوق کے حضرت مسیح علیہ السلام کو جب خدا کا بیٹا ٹھیرالیا گیا تو قاعدہ ہے کہ انسان کا بیٹا انسان ہی ہوتا ہے اور گھوڑے سے گھوڑا ہی پیدا ہوتا ہے خدا کے بیٹے کو بھی ناگزیر ہے کہ خدا ہی مانا جائے اور اس میں وہ سارے صفات تسلیم کی جائیں جو خدا کی خصوصیات ہیں خدا کی صفات کے ساتھ انسانی شکل میں مسیح کا وجود عیسائیوں کے لئے باعثِ فتنہ بن گیا خدا سے بھی بنی آدم نے اس دل چسپی کا اظہار نہیں کیا تھا جتنی دل چسپی عیسائیوں کو مسیح علیہ السلام کی ذات سے ہوئی پھر

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مسیح کے نام سے پوپ کا عہدہ قائم ہوا اور پوپ کی راہ سے کلیسا کا نظام حکومتوں پر مسلط ہوا اس نے عیسائیوں کی جان و مال عزت اور آبرو کے ساتھ وہ کھیل کھیلے جنکی دردناک داستان سے پوپ کی تاریخ بھری ہوئی ہے آخر صدیوں کی مصیبت برداشت کرنے کے بعد پرٹسٹنٹ تحریک کی شکل میں عیسائی اقتدار کا ردِ عمل ہوا۔ ابتدا میں گو مذہب کی کلیسائی شکل کے خلاف یہ ردِ عمل ہوا لیکن بات بڑھتی گئی اور آخر میں مطلقاً مذہب اور دین کے ردِ عمل کے قالب میں یہ تحریک ڈھل گئی مذہب کے انکار کا لازمی نتیجہ تھا کہ انسان، انسان باقی نہ رہے اور ایک ترقی یافتہ حیوان سے زیادہ اس کی وقعت باقی نہ رہے انسانیت کے متعلق حیوانات کے اسی خیال نے ان امور کی آبیاری کی جن میں یورپ و امریکہ کے باشندے مبتلا ہیں میرے خیال میں علیٰ آثارھم میں آثار کے لفظ سے ان ہی چیزوں کی طرف قرآن پاک نے اشارہ کیا ہے ان باتوں کی پوری تفصیل میری کتاب سورہ کہف کی تفسیر میں مل سکتی ہے۔ ۱۲ منہ۔ (مقدمہ تذکرہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہٗ صہ ۲۲ - ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ -

علمائے دین میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی امتیازی شان اور اس کے خاص کارنامے اب تک میں جو کچھ لکھ چکا ہوں ان ہی متفرق و منتشر امور نے میرے دل میں یہ خیال پیدا کیا ہے کہ عام اہلِ علم یا ارباب درس و تدریس و تالیف و تصنیف کے مساعی کی جو نوعیت ہوتی ہے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی علمی خدمات کی نوعیت اس سے مختلف ہے میں نے تمہید میں عرض کیا تھا کہ حضرت شاہ صاحب

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قدس سرہٗ کی علمی سرگرمیوں خصوصًا ان کے تصنیفی کاروبار کے پیچھے بعض اہم مقاصد اور اغراض کم از کم مجھے چھپے ہوئے نظر آتے ہیں یہ مقاصد اور منصوبے ان کے دل میں جن اسباب وعلل سے پیدا ہو سکتے تھے دراصل اس وقت اجمالاً ان ہی کا ذکر کیا گیا اب میں حضرت شاہ صاحب کے ہر منصوبے اور اس منصوبے یا نصب العین کے لحاظ سے جو کام وہ کر کے چلے گئے ہیں میں ترتیب کے ساتھ ان سب سے بحث کرنا چاہتا ہوں لیکن یہ بحث کوئی واقعی تفصیلی بحث نہ ہوگی کہ اس کا یہاں نہ موقع ہے اور نہ گنجائش محض ایک اجمالی فہرست پیش کر رہا ہوں۔

فقہی اختلافات میں نقطۂ عدل : آپ کی کتابوں میں ایک بڑا ذخیرہ تالیفات کا تو وہ ہے جن سے اس مکروہ خانہ جنگی کو ختم کرانا مقصود ہے، پچھلے چند دنوں سے ہر مذہب کے متصلب و متقشف فقہاء کی بدولت ملک میں شدت اختیار کی جا رہی تھی اگرچہ یہ توضیح نہیں ہے جیسا کہ مشہور کیا جا رہا ہے کہ مسلمانوں کی موجودہ زبوں حالیوں کی زیادہ تر ذمہ داری ان ہی فروعی اختلافات کی طرف عائد ہوتی ہے جیسا کہ سمجھایا جا رہا ہے کہ حنفیت، شافعیت، مالکیت، حنبلیت کے اختلافات کی نوعیت اسی قسم کی ہے جیسے یورپ میں صدیوں کلیسا اور عوام کے باہمی مذہبی اختلافات کی رہی حالانکہ چہ نسبت خاک را باعالم پاک کہاں یورپ وہ مذہبی خانہ جنگیاں جنہیں کہا جاتا ہے کہ تقریبًا دس لاکھ آدمی مختلف ظالمانہ طریقوں سے موت کے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

گھاٹ اتار دیئے گئے، ہزاروں کو پھانسیاں دی گئیں لاکھوں زندہ جلائے گئے فرانسی بارتھلی ہنگامہ میں رومن کتھولک والوں نے پروٹسٹنٹوں پر جو مظالم توڑے ہیں ان کی داستان سن کر اس وقت تک انسانیت کا کلیجہ پھٹتا ہے مسیح علیہ السلام کی ان مسکین بھیڑوں نے زندہ بچوں کو ماؤں کے پیٹ چاک کر کر کے نکالا اور اپنے کتوں کو کھلایا نو دن تک پیرس کی گلیوں میں صرف خون بہتا رہا دریائے اسپین کا پانی ان ہی لہو سے سرخ ہو گیا تھا القصہ بطولہا یورپ اگر اپنے مذہب کے ان ہی نمونوں سے ڈر کر سرے سے مذہب ہی کے نام سے پناہ مانگنے لگا تو واقعہ یہ ہے کہ شاید یہ کچھ بیجا بھی نہیں ہے اور موجودہ مغربی الحاد و زندقہ کی پیدائش میں مسکین سائنس اور بدنام کیمیا سے زیادہ دخل سچ پوچھئے تو مذہبی نمایندوں کے ان ہی خونچکاں کارناموں کو ہے اگرچہ مسلم عوام کو دھوکہ دیا جا رہا ہے کہ سائنس نے یورپ میں مذہب کی چولیں ڈھیلی کر دیں حالانکہ اس دھوکہ دہی کے شکار وہی ہوتے ہیں اور ہو رہے ہیں جو نہ سائنس سے واقف ہیں اور نہ مذہب سے ورنہ اہل بصیرت جانتے ہیں کہ یورپ کی موجودہ بے ایمانیاں یا ہٹ دھرمیوں کے پیچھے ان کے مذہب اور مذہبی پیشواؤں کی وہ چیرہ دستیاں چھپی ہوتی ہیں جن کے نیچے صدیوں یورپ کے عوام سسکتے رہے ہیں کتنے افسوس کی بات ہے کہ یورپ ان ہی مذہبی خانہ جنگیوں کو بلا وجہ اسلام کی ان فروعی اختلافات پر منطبق کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے اسلام زمین کے کرہ پر آج چودہ صدیاں گذار چکا ہے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ محض حنفی اور شافعی ہونے کے اختلافات نے ہر جگہ نہیں تو اسلامی ممالک کے کسی خاص خطہ میں بھی کبھی اس قسم کی خوفناک شکل اختیار کی ہے زیادہ سے زیادہ اگر اس اختلاف نے کبھی حد سے تجاوز کیا ہے تو قلمی لڑائیوں یا زیادہ سے زیادہ شخصی جملوں سے نہیں بڑھا ہے، شیعیت اور سنیت کے جھگڑوں سے اس وقت بحث نہیں ہے کہ اس کا معاملہ ہی دوسرا ہے میری گفتگو کا تعلق صرف ان فروعی اختلافات تک محدود ہے جن کی تعبیر حنفیت اور شافعیت وغیرہ کے الفاظ سے کی جاتی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اسلامی تاریخ کے اس طویل زمانہ میں کوئی ایسا اہم واقعہ ان اختلافات کی بنیاد پر پیش نہیں آیا ہے جسے یورپ کی ان خونی داستانوں کے مقابلہ میں سامنے لایا جا سکے، مگر جو کچھ بھی ہوا اس میں شک نہیں کہ پچھلی صدیوں میں بعض خاص حالات خصوصاً اسلام کے سرچشموں یعنی قرآن وحدیث کی تعلیم سے اسلامی مدارس جس حد تک بیگانہ ہوتے چلے گئے بتدریج یہ اختلاف بہت غلط صورت اختیار کرتا چلا جاتا تھا خصوصاً ماوراء النہر ترکستان وخراسان کے حنفی فقہاء کا غلو اس باب میں آہستہ آہستہ بہت آگے بڑھ گیا تھا اور ہندوستان میں وطن بنانے کے لئے اسلام جس راستہ سے آیا چونکہ وہ انہی ممالک سے ہو کر آتا تھا اس سے قدرۃً ہندوستانی مسلمانوں کی ذہنیت ان ہی ممالک کے علماء کی ذہنیت سے متاثر تھی پھر جیسا کہ میں نے عرض کیا نادری اور ابدالی حملوں نے جب اس ملک میں روہیلوں کے جدید عنصر کا اضافہ کر دیا تو تشدد و تصلب کی یہ شرارت دو آتشہ ہو چکی تھی۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہٗ نے بڑی دانشمندی اور گہرے مطالعہ کے بعد فقہ اور اصول فقہ کی بنیادوں سے پردہ ہٹایا ائمہ مجتہدین اور ان کے اجتہادات کا جو صحیح مقام تھا اسے واضح فرمایا بعضوں کو تو حضرت شاہ ولی اللہ صاحب سے ہی شکایت ہے کہ ہندوستان میں غیر مقلدیت کی ابتدا آپ ہی سے ہوئی اور خود غیر مقلدوں کا طبقہ اس باب میں گو نہ آپ کو اپنا پیشوا مانتا ہے لیکن جاننے والے جانتے ہیں کہ اگر امت یا کم از کم ہندی مسلمانوں کے ہاتھ میں اس وقت وہ معلومات نہ ہوتے جنہیں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہٗ کی عرق ریزیوں نے وقف عام کیا ہے تو سرزمین نجد اور نجد سے آگے بڑھ کر حجاز میں جو تحریک وہابیت کے نام سے چل پڑی تھی اور یورپ والوں نے اپنے خاص اغراض کے تحت اس تحریک اور اس تحریک کے چلانے والوں کو مختلف ناموں سے اور طریقوں سے اچھالنا شروع کیا تھا واقعہ یہ ہے کہ غلامی کے ان دنوں میں جن میں ایسے بہت کم تھے جو اپنی زبان سے اپنی بات ادا کرتے ہوں اور اپنے دماغ سے اپنے خیالات سوچتے ہوں مشکل ہی سے غلام ہندوستان میں اس وقت کوئی حنفی نظر آتا۔ اس میں شک نہیں کہ اندرونی طور پر مغربی دجل وکہر نے جو دام بچھایا تھا اور دُم کی صورتوں میں اس تحریک کی مدح کا جو گیت مختلف لہجوں میں گایا جاتا تھا جس کا افسانہ طویل ہے اس میں کچھ بے چارے سادہ لوح پھنس گئے لیکن اہلِ علم کو معلوم ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہٗ کے تحقیقی طرزِ عمل نے اس تحریک کو ہندوستان میں زیادہ پھلنے پھولنے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نہیں دیا ولی اللہ مکتب خیال کے علماء کی کوششوں کا آج یہ نتیجہ ہے کہ شئ من سدر قلیل سوا اب عمل بالحدیث کے مدعیوں کی آبادیاں اپنے اندر اور کچھ کشش نہیں رکھتیں اس سلسلہ میں حضرت شاہ صاحب کی کتابیں الصاف عقد الجید حجۃ اللہ البالغہ کے بعض ابواب تفہیمات الہیہ کی بعض تفہیمات ازالۃ الخفاء کی بعض ضمنی چیزیں اور سب سے زیادہ موطا کی شرحوں نے حدیث فہمی کا معیار پیش کیا ہے اور فقہ و حدیث میں تطبیق کی جو راہیں اشاروں اشاروں میں حضرت شاہ صاحب نے اہل فہم کے سامنے کھولی ہیں۔ سچی بات یہ ہے کہ آج حنفیت علی بصیرۃ من ربہ ان ہی بنیادوں پر قائم ہے لہ

ایک بڑی دانشمندی شاہ صاحب نے یہ بھی فرمائی کہ حنفی فقہ کے ساتھ ساتھ آپ نے درسی طور پر شافعی فقہ کے مطالعہ کو بھی ضروری قرار دیا ہے۔ اپنے مسلک کی تشریح میں ایک موقع پر اپنے کو الشافعی درسا جو فرمایا ہے اس کا یہی مطلب ہے جو جانتے ہیں کہ حنفی اور مالکی فقہ کی حیثیت اسلامی قوانین کے سلسلہ میں تعمیری فقہ کی ہے اور شافعی اور حنبلی فقہ کی زیادہ تر نوعیت ایک تنقیدی فقہ کی ہے حنفیوں کی فقہ کو مشرق میں اور مالکیوں

لہ اس موقعہ پر ناظرین سے میں سفارش کروں گا کہ جناب مفتی عبد اللطیف صاحب رحمانی سابق صدر شعبہ دینیات جامع عثمانیہ حال صدر شعبہ اسلامیات علی گڑھ کی کتاب تذکرہ اعظم کا مطالعہ ضرور کریں مفتی صاحب نے شاہ صاحب کی چیزوں کو اس میں بڑے سلیقہ سے جمع کر دیا ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کی فقہ کو مغرب میں چونکہ عموماً حکومتوں کے دستور العمل کی حیثیت سے تقریباً ہزار سال سے زیادہ مدت تک استعمال کیا گیا اس لئے قدرت ان دونوں مکاتب خیال کے علماء کی توجہ زیادہ تر جدید حوادث وجزئیات وتفریعات کے ادھیڑ بن میں مشغول رہی بخلاف شوافع اور حنابلہ کے کہ بہ نسبت حکومت کے ان کا تعلق زیادہ تر تعلیم وتعلّم درس وتدریس وتالیف وتصنیف سے رہا اس لئے عموماً تحقیق وتنقید کا وقت ان کو زیادہ ملتا رہا بہرحال یہ افسانہ تو دراز ہے مجھے کہنا یہ ہے کہ فقہ اور اسلامی قوانین کا تعلق ان کے سرچشموں سے یعنی کتاب وسنت سے ہے، جو چاہتے ہیں کہ یہ تعلق مسلسل زیادہ تر وتازہ رہے ان کے لئے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہٗ کا یہ طریقہ عمل کہ شوافع اور حنابلہ کی فقہ اور ان کے ادبیات کا بھی مطالعہ جاری رکھیں بہت کچھ مفید ثابت ہوسکتا ہے یا کم از کم حدیث کے درس میں خصوصیت کے ساتھ فقہاء امصار کے خلافیات اور ان کے وجوہ ودلائل کے بیان کرنے سے مسائل فقہ میں زندگی باقی رہتی ہے ہر مذہب کا پیرو ان علل واسباب سے واقف رہتا ہے جن کی روشنی میں اس کے امام نے اپنی رائے قائم فرمائی ہے۔ نیز چونکہ اس کے ساتھ دوسرے ائمہ مجتہدین کے دلائل ووجوہ بھی سامنے آتے رہتے ہیں، اس لئے قدرتی طور پر جاہلی حمیت کا زہر ان میں پیدا ہونے نہیں پاتا عقد الجید میں حضرت شاہ صاحبؒ نے ائمہ مجتہدین کے قیاسی نتائج کے متعلق بجائے اس نظریہ کے کہ حق ان میں سے ایک ہی ہوسکتا ہے اس خیال کو جو ترجیح دی ہے کہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سب ہی حق پر ہیں تو فروعی اختلافات کی اہمیت کے سارے قصے ہی کو ختم فرمادیا ہے اس باب میں حضرت شاہ صاحب کے مباحث قابلِ دید ہیں جس قسم کا اجمال میرے سامنے پیش نظر ہے اس کے لحاظ سے گنجائش نہیں ورنہ ان چیزوں کا ذکر کرنا چاہتے کہ لوگ اس کا عام طور پر مطالعہ کریں اردو میں بھی اب اس کا ترجمہ ہوچکا ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہٗ کے شش جہتی کارناموں میں سے صرف پہلا کارنامہ (یعنی فقہی اختلافات میں نقطۂ عدل) ہم نے نقل کیا ہے۔ بات لمبی ہوجانے کی وجہ سے باقی کارناموں کو ہم نے چھوڑ دیا ہے۔ فلینظر ثمہ (تذکرہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہٗ ص ۲۲۹۔ ۲۳۰۔ ۲۳۱۔ ۲۳۲۔ ۲۳۴۔ مولفہ علامہ مناظر احسن گیلانی مرحوم۔

واللہ المستعان ولاحول ولاقوۃ الا باللہ

حررہٗ العبد نیاز محمد عفی عنہٗ

خادم الطلبہ

بمدرسۃ قاسم العلوم، قصبہ نوح

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مصنّف علّام کی دیگر

تصانیف

(۱) عمدۃ اللبیب فی شرح شیم الحبیب، مطبوع عربی ۲۰/

(۲) النجاۃ الکاملہ، حصہ اوّل، حصہ دوم، متعلقہ طلاق ثلاثہ، مطبوع اردو ۲۵/

(۳) اظہار الحقائق بذکر الوثائق، غیر مطبوع، مولانا اسمٰعیل اور تقویۃ الایمان کا جواب، اردو ..

(۴) عبداللہ بن سبا یہودی اور اس کی ذرّیت کے کارنامے، غیر مطبوع۔ اردو ..

(۵) اَلدرُّ المنضد فی توضیح الادب المفرد، زیرِ طبع فی مصر، عربی۔ ..

(۶) عُلماءِ حقّانی اور علماءِ سُو، کی پہچان، غیر مطبوع، عربی۔ ..

(۷) التحفۃ السنیۃ شرح الخلاصۃ البہیۃ فی مذہب الحنفیہ، غیر مطبوع۔ عربی۔ ..

(۸) ابو حنیفہ اور ان کے حاسدین و معاندین

(۹) حاشیۃ النصیحۃ فی الادعیۃ الصحیحہ للحافظ المقدسی

(۱۰) حاشیہ مختصر المنار لزین الدین الحلبی (الحنفی) المتوفی ۸۰۸ھ

(۱۱) توضیح المدخل المنیر فی مقدّمۃ علم التفسیر

(۱۲) ہدیۃ الاعالی الیٰ من درس بدء الامالی، شیخ ابو الحسن

(۱۳) اسلامی لیل و نہار یعنی دن و رات صبح و شام کے وظائف

(۱۴) تذکرہ حضرت خواجہ شیخ موسیٰ رحمہ اللہ ۲/

ملنے کا پتہ: **مدرسہ قاسم العلوم** مسجد بنگلہ والی
قصبہ نوح، ضلع گوڑگانوہ، صوبہ ہریانہ، میوات

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1